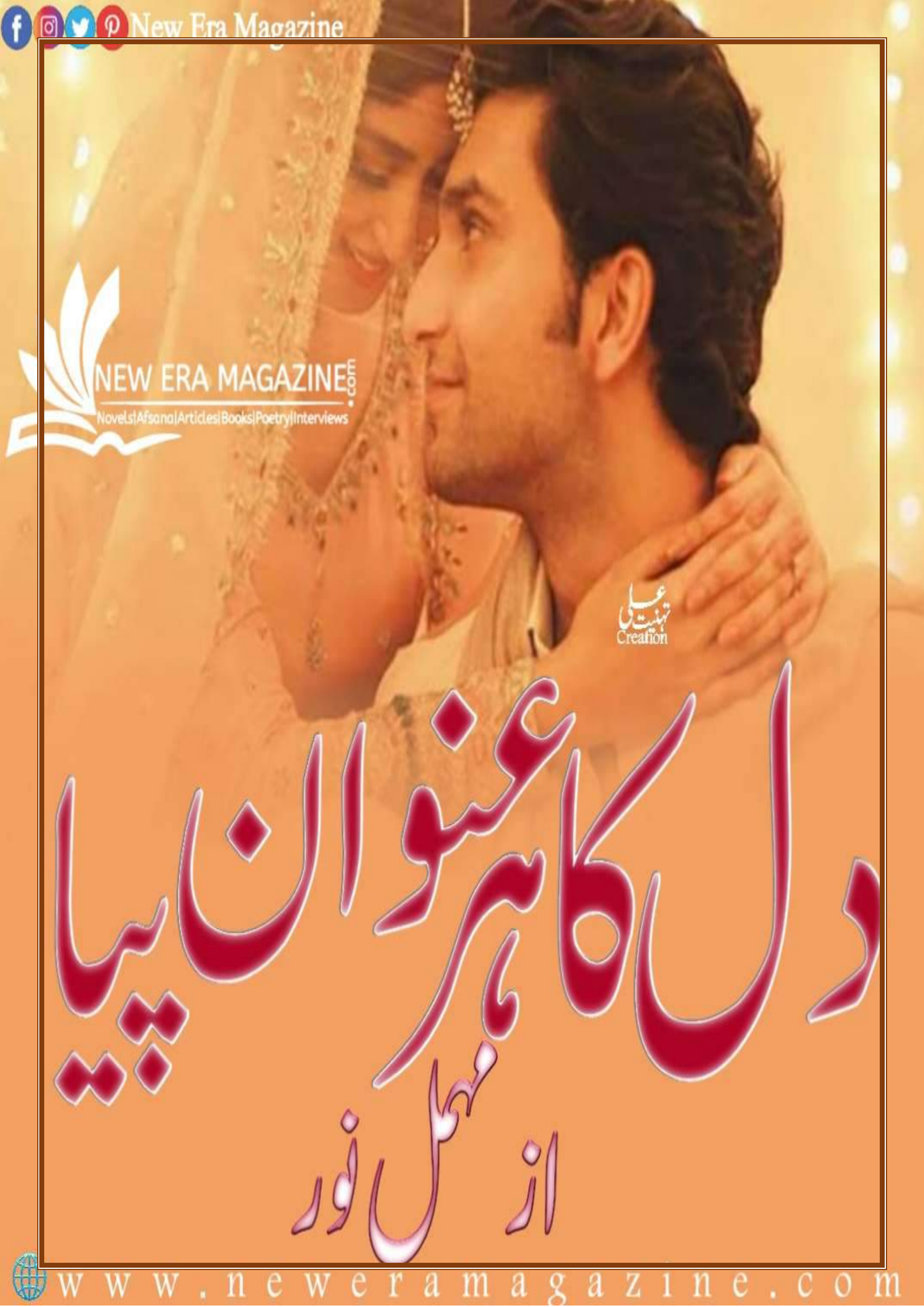
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تہنیت علی Creation
دل کا ہر عنوان پیا
از مہمل نور
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دل کا ہر عنوان پیا

از مہمل نور

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سدرہ بیٹا چائے لے آؤ۔۔حسن عالم آج کچھ جلدی میں تھے۔۔۔

جی بابا لا رہی ہوں۔۔سدرہ نے احترام سے انکو جواب دیا۔۔۔کچھ دیر بعد سدرہ انکے قریب چائے رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ لے بابا آپ کی چائے۔۔سدرہ نے مسکراتے ہوئے انکو چائے پکڑائی۔
لاڈو نہیں اٹھی ابھی تک،آج بھی یونیورسٹی نہیں جانا؟؟انہوں نے بڑے ہی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

پتا نہیں بابا ابھی تک تو نہیں اُٹھی۔۔۔

جاؤ اٹھاؤ اور کہو جلدی سے تیار ہوکر نیچے آجائے مجھے تھوڑا کام ہے اس لیے میں عمر کو کال کرتا ہوں وہ hospital جاتے ہوئے لاڈو کو چھوڑ دے گا۔۔۔

جی بابا میں جاتی ہو۔۔۔

اور ہاں حسین آرہا ہے دو دن بعد اسکا روم سیٹ کروا دینا۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔

نواب عالم کے تین بچے تھے حسن عالم،حسین عالم اور ایک بیٹی فاطمہ

نور۔۔حسن عالم نے باپ کی بیماری کے باعث چھوٹی سی عمر میں ہی کاروبار سنبھال لیا تھا۔۔حسن عالم کی شادی انہوں نے اپنی بہن کی بیٹی سے کی۔۔جس میں ان کے دو بیٹے ہوئے،ہادی جو انکے ساتھ بزنس سنبھال رہا تھااور سعدی جو اسٹڈیز کے لیے اپنے چاچو کے پاس چلا گیا اور ایک بیٹی بتول جو ماسٹرز کر رہی تھی۔۔

حسین عالم اسٹڈیز کے لیے انگلینڈ چلے گئے اور پھر وہی اپنی دوست آمنہ سے پسند کی شادی کر لی اور وہی کے ہو کر رہ گے،ان کے دو بچے ہوئے سدرہ اور حافی۔حسن عالم کی زوجہ خالدہ بیگم ہارٹ اٹیک کے باعث انتقال کر گئی بتول اپنی ماں کی موت کے بعد بہت چُپ رہنے لگی تھی وہ ابھی دس سال کی ہی تھی جب اسکی ماں اُسے چھوڑ گئی۔۔۔حسن عالم نے اپنے بھائی سے بات کی اور چھوٹی سی عمر میں اپنے بڑے بیٹے ہادی کی شادی سدرہ سے کردی۔۔

پھر آتی ہے فاطمہ نواب عالم کی چھوٹی بیٹی جس کی شادی انہوں نے اپنے دوست کے بیٹے شہریار سے کر دی جو ایک ڈاکٹر تھے اُنھیں بھی اللہ نے دو بچے دیے تھے بڑا بیٹا عمر شہریار جو ابھی اپنی ایم بی بی ایس کی ڈگری مکمل کر کے ہاؤس جاب کر رہا تھا اور چھوٹی بیٹی دعا جو بی

ایس سی کر رہی تھی۔۔۔

سدرہ نے جب اسکے کمرے کا دروازہ کھولا ہر چیز بکھری ہوئی تھی۔۔۔
لیکن یہ اسکے لیے نئ بات نہیں تھی۔۔وہ اپنا کمرہ ایسا ہی رکھتی تھی ۔۔

بتول اٹھ جاؤ پلیز بابا بہت ناراض ہو رہے ہیں۔۔تم کل بھی یونیورسٹی نہیں گئ تھی اور آج بھی آرام سے سو رہی ہو۔۔وہ ساتھ ساتھ اسکا کمرہ بھی سمٹ رہی تھی۔۔تمہاری وجہ سے بابا نے مجھے ڈانٹا کہ میں نے بگاڑا ہے تمہیں چلو اٹھو شاباش اور تیار ہو جاؤ۔۔بتول!!

کیا ہے بھابھی سکون سے سونے بھی نہیں دیتی بہت ہی ظالم ہیں آپ۔۔
بتول کا سدرہ سے بہت پیار تھا شادی کے آٹھ سال تک اللہ نے سدرہ کو اولاد نہ دی اس دوران سدرہ نے ہی بتول کی ہر چیز کا دھیان رکھا خالدہ بیگم کے جانے کے بعد سدرہ نے ہی اسکو پالا ان دونوں کی عمر میں زیادہ فرق نہیں تھا پر جیسے وہ بتول کا خیال رکھتی تھی وہ بلکل اسکی ماں ہی لگتی تھی اور اس لیےاللہ نے خوش ہو کر اسے ایک خوبصورت سا بیٹاعفان دیا۔۔۔

چلو اٹھو جلدی۔۔۔

بھابھی پلیز آج میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔بہت ہی معصوم سا منہ بنا کے کہا۔۔

آج کوئی بہانہ نہیں چلے گا جلدی اٹھو۔۔

جی اچھا اٹھ رہی ہوں۔۔

گڈ جلدی سے آجاؤ ناشتہ تیار ہے بابا نے کر لیا ہے تم بھی آجاؤ اور اپنا کمرہ بھی سمٹ لیا کرو کبھی۔۔وہ یہ بات ہر روز اُسے کہتی تھی۔۔۔پر وہ بتول ہی کیا جو کسی کی سن لے۔۔

ناشتے کے ٹیبل پر حسن عالم براجمان تھے جو اسی کا انتظار کررہے تھے۔

اسلام علیکم بابا۔۔بتول نے ان کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

وعلیکم السلام!!میری لاڈو کسی ہے؟؟

بلکل ٹھیک بابا۔۔

پھر کل یونیورسٹی کیوں نہیں گئی اور آج بھی تیار نہیں ہوئی۔۔انہوں نے بڑے ہی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔

بابا اصل میں بھابھی کہہ رہی تھی کہ میں ایک دو دن انکے ساتھ گزاروں بھائی جو گھر نہیں ہے تو بھابھی کا دل نہیں لگ رہا تھا۔۔اور کوئی بہانہ نا ملا تو بھابھی پہ ڈال دیا۔۔

بھابھی اسکی جھوٹ پہ حیران رہ گئی۔۔

اچھا چلو جلدی ناشتہ کرلو عمر آرہا ہے آج تم اس کے ساتھ جاؤ گی۔وہ جو بڑے آرام سے ناشتہ کر رہی تھی حسن عالم کی بات پہ اسکی بھوک ہی ختم ہوگئی۔۔

بابا پر میں آپ کے ساتھ جاؤنگی۔۔۔مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زہر لگتا ہے مجھے اور آپ اسی کے ساتھ جانے کا کہہ رہے ہیں۔۔پر وہ یہ باتیں انکو نہیں کہہ سکتی تھی۔۔کیونکہ وہ اس سے بہت پیار کرتے تھے اور اسکے خلاف وہ ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے تھے۔۔

ہادی گھر نہیں ہے اور دو دن سے مجھے آفس جلدی جانا ہوتا ہے۔کل تم گئی نہیں ورنہ کل بھی وہی چھوڑ کے آتا۔۔یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کے باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔

بتول نے تو دل میں شکر کیا کہ کل وہ نہیں گئی۔۔۔ورنہ کل بھی سارا

دن موڈ خراب ہی رہنا تھا۔۔

میں نے کب کہا تھا کے میرا دل نہیں لگ رہا اور تم یونی نا جاؤ ہمم۔۔۔

سوری بھابھی اور کوئی جھوٹ نہیں تھا تو یہی بولنا پڑا۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں۔جاؤ باہر عمر آ گیا ہے لینے۔۔۔

کیا ہے بھابھی دنیا میں اس کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔۔اس کا بس چلتا تو آج بھی یونیورسٹی نا جاتی۔

چلو اٹھو ورنہ بابا بولیں گے۔۔

جی جا رہی ہوں۔۔بتول پیر پٹخ کر گھر سے باہر نکل گئی۔۔

جب بتول گاڑی کے قریب پہنچی تو عمر بڑے مصروف انداز میں فرنٹ سیٹ سنبھالے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

وہ ایک خوبرو نوجوان تھا گندمی رنگ گہری آنکھیں تیکھا ناک اور خوب صورت بال جسے جل کی مدد سے سیٹ کیا گیا تھا کوئی بھی لڑکی پہلی نظر میں ہی دل دے بیٹھے وہ ایسی شخصیت کا مالک تھا۔۔۔۔

بتول بھی کچھ کم نہیں تھی لمبے بال جو کمر سے نیچے تک جاتے تھے نیلی

آنکھیں باریک ہونٹ وہ بھی کسی شہزادی سے کم نہیں لگتی تھی۔۔

بتول بڑے مزے سے دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی جیسے وہ اسکا پرسنل ڈرائیور ہو۔۔

عمر کو اس کے اس انداز پہ بہت ناگواری گزری پر اسکی پرواہ ہی کس کو تھی۔۔

تم تھوڑا جلدی نہیں آ سکتی تھی؟؟بڑے ہی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Stories|Books|Poetry|Interviews

میں تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں۔۔جو انتظار کروں کہ بیگم صاحبہ کب آئے گی اور ہم جائے گے۔۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے آپ کے ساتھ جانے کا۔۔۔بتول نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔

جی جی میں تو مرا جارہا تھا آپکو یونیورسٹی چھوڑنے کے لیے۔۔۔

ہوسکتا ہے۔۔بتول نے بھی لاپروائی سے جواب دیا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے زیادہ خوش فہمی میں نہ رہنا میں صرف ماموں کے کہنے

پہ آیا ہوں ورنہ عام لوگوں کے لیے میرے پاس بلکل ٹائم نہیں ہوتا۔۔

میں بھی بابا کے کہنے پہ جارہی ہوں۔۔

عمر نے کوئی بھی جواب دیے بغیر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔کچھ دیر گاڑی میں خاموشی رہی جسے فون کی بیل نے توڑا۔

اسلام علیکم ماموں۔۔جی ماموں بس یونیورسٹی کے نزدیک ہی ہیں کچھ دیر تک پوچھ جائیں گے۔۔

پر ماموں میں تو اُس وقت بزی ہوگا۔۔چلے آپ ٹینشن نہ لے میں کچھ دیر کا off لے لونگا۔اوکے ماموں اللہ حافظ۔

کیا کہہ رہے تھے بابا؟؟بتول نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

یہی کے واپسی پہ بھی میں ہی تمہیں پک کروں۔۔۔

مجھے نہیں آنا آپ کے ساتھ۔۔

تو نہ آنا میں ماموں سے کہہ دو گا۔۔بڑی ہی لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔

اچھا بابا سے کچھ نہ کہنا آپ آجانا لینے۔۔بتول اپنے بابا سے بہت پیار کرتی تھی انکو ناراض کبھی نہیں کر سکتی تھی اور وہ جانتی تھی کے اُسکے

انکار پر بابا بتول سے بات نہیں کرے گے ورنہ عمر کی بات فوراً مان لینا بتول کی کتاب میں نہیں تھا۔۔۔

اُسے خاموش بیٹھے دیکھ کر عمر نے کہا۔۔اچھی بات ہے جو تم آئے دن یونیورسٹی نہیں جاتی۔۔۔

کیا مطلب؟؟

جس دن تم نہیں جاتی ہوگی سب شکر ہی ادا کرتے ہوگے۔۔۔

اسکی بات پہ تو جیسے بتول آگ بگولا ہوگئی اور فوراً بولی۔

میرا بھی یہی خیال ہے آپ کے بارے میں جس دن آپ hospital نہیں جاتے ہونگے مریض تو شکر ادا کرتے ہوگے کہ اللہ نے ایک اور دن دے دیا جینے کے لیے ورنہ ڈاکٹر عمر تو انھیں اوپر بھیجنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔۔۔

یہ کہہ کر وہ فوراً گاڑی سے اتری اور زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔

عمر جو کافی دیر سے اپنی ہنسی کو روکے ہوئے تھا اُس کے جاتے ہی قہقہہ لگا کے ہنسا۔۔۔جب تک وہ یونیورسٹی کے اندر نہیں گئی وہ اسکو دیکھتا رہا پھر گاڑی hospital کی طرف موڑ لی۔۔

عمر ایک سنجیدہ انسان تھا لوگوں سے بات وہ کم ہی کرتا تھا دنیا میں بتول ایک واحد لڑکی تھی جس کے ساتھ اسے بات کر کے اچھا لگتا تھا اسے تنگ کرنے میں مزہ آتا تھا۔۔اگر اُسے کوئی بتول سے ایسے بات کرتے دیکھ لے تو ایک پل کے لیے سکتے میں آجائے۔۔اور بتول ایک شوخ چنچل لڑکی تھی ہر کسی سے خوش ہو کے ملنے والی محفل کی جان اور دنیا میں ایک واحد عمر ہی تھا جس سے اسے بات کرنا عذاب لگتا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ غصے میں یونی داخل ہوئی پر سامنے حور اور ثنا کو دیکھ کر سارا غصہ ہوا کی نظر ہوگیا۔۔

آج چاند ہماری یونی میں کیسے اُتر آیا؟؟وہ بتول کوزچ کرتے ہوئے بولی۔

یار بس آسمان پر رہ کر تھک گئی تھی تو سوچا زمین والوں کو بھی اپنا دیدار کروا دوں۔۔وہ بھی کہا شرمندہ ہونے والی تھی۔۔۔

کبھی تو بتول شرمندہ ہوجایا کرو۔۔۔

جس دن شرمندگی بٹ رہی تھی میں اُس دن سو رہی تھی ورنہ ضرور

لے لیتی۔۔

ویسے کل کیوں نہیں آئی؟؟حور نے پوچھا۔۔۔

یار یونی تو میں نے آنا تھا بس ناول کے چکر میں چھٹی کر لی۔۔۔بتول نے بڑے آرام سے جواب دیا۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے کچھ دن بعد ہمارے پیپرز ہیں۔۔۔اور تم نوولز پڑھ رہی ہو واہ کیا بات ہے۔۔حور کا دل کررہا تھا اسکی عقل پر ماتم کرلے۔

یار ابھی پیپرز آئے تو نہیں ہیں نہ بس یہ لاسٹ تھا اب نہیں پڑھوں گی۔۔۔

یہ بات تو تم ہر بار کہتی ہو۔ثنا بھی اسکی دوست تھی جو اسکی رگ رگ سے واقف تھی۔۔۔

اچھا یار مجھے چھوڑو یہ بتاؤ وسیم بھائی کیسے ہیں؟؟اب وہ حور کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اسکے منگیتر کا پوچھنے لگ گئی۔۔۔

کیا بتاؤں یار کل بھی ہماری لڑائی ہو گئی۔۔۔

کیوں اب کیا ہوا؟؟بظاہر وہ بڑی سنجیدہ ہو کے پوچھ رہی تھی۔۔۔

کل امی کی اور چچی کی لڑائی ہوگئی اور ا نکے چکر میں ہماری بھی ہوگئی۔
حور تو بس رونے والی ہوگئی تھی وسیم اُسکا چچا زاد تھا اُن دونوں کی بچپن میں ہی منگنی ہوگئی تھی۔۔پر دن میں جب بھی اُسکی امی اور چچی کی لڑائی ہوتی رات کو اُسی ٹوپک پہ وہ دونوں بھی لڑ رہے ہوتے۔۔

اس لیے میں فیملی میں شادی کے خلاف ہوں ابھی بھی موقع ہے توڑ دو منگنی۔۔اپنی طرف سے بتول نے اُسے بہت اچھا مشورہ دیا تھا۔۔

پاگل تو نہیں ہوگئی بتول؟؟تم جانتی ہو میں اُس سے کتنی محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔

یار یہ محبت وہبت کچھ نہیں ہوتی انسان کو اپنا فیوچر سوچنا چاہیے۔۔

یار فملیز میں لڑائی تو ہوتی رہتی ہے پر ایک ساتھ ہم خوش بھی بہت ہیں۔۔میری مانوں تم بھی فیملی میں ہی ڈھونڈ لو بلکہ میں تو کہوں گی وہ تمہاری پھوپھو کا بیٹا ہے نہ کیا نام تھا اُسکا۔۔۔وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔

ثنا جھٹ سے بولی۔۔عمر نام ہے اُسکا عمر شہریار۔۔۔یار کیا بندہ ہے بہت ہی کوئی ڈاشنگ ہے۔۔وہ بتول کو چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔

اب تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ایسی باتیں کرتے؟؟؟عمر کا نام تو کہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھی لیا جاتا اُسے سخت ناپسند تھا۔۔۔

ویسے بھی میں کلاس لینے جا رہی ہوں ایک وہ کم ہے جو تم لوگ بھی میرا دماغ کھا رہی ہو۔۔

کیا مطلب وہ تم سے باتیں کرتا ہے۔۔حور نے جانچتی نظروں سے بتول کو دیکھا۔۔۔

میں پاگل نہیں ہوں جو اُس سے بات کروں آج چھوڑنے آیا تھا بھائی کام کے سلسلے میں کراچی گئے ہیں۔۔جس کی وجہ سے بابا کو جلدی آفس جانا پڑا تو انہوں نے عمر سے کہا کہ hospital جاتے ہوئے مجھے یونی چھوڑ دے۔۔۔

ہائے ہاؤ رومانٹک۔۔اب کی بار ثنا بولی۔۔۔جب سے ثنا نے عمر کو دیکھا تھا تب سے ہی عمر اسکا کرش بن گیا تھا۔۔

بکو مت چلو کلاس میں۔۔۔اور پھر وہ تینوں کلاس کی طرف چل دی۔۔

واپسی پر بھی عمر ہی لینے آیا تھا۔۔

بتول کا کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا جب وہ یونی کے گیٹ سے آتی دیکھی تو عمر نے شکر کا کلمہ پڑھا ۔۔جلدی کے باعث اُس نے لیٹ آنے پر کچھ نہیں کہا۔۔۔بتول کے بیٹھتے ہی عمر نے گاڑی سٹارٹ کردی۔۔۔

آدھا راستہ طے کرنے کے بعد بتول نے عمر سے گانے لگانے کہا۔۔۔

کوئی سونگ ہی لگا دیں۔۔وہ عمر سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی پر ابھی وہ بہت بور ہو رہی تھی جس کا واحد حل سونگ ہی تھا۔۔۔

تمہیں کیا ضرورت ہے بھی عام سے سنگرز کے سونگز سننے کی تم تو خود اتنا اچھا گاتی ہو۔۔عمر نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بتول کو تو اسکی بات پر دھچکا لگا۔۔پھر کچھ دن پہلے والا منظر گھوما جب وہ گھر آیا تھا تو اُسکے لیے چائے بنتے کچن میں آئی۔۔۔ساتھ ساتھ گانا بھی گنگنا رہی تھی۔۔۔جو عمر نے سن لیا۔۔اب وہ اسے تپا رہا تھا۔۔۔

اور وہ تپ گئی تھی فوراً تڑخ کر بولی۔۔

ہاں تو اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے بہت ہی خوبصورت آواز ہے میری اور دنیا والے جلتے ہے مجھ سے جسے کے آپ۔۔۔

عمر کو تو اسکی بات پہ ہنسی روکنا مشکل ہوگیا تھا۔۔

جی جی دنیا میں آپ ہی سے تو جلتا ہو میں۔عمر نے زچ کرتے ہوئے کہا۔

کل میں چھٹی کر لو گی پر آپ کے ساتھ نہیں آؤ نگی۔۔۔بتول کو اپنی قسمت پہ رونا آرہا تھا کے کہا پھنس گئی۔

اور میں بھی ماموں سے کہہ دوں گا کہ مجھے ایمر جنسی ہے تمہیں نہیں چھوڑ سکتا ویسے تمہیں چھوڑنے کے چکر میں لیٹ ہوگیا کتنے patients میرا انتظار کر کے چلے گئے۔۔۔عمر نے بڑی افسوردگی سے کہا۔۔

بتول اسکی بات پر ایسا قہقہہ لگا کے ہنسی جیسے عمر نے کوئی جوک سنایا ہو۔

ہنس کیوں رہی ہو میں نے کوئی لطیفہ تو نہیں سنایا۔۔عمر کو اسکی ہنسی پہ غصے آرہا تھا۔۔۔

میں تو شکر کررہی ہوں کہ وہ آپ کو چیک کروائے بینا چلے گئے ورنہ کل انکا قل خانی کا ختم ہوتا۔۔اپنی بے عزتی کا بدلہ وہ فوراً لے لیتی تھی۔

ویسے بتول میں تو تمہاری دوستوں کے بارے میں سوچتا ہوں وہ کیسے گزارتی ہوگی سارا دن تمہارے ساتھ۔۔عمر بھی کچھ کم نہیں تھا۔

وہ میری دوست ہیں۔۔آپکو زیادہ انکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جلنے کی بو آرہی ہے۔۔۔وہ اسے تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

جلتی ہے میری جوتی۔۔۔بتول کندھے اچکا کر بولی۔۔یہ کہہ کر گاڑی سے اتری اور گھر کی طرف چل دی۔۔۔

اس کے روٹھنے کی ادائیں بھی کیا غضب کی تھیں

بات بات پہ یہ کہنا دیکھ لو سوچ لو پھر نہ کہنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم بھابھی!!

وعلیکم السلام!!بھابھی نے بڑے پیار سے جواب دیا۔۔

کیا ہوا موڈ کیوں خراب ہے میری لاڈو کا۔۔۔۔

بس بھابھی مجھے عمر کے ساتھ یونی نہیں جانا۔۔۔بتول نے افسردہ سی شکل بنا کے کہا۔۔۔

کیوں لاڈو کچھ کہا ہے عمر نے؟؟بھابھی نے بڑے پیار سے پوچھا۔۔

بھابھی وہ مجھے راستے میں بہت تنگ کرتے ہیں۔۔۔۔

بھابھی کو لگا جسے انہوں نے کچھ غلط سنا ہے اپنی تسلی کے لیے انہوں نے پھر پوچھا۔

تمہیں عمر تنگ کرتا ہے؟؟

جی بھابھی۔۔بتول نے اُنکو یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

میری جان وہ تو کسی سے زیادہ بات ہی نہیں کرتا تمہیں وہ کیسے تنگ کرتا ہوگا؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابھی آپ میرا یقین کریں۔۔۔

اچھا چلوں تمہارے کہنے پہ میں اُسے سمجھاؤں گی۔۔تم پریشان مت ہو۔ پر دل میں وہ یہی سوچ رہی تھی کہ عمر اور کسی کو تنگ کرئے اور خاص طور پر بتول کو یہ ناممکن بات ہے۔۔

اچھا ایک گڈ نیوز سناؤں۔۔بھابھی نے بتول کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا۔۔۔

گڈ نیوز؟؟کہیں میں پھر سے پھوپھو تو نہیں بننے والی؟گڈ نیوز سننے سے

پہلے ہی اُسکا خراب موڈ بلکل ٹھیک ہوگیا۔۔۔

ارے نہیں پگلی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔

تو پھر۔۔۔بتول نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

دو دن بعد امی ابا آرہے ہیں۔۔۔

چچا چچی کا سن کر تو وہ چہک اٹھی۔۔۔۔

لیکن بھابھی ایک دم خریت ہے نہ۔۔۔وہ انکے اچانک آنے پر خوش تو ہوئی لیکن ایک دم آمد پر پریشان بھی ہوگئی۔۔۔

جی خریت ہی ہے امی کہہ رہی تھی کے سرپرائز ہے۔۔۔

کیسا سرپرائز۔۔۔

یہ تو وہ جب آئے گے تب ہی پتا چلے گا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔بتول منہ بنا کر بولی۔۔۔

یہی بات ہے میری شونی لاڈو چلو اٹھو فریش ہوجاؤ میں کھانا لاتی ہوں۔۔

جی اچھا۔۔

بتول کو تو بس اب سرپرائز کا انتظار تھا جو دو دن بعد ملنے والا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

یونیورسٹی سے واپسی پر چچا اور چچی آگئے تھے۔۔

بتول تو انکو دیکھ کر پھولے نہیں سماء رہی تھی۔۔پرجوش انداز میں اُن سے ملی۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ دونوں؟؟بتول اُن سے گلے ملتی ہوئی بولی۔۔۔چچا کی تو وہ لاڈلی تھی بہت پیار کرتے تھے بتول سے وہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

میری جان ہم بلکل ٹھیک تم کیسی ہو؟؟انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

میں بلکل فٹ۔۔۔۔

گڈ اور سٹڈیز کیسی جا رہی ہے؟؟

بہت اچھی نیکسٹ ویک پیپرز سٹارٹ ہے۔۔بتول نے تفصیل سے بتایا۔

اچھا چچا جان یہ بتائے ایک دم آپ پاکستان کیسے؟؟بتول نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بیٹا یہ تو سرپرائز ہے جو آپکو فاطمہ کے گھر جا کر پتا چلے گا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی آپ ابھی بتائیں۔۔وہ ایکسیٹڈ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

بیٹا جی صبر رکھے شام کو پتا چل جائے گا۔حسین صاحب نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔۔

چاچو صبر ہی تو نہیں ہے۔۔۔۔

پر کرنا تو پڑے گا۔۔آمنہ بیگم نے بتول کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

شام کو سب تیار ہو کر شہریار صاحب کے گھر موجود تھے۔۔۔

بتول نے بلیک کلر کا سادہ شلوار قمیض زیب تن کیے ہوئے تھی جس کے اوپر سلیقے سے پھول دار دوپٹہ لیا ہوا تھا جو انتہا کا خوبصورت لگ رہا تھا اس پہ ہلکی پنک کلر کی لپ سٹک لگائی۔۔۔جو بتول کے حسن کو چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

بتول کو دیکھتے ہی عمر کو اپنی سانس روکتی محسوس ہوئی۔۔۔عمر نے سفید رنگ کا سوٹ پہنا تھا جس میں وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

بتول نے آنکھ اٹھا کر عمر کو ایک نظر دیکھا اور فوراً اپنی نظریں نیچی کر لی۔۔۔وہ بتول کو برا نہیں لگتا تھا پر وہ اُسے اچھا بھی نہیں لگتا تھا بس بتول کو عمر سے خوامخواہ کی چڑ تھی۔۔۔

گھر کے سب بڑے لان میں براجمان تھے۔۔تب حسن عالم نے حسین عالم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

ہم جس مقصد کیلیے آئے ہیں اب وہ شروع کریں؟؟

جی بھائی صاحب۔۔۔

حسین عالم نے اپنی بہن فاطمہ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی بات شروع کی۔

اُدھر بتول سرپرائز سننے کے لیے بہت ایکسیٹڈ تھی۔۔۔

فاطمہ میں ایک مقصد کے تمہارے پاس آیا ہوں۔۔۔

جی بھائی کہیں۔۔۔

تم تو جانتی ہو فاطمہ سدرہ کی شادی کے بعد ہمارے گھر میں رونق ہی

ختم ہوگئی ہے اور اب تو تمہاری بھابھی کی بھی طبعیت ٹھیک نہیں رہتی حافی کی بھی سٹڈیز کمپلیٹ ہوگئی ہے اور ماشاءاللہ سے ملٹی نیشنل کمپنی میں بہت اچھی جاب سٹارٹ ہوگئی۔۔میں نے اور تمہاری بھابھی نے فیصلہ کیا ہے کہ حافی اور دعا کی شادی کردی جائے اور بھائی صاحب بتا رہے تھے کہ دعا کی بی ایس سی کمپلٹ ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے اب میری امانت مجھے دے دو۔۔۔دعا اور حافی کا رشتہ بچپن سے ہی طے تھا۔ بس اب تو شادی کی تاریخ ہی رکھنی تھی۔۔

جی بھائی ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے کیوں شہریار صاحب؟؟

جی جی دعا آپ کی ہی امانت ہے جب چاہے بیاہ کے لے جائے۔۔شہریار نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے میرے خیال سے اگلے ماہ کی دس تاریخ طے کر لیتے ہیں۔۔۔کیوں حسن بھائی ٹھیک ہے؟؟

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔جیسے فاطمہ اور شہریار کو سہی لگے۔۔۔

جی بھائی ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہیں۔۔فاطمہ اور شہریار نے خوش دلی سے کہا۔۔۔

چلو پھر سدرہ بیٹا سب کا منہ میٹھا کرواؤ۔۔آمنہ بیگم نے کہا۔

بتول تو انکی بات پہ چہک اُٹھی۔۔۔اور فوراً بولی۔

چاچو اتنا بڑا سرپرائز؟شکر ہے وہاں تک میرے پیپرز بھی ہو جائیں گے۔

جی چاچو کی جان بھائی صاحب نے بتایا تھا ک تمہارے پیپرز ہونے والے ہیں اس لیے یہ ڈیٹ رکھی ہے۔۔۔

حسن بھائی اس خوشی کے موقع پر میں آپکو بھی آپکا وعدہ یاد کروا دوں۔

مجھے یاد ہے پر ابھی ایک سال تک روک جاؤ۔۔۔

بتول نے نا سمجھی سے حسن صاحب کو دیکھا۔۔۔

بھائی صاحب دعا کے جانے کے بعد ہمارا گھر بھی ویران ہوجائے گا اور ویسے بھی عمر دعا سے بڑا ہے تو اُسکی شادی بھی ساتھ ہی ہو جائے تو اچھا ہے۔۔۔۔

بتول کا انکی باتوں پہ اب دھیان نہیں تھا۔۔وہ دعا کو تنگ کرنے میں لگی تھی۔۔۔

لیکن پھر بھی فاطمہ ابھی نہیں تم جانتی ہو ابھی اسکا ماسٹرز کمپلیٹ نہیں

ہوا اور میں اسکی یہ خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں۔۔۔حسن عالم نے فاطمہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی صاحب دعا کی شادی کے ساتھ ہی عمر کا اور بتول کا نکاح کر دیتے ہیں اور شادی بتول کے ماسٹرز کے فوراً بعد کرلیں گے۔فاطمہ نے مشورہ دیا۔۔۔

اِس سے پہلے حسن عالم کوئی جواب دیتے بتول پھوپھو کی بات پر چکرا کر صوفے پہ گری۔۔۔سب بتول کو دیکھ کر پریشان ہو گئے اور بتول کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دوسری سائیڈ پہ عمر آرام سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

فاطمہ نے غصے سے عمر کو آواز دی۔۔

کیسے ڈاکٹر ہو تم بتول بیہوش پڑی ہے اور تم آرام سے بیٹھے ہو۔۔کوئی خیال نہیں تمھیں؟؟

عمر ابھی اپنی جگہ سے اٹھا ہی تھا کہ بھابھی نے پانی کے چھنٹے بتول کے منہ پہ پھینکے اور بتول کو ہوش آگیا۔اسے ہوش میں آتا دیکھ کر عمر دوبارہ اپنی جگہ پر براجمان ہوگیا۔۔۔

بتول کو جب ہوش آیا تو پہلی نظر عمر پہ پڑی جو لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے اُسکی طرف سے وہ مرے یا جیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

پر حقیقت یہ نہیں تھی وہ ایک ڈاکٹر تھا جو دور سے ہی اپنے patient کو پہچان لیتا تھا کہ اُسے کیا بیماری ہے۔وہ جانتا تھا کہ ایک دم شادی کی خبر پر اسکا بی پی لو ہوگیا ہے۔پانی کے چھینٹو سے ہوش میں آجائے گی اور سب کے سامنے وہ اپنی فیلنگ شو بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟بھابھی نے ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔

جی۔۔۔بتول بس یہی کہہ سکی۔۔۔

میری بچی کیا ہوگیا تھا ایک دم؟؟؟انہوں نے پریشان ہوتے ہوئے بتول کو گلے سے لا گیا۔۔۔۔

ایک دم اتنی بڑی خوش خبری سن کے بیہوش ہوگئی۔دعا نے عمر کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عمر نے گھور کر دعا کو دیکھا جو اسکے پیچھے کھڑی دانت نکال رہی تھی۔

یہ تو عمر ہی جانتا تھا کے وہ کتنی خوش ہے۔۔اگر بڑوں کا احترام نہ ہوتا تو بتول اُسکے سر پہ کچھ دے مارتی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابھی مجھے گھر جانا ہے۔۔بتول نے سنجیدگی سے بولی۔۔کیونکہ اُسے اِس وقت عمر سے نفرت ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا چلو چلتے ہیں۔۔بھابھی نے بتول کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔

بھائی صاحب پھر فون پہ بتا دینا آپ۔۔فاطمہ نے یاد کرواتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں بتا دوں گا۔۔۔

اچھا بیٹا اپنا خیال رکھنا۔۔پھوپھو نے بتول کے سر پہ پیار کرتے ہوئے بولی۔۔۔

جی پھوپھو۔۔بتول نے مختصر جواب دیا۔۔

اور وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔۔

گھر آتے ہی بتول نے خود کو کمرے میں بند کر لیا۔۔۔رات کے کھانے پہ بھابھی بلانے آئی تو بتول نے کھانے سے انکار کر دیا۔۔

بھابھی جانتی تھی کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں لیکن عمر ایک بیسٹ پرپوزل تھا جو انہیں خود بھی بہت پسند تھا۔۔۔اور وہ جانتی تھی کے عمر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت سمجھدار انسان ہے وہ بتول کا بہت خیال رکھے گا۔

پر یہ بات بتول کو کون سمجھائے۔

صبح جب سدرہ اُسے اُٹھانے آئی تو وہ پہلے سے ہی تیار تھی۔۔۔

لاڈو تم آج خود ہی اٹھ گئی؟؟

بھابھی تو بتول کو دیکھ کر اپنی حیرانی کو نہ چھپا سکی۔کیونکہ جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی وہی بتول کو جگانے آتی تھی۔۔۔

اب آپکو اور زحمت نہیں دونگی بہت تنگ کر لیا آپکو۔۔۔بتول نے بہت روکھے لہجے میں کہا۔۔

بتول کیسی باتیں کر رہی ہو؟تم نے مجھے کبھی تنگ نہیں کیا۔۔انہیں بتول کالہجہ عجیب لگا کیونکہ بتول نے آج سے پہلے کبھی ایسے بات نہیں کی تھی۔

ایسی ہی بات ہے بھابھی۔۔میں آپ سب پہ بوجھ بن گئی ہوں نہ اس لیے کسی بھی ارے غیرے سے مجھے بیاہنے کے لیے تیار ہوگئے۔۔بتول

جب سے پھوپھو کے گھر سے آئی تھی کسی سے بھی کوئی بات نہیں کی پر اب وہ پھٹ پڑی تھی۔۔۔

لاڈو تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟؟تم ہم پہ بلکل بوجھ نہیں ہو اور آئندہ ایسا سوچنا بھی مت اور رہی بات ارے غیرے کی تو عمر کوئی غیر نہیں ہے ہمارا اپنا ہے اور ایک ذمہ دار انسان ہے وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا اور تمہارا مجھ سے زیادہ خیال کرے گا عمر جیسا اچھا لڑکا تمھیں کہی نہیں ملے گا میری جان۔۔۔بھابھی بہت ہی پیار سے اُسے سمجھا رہی تھی۔۔۔پر وہ بتول ہی کہا جو سمجھ جائے۔۔۔

دنیا میں کیا وہی اچھا لڑکا میرے لئے رہ گیا ہے؟؟اور رہی بات خیال رکھنے کی تو کل جب میں بیہوش ہوئی تو انہیں تو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا اور آپ کہتی ہیں وہ میرا خیال رکھے گا واہ قربان جاؤں میں آپ کی سوچ پہ۔۔ابھی بھی بتول کا لہجہ ویسا ہی تھا۔۔

وہ کل سب کے سامنے کیسے تمہارے پاس آتا؟؟بچوں جیسی باتیں نہیں کرو بتول۔۔وہ ابھی بھی اُسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔۔

جو بھی ہے میں اس انسان سے مر کر بھی شادی نہیں کرونگی سن لے

آپ سب۔۔۔اور یہ کہتے ہی کمرے سے نکل گئ۔۔۔۔

اچھا ناشتہ تو کرتی جاؤ۔۔بھابھی نے پیچھے سے آواز دی۔۔

نہیں کرنا مجھے ناشتہ۔۔اور تیز تیز ڈاگ بھرتی گھر سے چلی گئ۔۔۔آفس کی مصروفیت کی وجہ سے حسن عالم نے پک اینڈ ڈراپ کے لیے ایک ڈرائیور رکھ لیا تھا۔۔۔اب بتول اُسی کے ساتھ ہی جاتی تھی۔۔

اسلام علیکم!

وعلیکم السلام!!کیسی ہو؟؟حافی نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟؟دعا نے بھی حافی کی خیریت دریافت کی۔۔۔

پہلے کچھ ٹھیک تھا تمہاری آواز سے بلکل فٹ ہوگیا ہوں۔۔۔۔

حافی کے جواب پر دعا کہ چہرے کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئ۔۔۔

بچپن میں ہی انکا رشتہ ہونے کی وجہ سے وہ کبھی کبھار بات چیت کرتے رہتے تھے۔پر جب سے تاریخ طے ہوئی تھی آج وہ پہلی بار فون

یہ بات کر رہے تھے۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔دعا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بولو کیا بات کرنی ہے؟حافی اب پوری سنجیدگی سے اُسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں۔کیا آپ شادی کے بعد مجھے پڑھنے کی اجازت دیں گے؟؟دعا کے لہجہ میں التجا تھی۔۔

یار تمہیں میرے ہوتے ہوئے کتابیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے سارا دن میرا چہرا پڑتی رہنا۔۔حافی نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

دعا شرم سے سرخ ہوگئی۔۔۔

پلیز بتائے نا؟؟اب وہ روہانسی ہورہی تھی۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے پڑھ لینا۔۔۔پر پڑھائی کے دوران اپنے میاں جی کو نا بھول جانا۔۔۔

نہیں بھولتی۔۔۔دعا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا آپ پاکستان کب آرہے ہیں؟؟

کیوں تم مس کر رہی ہو؟؟حافی نے دعا کو تنگ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے اصل میں سب آپکا پوچھتے ہیں۔دعا نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا مجھے لگا تم مس کر رہی ہوگی تمہارا دولہا ابھی تک نہیں آیا کہیں بھاگ تو نہیں گیا۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ دس تاریخ کو آپ میرے پاس ہونگے۔۔۔

اور اگر میں نا آیا تو؟؟حافی اسے چھیڑنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

تو میں آپ کی جان لے لونگی۔۔اور لائن کاٹ دی۔۔۔ٹو۔۔ٹو۔۔ٹو۔۔

کیا ہوا ہے تمہارا موڈ کیوں خراب ہے؟؟آج وہ تین دن بعد مل رہیں تھیں کیونکہ حور اور ثنا یونی نہیں آرہی تھیں۔۔۔

کچھ نہیں۔۔بتول نے مختصر جواب دیا۔۔۔

تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟اس بار ثنا نے پوچھا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہوں۔۔۔پھر مختصر جواب۔۔۔

مجھے کلاس لینی ہے میں جارہی ہوں تم لوگوں نے آنا ہے تو چلو۔۔۔
بتول نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم اور کلاس؟؟تمہاری واقعی طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی۔حور نے
چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

ثنا نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھا لیا وہ دوست ہی کیا جو آپ کو
پریشان دیکھے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دے۔۔۔دوست تو وہ ہوتا ہے جو
آپ کے غم سمیٹ لے۔۔اورایسے دوست قسمت والوں کو ملتے ہیں۔۔
بتول بھی اُنھی خوش قسمت لوگوں میں سے تھی۔۔۔

اچھا بتاؤ تمہارے چاچو نے تمہیں کیا سرپرائز دیا؟؟بتول نے حور اور ثنا کو
بتایا تھا کہ چاچو نے اُسے کوئی سرپرائز دینا ہے۔۔۔

حافی اور دعا کی شادی ہے نیکسٹ منتھ۔۔۔

ویسے یہ سرپرائز تم سے زیادہ تو دعا کے لیے ہے۔۔

پر ہمیں یہ سمجھ نہیں آرہی کے تم کیوں پریشان ہو؟؟ان دونوں نے
ناسمجھی سے بتول کو دیکھا۔۔۔

چاچو کا سرپرائز میرے لئے تھا یا نہیں یہ تو نہیں پتا پر پھوپھو نے مجھے ضرور سرپرائز کردیا۔۔۔

کیا مطلب؟؟

مطلب یہ کہ حافی اور دعا کی شادی کے ساتھ میرا اور عمر کا نکاح ہے۔

ثنا اور حور کو تو اسکی بات پر شاکڈ لگا۔۔

اور پھر دونوں ہی بتول کی بات پر قہقہہ لگا کے ہنسی۔۔

بتول نے انکو ہنستے ہوئے دیکھا تو بیچارگی سے رونا شروع کر دیا۔۔۔

اسکو روتے دیکھ کر وہ دونوں فوراً سنجیدہ ہوگئیں۔۔

یار تم رو کیوں رہی ہو؟؟عمر ایک اچھا لڑکا ہے اور تمہاری تو قسمت کتنی اچھی ہے کہ گھر بیٹھے اتنا اچھا رشتہ آیا اور وہ بھی تمہاری پھوپھو کے بیٹے کا۔۔حور نے بتول کو قائل کرتے ہوئے کہا۔۔

پھر فوراً ہی ثنا نے بھی حور کی بات کی حمایت کی۔۔

اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو رخصتی بھی نکاح کے ساتھ ہی کروالیتی۔۔ثنا نے حسرت سے کہا۔۔۔

بکو مت۔۔۔

یار ویسے بھی تمہیں ہی شوق تھا کہ تمہارے پسندیدہ ناول کی طرح تمہاری بھی لائف ہو اب دیکھو تمہیں بھی پھوپھو کا بیٹا مل رہا ہے جیسے حیا کو ملا تھا جہان۔۔۔

تم دونوں میری دوست ہو یا اُسکی جو اتنی تعریفیں کررہی ہو؟؟بتول نے تپ کر کہا۔

اور رہی بات ناولز کی تو میں نے جہان سکندر جیسا پھوپھو کا بیٹا کہا تھا عمر شہریار کا نہیں۔۔

ایک ہی بات ہے یار بس وہ فوجی تھا اور یہ ڈاکٹر۔۔حور نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے عمر سے شادی نہیں کرنی چاہے جو ہوجائے۔۔بتول سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

پر کوئی وجہ بھی تو ہو شادی سے انکار کرنے کی؟؟

کیا یہ وجہ کم ہے کہ میں اُسے پسند نہیں کرتی۔۔

جی بلکل یہ ایک بے تکی بات ہے اور یہ بھی تمہیں نہیں پتہ کہ تم عمر کو نہ پسند کیوں کرتی ہو؟؟حور کو اُسکی عقل پر حیرت ہو رہی تھی۔۔

بس میں نے کہہ دیا مجھے عمر سے شادی نہیں کرنی اور آج میں بابا سے بھی بات کر لونگی۔۔بتول تو جیسے کسی کی بھی ماننے کو تیار نہیں تھی۔۔

اچھا تم خود بات مت کرو پہلے عمر سے بات کرو شاید وہ خود ہی انکار کر دے۔۔ثنا نے بتول کو مشورہ دیا۔۔

ثنا تمہیں کیوں لگتا ہے کہ عمر مجھے انکار کرے گا۔۔۔بتول نے فخریا انداز میں کہا۔۔

وہ اس لیے کہ ہر کوئی تمہیں برداشت نہیں کر سکتا یہ تو ہمارا ہی حوصلہ ہے جو ہم تمہیں برداشت کر رہے ہیں۔۔۔ورنہ اور کسی کے بس کی بات نہیں۔۔۔حور اور ثنا پھر سے ایک زور دار قہقہہ لگایا۔

بتول کا غصے سے چہرا سرخ ہوگیا۔۔۔۔

کچھ دن پہلے عمر نے بھی یہی کہا تھا کہ تمہاری دوستوں کا حوصلہ ہے جو تمہارے ساتھ دن گزارتی ہیں۔۔۔

بتول نے اپنا بیگ اُٹھایا اور کلاس کی طرف چل دی۔۔۔

حور اور ثنا اُسے جاتے دیکھ کر بتول کے پیچھے لپکی۔۔

بتول یار سنو تو۔۔۔۔۔۔۔۔

حسن عالم کے گھر شادی کی تیاریاں عروج پہ تھیں۔۔۔حافی کی شادی حسن عالم کے گھر ہی رکھی گئی تھی۔۔شادی تک حسین عالم کی فیملی نے یہی روکنا تھا اور اُسکے بعد دعا کو بھی ساتھ ہی لے جانے کا ارادہ تھا۔۔

بتول کو تو جیسے کس چیز میں انٹرسٹ ہی نہیں تھا۔وہ اپنے پیپرز میں اتنی مصروف ہوگئی تھی کہ باہر کیا ہو رہا ہے اُسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

سدرہ تو اکلوتے بھائی کی شادی کے لیے بہت پور جوش تھی۔۔ساتھ ہی وہ بتول کے نکاح کی بھی تیاری کررہی تھی لیکن اُسے یہ ڈر بھی تھا اگر لاسٹ ٹائم پہ بتول نے انکار کر دیا تو۔۔۔۔

آج بتول کا آخری پیپر تھا اور اُسنے فیصلہ کیا کے وہ آج عمر سے ضرور بات کرئے گی۔۔۔۔

اِس نیت سے بتول نے عمر کا نمبر ملایا۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔

وعلیکم السلام۔۔کیسی ہیں محترمہ؟عمر نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے آپ سے ملنا ہے۔۔۔بتول نے بہت ہی روکھے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

یار میں کوئی ایسا ویسالڑکا نہیں ہوں میں شادی سے پہلے نہیں ملوں گا۔عمر نے شرارت سے کہا۔

بتول کو اپنے فیصلے پہ اب پچھتاوا ہو رہا تھا کہ کیوں ثنا کی بات مان کر عمر کو ملنے کہہ دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی دیر تک جب بتول نے جواب نہیں دیا تو عمر دوبارہ بولا۔

کہاں ملنا ہے؟؟

میں یونی میں ہوں آپ یہی لینے آجائے۔۔مختصر جواب۔۔۔

اوکے میں آرہا ہو۔۔۔اور کال کٹ گئی۔۔

عمر نے بتول کو یونی سے پک کیا اور وہ دونوں ایک ریسٹورانٹ پہ رکے۔

عمر نے کوفی کا آرڈر دیا اور بتول کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

جی محترمہ کہیے کیوں ملنا تھا آپکو؟؟عمر نے ہنسی دباتے ہوئے پوچھا۔۔وہ جانتا تھا بتول نے کیا بات کرنی ہے۔۔

مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔بتول نے جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔

بتول نے عمر کی توقع کے عین مطابق بات کی۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو میں تمہارے بغیر مر جاؤں گا تمہارے علاوہ کوئی بھی لڑکی مجھ سے شادی نہیں کرے گی۔عمر ایکٹنگ کے سب ریکارڈ توڑ رہا تھا۔۔۔

بتول تو کچھ پل کے لیے سکتے میں آگئی کہ یہ عمر کیا کہہ رہا ہے؟؟

پر بتول کی حیرانگی زیادہ دیر تک نہیں رہی جب عمر نے زوردار قہقہہ لگایا تو بتول کو عمر کے سارے ڈارمے کی سمجھ آگئی ۔۔۔

مجھے مذاق بلکل پسند نہیں ہے۔۔۔بتول نے غصے سے سرخ ہوتے کہا۔۔۔

لو اِس میں مذاق والی کیا بات ہے۔۔۔یار سہی کہہ رہا ہوں۔۔۔ابھی بھی وہ اپنی ہنسی کو کنڑول کیے ہوئے تھا۔۔

آپ گھر بات کیجیے پلیز۔۔۔بتول نے اُسکی بات کو اگنور کرتے ہوئے التجا

کی۔۔۔

ٹھیک ہے میں آج ہی ماموں سے بات کرونگا۔۔عمر نے بتول کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ بابا سے بات کریں گئے؟؟بتول کو ابھی بھی عمر پہ یقین نہیں تھا۔۔۔

ہاں نہ آج آؤنگا گھر اور بات کرونگا ماموں سے۔۔۔

اچھا کیا کہیں گے۔۔بتول نے تجسس سے پوچھا۔۔

میں کہوں گا پیارے ماموں جان۔۔عمر اب ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا۔

جلدی بتائیں نہ۔۔۔بتول کو اُسکے آہستہ آہستہ بولنے پر اُلجھن ہورہی تھی۔

یہی کہ ماموں جان آپ کی بیٹی مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی اور اُس نے کہا ہے کہ میں آپ سے خود بات کروں۔۔۔

بتول تو اُسکے جواب پر جل بھن گئی۔۔بتول کو لگا تھا کہ عمر اپنا نام لے کر خود ہی انکار کردے گا پر اُسکے جواب نے بتول کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔۔۔

بتول تلملا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

عمر نے اُسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔کیا ہوا؟؟

میں جا رہی ہوں۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟؟عمر نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

بھاڑ میں۔۔بتول نے باہر جاتے ہوئے کہا۔۔۔

اکیلی کیسے جاؤ گی میں چھوڑ آتا ہوں۔۔عمر شرارت سے کہتے بتول کے پیچھے ہو لیا۔۔۔۔

یوں تو قیامت ہے ہر ادا آپ کی لیکن

غصے سے جو دیکھتی ہو چھا جاتی ہو

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

شادی میں ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔۔۔سدرہ اور آمنہ بیگم روز بازار کے چکر لگا رہی تھیں۔۔۔

آج وہ اپنی شادی کی شاپنگ دیکھ رہی تھی کہ آمنہ بیگم نے سدرہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

سدرہ۔۔۔

جی امی۔۔۔

بیٹا مجھے لگتا ہے بتول اِس رشتے سے خوش نہیں ہے ورنہ لڑکیاں تو اپنے نکاح کی خوب تیاری کرتی ہے۔۔اُنہوں نے فکرمند ہوتے ہوئے کہا۔

نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ہے اصل میں بتول کے پیپرز چل رہے ہیں بس اُسکی کی وجہ سے مصروف ہے۔سدرہ ایک اچھی بہو تھی وہ جانتی تھی کہ شادی کے بعد لڑکی کو اپنے گھر کی بات گھر میں ہی رکھنی چاہیے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ فکر مت کریں۔۔سدرہ نے مطمئن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پر سدرہ مجھے لگتا ہے کہ بتول عمر کو پسند نہیں کرتی۔۔۔کل اُسکا لاسٹ پیپر تھا۔۔پر ابھی بھی وہ اپنے کمرے میں ہی بند ہو کر بیٹھی ہے۔۔۔۔

ہماری بتول شوخ چنچل ہے اور عمر بہت ہی سنجیدہ۔۔۔شاید اس لئے وہ پریشان ہو۔۔چچی نے سوچتے ہوئے کہا۔

بتول عمر کی سنجیدگی کی وجہ سے نہیں بلکہ اُسکے تنگ کرنے سے پریشان تھی پر کون بتائے چچی کو آخر کون بتائے۔۔

بتول۔۔۔بھابھی نے اُسے آواز دی جو صبح سے کمرے میں بند تھی۔۔۔

جی۔۔۔بتول نے روکھے سے انداز میں جواب دیا۔

کیوں کمرے میں بند ہو کر رہ گئی ہو؟؟

کیوں اب آپ چاہتی ہیں کہ میں گھر سے چلی جاؤں؟بتول نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔سدرہ کو بتول کی بات نے تکلیف دی تھی۔۔۔

کیسی باتیں کرتی ہو؟؟میں ایسا کیوں چاہوں گی؟؟

تو پھر آپ میری شادی عمر سے کروا کیوں رہی ہیں؟؟بتول نے بے بسی سے دیکھا۔۔۔

لاڈو تم جانتی ہو میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں پر میں کچھ نہیں کر سکتی بابا پھوپھو کو کئی سال پہلے تمہارے لیے ہاں کر چکے ہیں اور ویسے بھی اِس رشتے میں کوئی برائی ہوتی تو تم سے پہلے میں خود انکار کر دیتی۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں خود ہی انکار کر دوں گی آپ کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بتول نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

بتول تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔میری محبت کا یہ صلہ دو گی تم؟؟سدرہ کے آ نکھوں سے آنسوں اُمڈ اُمڈ آرہے تھے اُسے بتول کی باتوں نے بہت دکھ دیا تھا۔۔۔

سدرہ غصے میں کمرے سے چلی گئی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عمر بیٹا بات سنو۔۔۔فاطمہ بیگم نے اُسے آواز دی۔

جی امی؟؟عمر جو اپنے کمرے میں جارہا تھا امی کی آواز پہ روکا اور اُنکی طرف مڑ گیا۔۔۔

بیٹھو میرے پاس۔۔۔فاطمہ بیگم نے اُسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

جی امی کہیں۔۔۔۔عمر نے بیٹھتے ہوئے احتراماً پوچھا۔

بیٹا تم جانتے ہو بتول بھائی صاحب کی کتنی لاڈلی ہے بلکہ یہ کہو کہ سب کی لاڈلی ہے۔۔ تبھی تو بتول کو سب لاڈو کہتے ہیں اور میں یہ ہی چاہتی ہوں کہ تم بھی بتول کو ویسے ہی پیار دو۔۔وہ سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔۔

امی آپ فکر مت کریں۔۔میں اُسکا بہت خیال رکھوں گا آپ کو میری طرف سے کبھی کوئی شکایت نہیں ملے گی۔۔۔

بس بیٹا مجھے یہ فکر ہے کہ تم جتنی سنجیدہ طبیعت کے مالک ہو وہ تو تم سے بات کرنے کو ترسے گی۔۔فاطمہ نے اپنے تحفظات بیان کیے۔

پر فلحال تو عمر اُس سے بات کرنے کو ترس رہا تھا۔۔پر امی کو کون بتائیں آخر کون بتائے۔۔۔

امی میں وعدہ کرتا ہوں میں اُسے بہت خوش رکھوں گا۔۔۔

اور مجھے لگتا ہے جیسی وہ ہے شادی کے بعد آپ بتول کو میرے لئے یہ لفظ کہے گی کہ میرے بیٹا کا خیال رکھا کرو۔۔عمر نے شرارت سے کہا۔۔

شرم کرو بیٹی ہے وہ میری۔۔فاطمہ بیگم نے گھورتے ہوئے کہا۔

بس جیسا میں کہہ رہی ہوں اُس پر عمل کرنا۔۔۔۔

جی امی جیسا آپ کہے۔۔۔عمر نے ادب سے جواب دیا۔۔

آمنہ بیگم نے اپنے بیٹے کی فرمابرداری پر اُسکی پیشانی کو چوما۔۔

امی آپ ٹینشن نہ لیں یہ تو پکے جورو کے غلام بنیں گے۔۔۔دعا نے عمر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میرا تو ابھی پتہ نہیں پر حافی ضرور تمہارے آگے پیچھے گھومے گا۔۔عمر نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

امی دیکھ لیں۔۔۔۔دعا روہانسی ہوگئی۔

عمر۔۔۔میری بیٹی کو مت تنگ کرو۔۔۔

بتول ناول پڑھ رہی تھی جب حسن عالم کمرے میں داخل ہوئے۔۔بابا کو دیکھ کر بتول فوراً سیدھی ہوکر بیٹھ گئی اور ناول ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

کیسی ہے میری لاڈو؟؟حسن عالم نے پیار سے پوچھا۔

ٹھیک ہوں بابا۔۔۔۔بتول نےاحتراماً جواب دیا۔۔۔

کیا ہوا لاڈو باہر کیوں نہیں آتی؟؟اب تو پیپرز بھی ہوگئے ہیں۔۔حافی کی شادی ہے اور سدرہ بتا رہی تھی تم ابھی تک شاپنگ پہ بھی نہیں گئی۔۔ بابا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

بابا میری کچھ طبیعت خراب ہے اس لیے بس۔۔۔

لاڈو اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو عمر کو بلا لیتے ہیں وہ تمہیں چیک کر جائے گا۔۔۔

عمر کے نام پہ وہ فوراً بولی۔

نہیں بابا اب اتنی بھی نہیں خراب کے عمر کو بولنا پڑے۔۔عمر کے نام پہ تو ویسے ہی بتول کی جان جاتی تھی۔۔۔

لاڈو تم نے سدرہ سے کچھ کہا ہے؟؟وہ روتے ہوئے تمہارے کمرے سے نکلی تھی۔۔حسن صاحب نے جانچتی نظروں سے بتول کو دیکھا۔۔۔

نہیں بابا میں نے کچھ نہیں کہا۔وہ اپنی صفائی دیتے ہوئے بولی۔۔حالانکہ بتول جانتی تھی کہ بھابھی اُسکی باتوں کی وجہ سے پریشان ہوئی ہیں۔۔۔

بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔بتول نے جھجکتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بابا کی جان بولو کیا بات کرنی ہے؟؟انہوں نے بتول کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

بابا مجھے عمر سے نکاح نہیں کرنا مجھے عمر نہیں پسند بابا۔۔۔بتول نے التجا کی۔۔۔

حسن عالم نے کچھ دیر بتول کی طرف دیکھا پھر اپنی بات شروع کی۔

بتول پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے میں جس طرح تم سے پیار کرتا ہوں ویسے ہی فاطمہ سے اور وہ مجھ سے کچھ مانگے اور میں انکار کردوں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔اور دوسری بات عمر مجھے اپنے ہادی سعدی جیسا ہی پیارا ہے اور وہ بھی میرا ویسے ہی احترام کرتا ہے جیسے تمہارے بھائی کرتے ہیں۔۔۔حسن عالم نے رعب دار آواز میں کہا۔۔۔

لیکن بابا۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی بابا بتول کی بات کاٹ کر مزید بولے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاڈو تمہاری ماں کے جانے کے بعد میں نے تمہاری ہر خواہش کو پورا کیا تمہاری ہر بات مانی میرا ارادہ تھا کہ گرایجویشن کے بعد ہی تمہاری شادی کردوں پر تم نے کہا نہیں بابا مجھے آگے پڑھنا ہے۔۔میں نے انکار نہیں کیا۔۔بیٹا میں تمہارا باپ ہوں تمہارے لیے کوئی فیصلہ غلط نہیں کروں گا۔۔اور پھر مزید بولے۔۔۔

دیکھو عمر نے بھی تو فاطمہ کے کہنے پر ہاں کی ہے۔۔تو کیا تم میری بات کا مان نہیں رکھو گی؟؟

اب اُنکے لہجے میں التجا تھی۔۔۔۔

بتول نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔۔۔

آج بتول نے باپ کا مان رکھ لیا اور اپنی خواہشوں کو دور سمندر کی گہرائی میں دفن کردیا۔۔۔بیٹیاں تو ہوتی ہی باپ کا مان رکھنے کیلئے ہیں۔ اُنکی چھوٹی چھوٹی خواہشوں کو پورا کرنے کے بدلے انکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ خود کرنے کا حق رکھ لیتے ہیں اور آج بتول کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔

آج حافی اور سعدی گھر آرہے تھے سب ہی اُنکی آمد پر بہت خوش تھے فاطمہ پھوپھو اور شہریار صاحب بھی اپنے ہونے والے داماد سے ملنے آئے تھے۔۔۔

گاڑی پورچ میں رکی تو سب ہی انکے استقبال کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔حافی اور سعدی پرجوش انداز میں سب سے ملے۔۔۔۔

کیسی ہو چڑیل؟؟؟سعدی نے بتول کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔

میں ٹھیک ہو تم کیسے ہو موٹو؟؟بتول نے بھی اُسی کے انداز میں جواب

دیا۔

سعدی اور بتول کی عمر میں زیادہ فرق نہیں تھا وہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے بہت قریب تھے۔۔۔

یار اب کہاں موٹا ہوں۔۔سعدی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

واقعی اب وہ بلکل بھی موٹا نہیں تھا بلکہ اب تو وہ اس قدر خوبصورت ہوگیا تھا کہ کسی ہیرو سے کم نہیں لگتا تھا۔۔۔

اچھا اچھا بچوں کی طرح منہ مت بناؤ۔۔۔بتول نے چھیڑتے ہوئے کہا۔

اب یہی کھڑا رکھوگی یا اندر جانے دوگی؟سعدی نے بتول کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

ہاں ہاں چلو۔۔۔ایک دوسرے کو تنگ کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔

بتول۔۔۔۔پھوپھو نے آواز دے کر بتول کو اپنے پاس بلایا۔۔۔

جی پھوپھو؟؟؟بتول نے اُنکے پاس بیٹھتے جواب دیا۔۔۔

بیٹا میں چاہ رہی تھی کہ نکاح کا جوڑا اپنی مرضی سے لو۔۔۔فاطمہ بیگم

نے بتول کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا دولہا میری مرضی کا دے رہے ہیں جو میں نکاح کا جوڑا اپنی مرضی سے لیتی پھیروں؟؟پر وہ یہ بات دل میں ہی کہہ سکی۔۔۔

نہیں پھوپھو جیسا آپ لیں گی میں پہن لوں گی۔۔بتول نے احتراماً جواب دیا۔۔

اور پھوپھو تو بتول کے جواب پر حیران تھی۔۔۔بتول تو اپنا عام سا ڈریس بھی اپنی مرضی کا لیتی تھی۔۔۔اور آج اتنے اہم دن کا جوڑا دوسرے کی پسند کا پہنے گی۔۔۔

لاڈو نہیں میری جان تم اپنی پسند سے ہی لینا کل میں تمہیں لینے آؤ گی پھر ایک ساتھ چلیں گے۔۔

بتول انکار کرنے ہی لگی تھی کہ سدرہ فوراً بولی۔

جی پھوپھو کل آپ آجانا اور دعا کو بھی ساتھ لے کے آیئے گا ہم سب مل کے چلیں گے۔سدرہ کو پتا تھا وہ اکیلے عمر اور اُنکے ساتھ نہیں جائے گی۔۔اس لیے سدرہ نے سب کا کہہ کر بات سنبھال لی۔۔۔۔

اور اُدھر دعا کے نام پر حافی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

وہ دن آگیا جس کا سب کو انتظار تھا۔۔۔سوائے بتول کے۔۔

آج حافی اور دعا کی مہندی تھی۔۔

دعا نے گرین کلر کے لہنگے کے ساتھ پھولوں کے زیور پہنے تھے چونکہ آج مہندی تھی اس لیے اُسے سادہ تیار کیا گیا تھا جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اُدھر حافی بھی کچھ کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔حافی نے میرون کُرتا پہن کر اُسے عزت بخشی تھی۔

بتول ہلکا گرین کلر کا پنجابی جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھی۔۔۔اس پہ ہلکا سا میک اپ کمر کو چھوتے بال جسے سلیقے سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔وہ بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔

عمر نے سادہ سفید رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی جو اس پر بہت جچ رہی تھی۔۔۔۔

سعدی نے تھری پیس پہنا تھا۔سعدی کی پرسنیلٹی بھی دل فریب لگ رہی تھی۔۔۔

ہادی اور سدرہ کی بھی جوڑی کسی سے کم نہیں تھی۔۔

چونکہ مہندی کا فنکشن اکٹھا تھا تو سب ایک ساتھ ہی موجود تھے۔۔۔

عمر کی نظر بار بار بھٹک کر بتول پہ جا رہی تھی۔۔۔

پر بتول نے عمر کو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔۔

سعدی کی نظر کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔آج کئی سال بعد کسی کو دیکھنا تھا پتا نہیں آئے گی یا نہیں اُسکا دل اُلجھن کا شکار تھا۔۔۔۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا۔۔کہ سامنے سے وہ آتی دیکھی۔۔۔

خوب صورت آنکھیں گورا رنگ سیاہ بال جو کندھے سے نیچے آتے تھے وہ ایک پرفیکٹ لڑکی تھی۔۔۔جو کسی شہزادے کے لیے بنی تھی۔۔۔

سعدی اُسے دیکھ کر کچھ پل کے لیے سانس لینا بھول گیا۔۔۔

سعدی تم یہاں کیوں کھڑے ہو؟؟ہادی کی آواز پر وہ چونکا اور گڑبڑاتے ہوئے بولا۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

تم کہا کھوئے ہوئے ہو؟؟ہادی نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

کہیں نہیں بھائی آپ بتائے خیریت۔۔۔سعدی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔پر نظر ہنوز اُس پر ہی تھی۔۔۔۔

ہاں چلو رسم شروع ہونے والی ہے۔۔

جی بھائی چلیں۔۔۔سعدی ہادی کے ساتھ ہو لیا۔۔۔

بتول۔۔۔۔۔اس نے آواز پر مڑ کر دیکھا۔۔۔

ابیہا؟؟بتول ابیہا کو دیکھ کر چیختے ہوئے اُسکے گلے لگی۔۔۔وہ جو اتنے دن سے چُپ چُپ تھی۔۔۔ابیہا کو دیکھ کر سب بھول گئی۔۔۔

ابیہا بھی پرجوش انداز میں گلے ملی۔۔۔ابیہا بتول کی خالہ زاد تھی۔۔بتول کی ایک ہی خالہ تھی اور اُنکی ایک ہی بیٹی ابیہا تھی۔۔بتول کی اور ابیہا کی بہت دوستی تھی وہ کزنز کم بہنیں زیادہ لگتی تھی۔۔۔

اب ٹائم ملا ہے تمہیں؟؟بتول نے گلے ملتے ہی شکوہ کیا۔

بس یار کچھ کام تھا۔۔اس لیے نہیں آئی۔۔اچھا چلو یار اب آ تو گئی ہوں نہ۔۔۔ابیہا نے اسے مناتے ہوئے کہا۔۔

ہاں یہ تو آپکا بڑا پن ہے۔۔بتول نے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یار چھوڑو نہ بتاؤ کیسی ہو اور یہ ایک دم نکاح کا کیا سین ہے؟اور اِسی بات پہ اُسکا اچھا خاصا موڈ خراب ہوگیا۔۔

اور فوراً بولی۔۔۔۔چلو مہندی شروع ہوگئی ہے۔

مہندی کی رسم شروع ہوگئی۔۔۔سب کی نظریں حافی اور دعا پہ تھی انکی جوڑی کمال لگ رہی تھی۔۔

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

کیسی ہو؟؟کسی نے ابیہا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ابیہا جیسے ہی مڑی دوپٹہ اُسکے پاؤں میں آگیا اس سے پہلے کے وہ گرتی۔۔۔سعدی نے ابیہا کو تھام لیا۔۔۔

کچھ پل کے لیے وہ دونوں پلک جھپکنا بھول گئے۔۔۔۔۔

ابیہا کو جب احساس ہوا کے وہ سعدی کی بانہوں میں ہے تو فوراً سیدھی ہوئی۔۔۔سعدی کو بھی ہوش آیا تو فوراًسنبھلا۔۔۔

آرے ابیہا تم نے پہچانا؟؟سدرہ جب ابیہا کو بلانے آئی تو وہ سعدی کو دیکھ رہی تھی۔۔بھابھی کو لگا شاید ابیہا نے سعدی کو پہچانا نہیں ہے۔۔۔

اس سے پہلے ایہا کچھ کہتی۔۔سدرہ فوراً بولی۔

یہ سعدی ہے کچھ سال پہلے کتنا موٹا تھا پر اب کتنا ہنڈسیم ہوگیا ہے۔
سدرہ نے آنکھ دبا کر سعدی کو دیکھا۔۔۔

ایہا کیا بتائے کہ وہی تو ایک انسان ہے جس کو وہ آنکھیں بند کیے بھی بھری دنیا میں پہچان لے پر کون بتائے آخر کون بتائے۔۔۔

جی پہچان لیا ہے۔۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔

چلو یہ تو اچھی بات ہے کہ تم مجھے بھولی نہیں ہو۔۔سعدی مسلسل ایہا کو اپنی آنکھوں کے حصار لیے ہوئے تھا۔۔

میں تمہیں لینے آئی تھی۔۔پر چلو کچھ دیر تم دونوں باتیں کرو میں آتی ہوں۔۔سعدی کے چہرے کے تعصورات سے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ دیر وہاں روکنا چاہتا ہے۔۔اس لیے اُنھوں نے ایہا کو کچھ دیر وہی روکنے کا کہا۔۔۔۔۔

نہیں بھابھی میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں کوئی کام ہوگا آپکو۔۔۔

نہیں مجھے کوئی کام نہیں ہے تم رکو یہاں اگر مجھے ضرورت ہوئی تو دوبارہ آجاؤں گی بلانے۔۔۔اور وہ مسکراتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

ایہا دوبارہ اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

کیسے ہو سعدی۔۔۔؟؟ایہا نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔۔

ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟سعدی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہو ۔دونوں ایک دوسرے سے بات کرتے ڈر رہے تھے۔

مجھے تو لگا تھا تم مجھے نہیں پہچانو گی۔۔سعدی نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

تم نے بھی تو پہچان لیا تھا۔۔وہ سعدی کو کیسے بتائے کے اسے تو وہ کبھی بھولی نہیں ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بس ایسے ہی۔۔۔وہ ایہا کو ابھی کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا۔۔۔

ایہا اور سعدی بہت اچھے دوست تھے۔۔ہر وقت ایک دوسرے کو تنگ کرنا دیر تک باتیں کرنا اُنکا معمول تھا۔۔پر کچھ عرصے بعد حسن صاحب نے اُسے پڑھنے کے لیے انگلینڈ بھیج دیا۔۔۔وہاں بھی دونوں نے رابطہ نہیں توڑا۔۔سعدی کی یہ دوستی کب محبت میں بدل گئی اِسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔لیکن وہ یہ بات ایہا کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ کہی اُنکی یہ دوستی بھی ختم نہ ہوجائے۔۔۔پھر سعدی نے ایہا سے رابطہ کم کردیا۔۔۔اِس بات کا ایہا کو دکھ ہوا کے اب سعدی اِسے اگنور کر رہا ہے ایہا نے بھی

سعدی سے رابطہ ختم کر دیا اگر کبھی سعدی نے اسے کال کی بھی تو وہ بزی کا کہہ کر کال کاٹ دیتی۔۔اِدھر ابیہا بھی ڈرتی تھی کہ اگر سعدی نے اُسکی محبت کو قبول نہ کیا تو وہ اپنی ہی نظروں میں شرمندہ ہوجائے گی اور کبھی سعدی سے بات کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوگی۔۔

پر سعدی اس بار فیصلہ کرکے آیا تھا کہ اس بار وہ ابیہا سے ضرور بات کرے گا پھر اُسکا ہر فیصلہ قبول ہوگا۔۔پر سعدی کو کون بتائے ایک ذات اوپر بھی ہے جس کا فیصلہ تو کوئی اور ہی ہے۔۔۔پر کون بتائے آخر کون بتائے

گھر آئے مہمان کو کچھ کھانے کا ہی پوچھ لیتا ہے محترمہ۔۔۔عمر نے بتول کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مہمان کے لیے کھانا باہر لگا ہے وہاں جا کر نوش فرمائے۔۔۔بتول نے ناگواری سے کہا۔۔۔

اچھا پانی ہی پلا دو۔۔وہ کچن میں پانی پینے آئی تھی تو عمر بھی اُسکے دیدار کے لیے کچن میں آگیا۔۔۔

کیوں خود نہیں پی سکتے آپ۔۔۔بتول نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

ہونے والی بیوی اگر پانی دے گی تو کونسا کوئی طوفان آجائے گا۔۔

بتول کو تو اُسکی بات پر آگ لگ گئی چیخ کے بولی۔۔

ابھی بنی نہیں ہوں اور آئندہ مجھ پر حکم مت چلایئے گا۔۔اور پیر پٹخ کے کچن سے نکل گئی۔۔۔

محترمہ اب آپ پہ ہی تو حکم چلانا ہے۔جب تک بتول نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوگئی عمر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

آج حافی اور دعا کی بارات کا دن تھا۔۔۔سب بارات پہ جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔۔بتول دعا کے ساتھ پارلر گئی تھی۔۔چونکہ دعا کی کوئی بہن نہیں تھی تو آج بتول نے اُسکے ساتھ ہی رہنا تھا۔۔۔

دعا نے ریڈ کلر کا لہنگا پہنا تھا۔۔۔اور وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

اور بتول پرپل کلر کا فراک زیب تن کیے ہوئے تھی۔۔جو اس پر خوب جچ رہی تھی۔۔۔۔اُدھر حافی نے آلاپچی رنگ کی شیروانی پہنی تھی۔۔جس

میں وہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔عمر نے تھری پیس پہنا تھا۔۔اور وہ بھی کچھ کم پیارا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔سعدی نے سادہ کُرتا شلوار قمیض پہنی تھی۔۔۔جس میں وہ کوئی وڈیرہ لگ رہا تھا۔۔ایہا نے بلیک کلر کی میکسی پہن رکھی تھی۔۔۔

بارات ہال میں آئی۔۔۔تو سب نے بارات کا استقبال کیا۔۔۔۔

سعدی کی تو بار بار نظر ایہا پہ ہی ٹھہر رہی تھی۔۔۔اور ایہا بھی نظر چرا کر اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ے نزاکت لے کے آنکھوں میں وہ انکا دیکھنا توبہ

الہی ہم انھیں دیکھیں یا انکا دیکھنا دیکھیں

حافی کو اسٹیج پہ لایا گیا۔۔۔جو بس اب دعا کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد دعا کو بھی اسٹیج پہ لایا گیا اور حافی کے برابر میں بٹھا دیا۔۔۔

مولوی صاحب بھی آگئے تھے اور انہوں نے نکاح شروع کروایا۔۔۔

نکاح کے ہوتے ہی ہر طرف مبارک باد کی صدائیں گونجنے لگیں۔۔۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رسموں کے بعد رخصتی کا وقت ان پہنچا جو ہر لڑکی لیے مشکل وقت ہوتا ہے۔۔۔

فاطمہ بیگم بھی اپنی اکلوتی بیٹی کی رخصتی پر رو رہی تھی۔۔عمر کی آنکھیں بھی نم تھی۔۔جسے بتول نے بھی محسوس کیا۔۔۔

بارات کو حسن ویلا لے آیا گیا۔۔۔۔

سب بڑے اپنے اپنے کمرے میں چلے گے۔۔

جبکہ ابیہا اور بتول حافی کو کمرے میں نہیں جانے دے رہی تھیں۔۔

پہلے تیس ہزار دیں پھر ہی آپ اندر جا سکے گے۔۔۔

کیا ہوگیا ہے اتنے پیسے کبھی ایک ساتھ دیکھے بھی ہیں۔سعدی نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سعدی تم چپ رہو۔۔اب کے بتول بولی۔۔۔

حافی تم دے رہے ہو یا میں اور ابیہا جا کے سو جائے اندر۔۔۔بتول نے دھمکی دی۔۔۔۔

دے دو یار اندر نہیں جانا کیا۔۔۔؟؟سعدی نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔

حافی نے پیسے نکال کر بتول کے ہاتھ میں رکھے اور پھر دونوں نے اُسے اندر جانے دیا۔۔۔۔

حافی اندر داخل ہوا تو دعا بیڈ پہ گھونگٹ کیے بیٹھی تھی۔۔۔حافی بیڈ کے قریب گیا اور بیڈ پہ بیٹھتے ہی دعا کو سلام کیا۔۔دعا نے بھی ادب سے جواب دیا۔۔۔

کیسی ہیں مسز حافی؟؟حافی نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔دعا کو شرم آرہی تھی۔۔

دعا۔۔۔حافی نے دعا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آواز دی۔۔۔

جی۔۔دعا نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

یہ لو تمہاری منہ دیکھائی۔۔۔حافی نے ایک خوبصورت رنگ اُسکی انگلی میں پہنائی۔

کیسی لگی؟؟؟حافی نے پیار سے پوچھا۔

بہت پیاری۔۔۔۔دعا نے رِنگ دیکھتے ہوئے کہا۔

دعا۔۔۔حافی نے پھر اُسکا نام پکارا۔۔

جی۔۔دعا نے جواب دیا۔۔۔

میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کہ اُس نے مجھے تم جیسی شریک حیات دی۔۔تم بہت خوبصورت ہو اور تمہارا دل اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا بس تم میرا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔۔۔وعدہ کرو نہیں چھوڑو گی نہ میرا ساتھ؟؟حافی اب اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دعا اُسکی باتیں بڑے غور سے سن رہی تھی۔۔۔

حافی کے سوال پر سنبھل کر بولی۔۔۔

حافی میں ہر حال میں آپکا ساتھ نبھاؤ گی چاہے جو ہوجائے۔۔دعا نے اُسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

دعا کے جواب پر حافی نے اُسکے رخسار پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔۔

دعا نے شرم سے سر جھکا لیا۔۔۔

آج دعا اور حافی کے ملن کی رات تھی۔۔۔۔

آج حافی کا ولیمہ تھا اور عمر کے ساتھ بتول کا نکاح۔۔سب کی خوشی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔۔بتول اور دعا کو پارلر بھیج دیا گیا۔۔۔اُنکے ساتھ آج ابیہا بھی گئی تھی۔۔

سب بڑے ہال میں پہنچ گئے۔۔ہر فنکشن کی طرح آج بھی سب کمال لگ رہے تھے۔۔۔

عمر نے آج بھی تھری پیس پہنا تھا اور بالوں کو جیل کی مدد سے خوبصورتی سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔وہ آج واقعی میں ہینڈسم لگ رہا تھا۔

حافی اور عمر اسٹیج پہ اُن دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

دعا،بتول اور ابیہا کو لینے سعدی گیا تھا۔۔۔۔

بتول نے پنک کلر کا لہنگا ڈالا تھا۔۔جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھ گئی۔۔جبکہ دعا آگے سعدی کے ساتھ بیٹھی۔۔۔

سعدی مسلسل ابیہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اور ابیہا کو بھی اپنے اوپر سعدی کی نظروں کا حصار محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ہال میں پہنچے پر سب نے اُنکا استقبال کیا۔۔۔

بتول اور دعا کو اسٹیج پر لایا گیا جہاں وہ دونوں اپنے اپنے دولہے کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

عمر تو بتول کو دیکھتا ہی رہ گیا اسکی نظر بتول ہی پر ٹھہر گئی تھی۔۔۔اُسکا دل چاہ رہا تھا کہ یہ پل یہی تھم جائے۔۔

اور بتول کا بس نہیں چل رہا تھا وہ عمر کو شوٹ کردے۔۔پر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔

نکاح خواں آگیا تو نکاح شروع کروایا گیا۔۔۔۔

آپکو عمر شہریار امیر ولد امیر قاضی پانچ لاکھ سیکا راج میں یہ نکاح قبول ہے۔

بتول نے کوئی جواب نہ دیا۔۔

عمر کی سانس روکنے لگی۔۔۔اُسے لگا وہ سب کے سامنے انکار کردے

گی۔۔

مولوی صاحب نے پھر نکاح کے بول دوہرائے۔۔۔۔

آپکو عمر شہریار امیر ولد امیر قاضی پانچ لکھ سیکا راج میں یہ نکاح قبول ہے۔۔۔

بتول کا دل تو چاہ رہا تھا کہ چیخ کر کہے مجھے نہیں کرنا یہ نکاح مجھے نہیں پسند یہ انسان۔۔۔پر ساری بات مان کی تھی۔۔۔اُسے اپنے باپ کا مان رکھنا تھا۔۔۔

جی قبول ہے۔۔بتول نے سسک کے کہا۔۔اُسکی سسکی عمر نے بخوبی سنی تھی۔۔۔

بتول کہ قبول ہے کہ الفاظ پر سب نے سُکھ کا سانس لیا۔۔۔

عمر نے بھی خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

اور پھر مولوی صاحب نے کچھ پیپرز پہ سائن لیے۔۔۔۔

آج بتول ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عمر کی ہوگئی تھی۔۔۔

سب ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔سعدی نے ابیہا کے

قریب جا کر کہا۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔

تمہیں بھی۔۔۔ابیہا نے پیار سے جواب دیا۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔سعدی نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ابیہا نے جواب دیا۔

میرے خیال سے اگر تم شکریہ کے بدلے میری تھوڑی سی تعریف کر دیتی تو زیادہ اچھا لگتا۔۔سعدی نے شرارت سے کہا۔۔

ابیہا اُسکی بات پر ہنسنے لگی اور ہنستی چلی گئی اور سعدی اُسے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچھی لگتی ہو ہنستے ہوئے۔۔سعدی کی بات پر ابیہا کی ہنسی رک گئی اور ایک نظر سعدی پہ ڈال کر بتول کی طرف چل دی۔۔۔

ولیمے کی تقریب کے بعد دعا اپنی فیملی کے ساتھ چلی گئی۔۔

حسن اور حسین صاحب کی فیملز بھی ہال سے گھر آ گئے۔۔۔

سب بہت تھک گئے تھے اس لیے آتے ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔

ابیہا بتول کے ساتھ اُسی کے کمرے میں تھی۔۔۔جو مسلسل رو رہی تھی۔

بس کر دو بتول اور کتنا روگی جب سے آئی ہو رو رہی ہو۔۔۔

ابیہا تمہیں کیا پتا ایک ان چاہے انسان سے نکاح کرنا کتنا ازیت ناک ہوتا ہے۔۔۔۔بتول روتے ہوئے بولے جا رہی تھی۔۔۔

یار اب تم زیادتی کررہی ہو عمر کوئی آوارہ یا بدکردار لڑکا تو نہیں ہے جو تم ایسے رو رہی ہو۔۔۔ابیہا نے اُسکے مسلسل رونے پر اُکتا کر کہا۔۔

پر مجھے پسند نہیں ہے وہ انسان۔۔۔بتول نے بھی اُسکی بات کا جواب دیا۔

یہاں کسی کی بھی پسند کی شادی نہیں ہوتی۔۔شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جاتا ہے تم بھی ہو جاؤں گی ویسے بھی تم کونسا کسی کو پسند کرتی تھی جو ایسے پریشان ہورہی ہو۔۔۔ابیہا نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

جیسے امر بیل میں علیزے کو عمر چھوڑ جاتا ہے میری زندگی میں بھی ایسا ہی ہو جائے مجھے بھی عمر شہریار چھوڑ جائے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔بتول نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا کیسی فضول باتیں کر رہی ہو۔۔اُسکی بیوہ بن کے ساری زندگی گزارو گی کیا؟؟ابیہا نے غصے سے کہا۔۔۔

ہاں گزر لو گی پر اُسکے ساتھ نہیں رہو گی۔۔۔

اچھا بس اب اور کوئی فضول بات میں تمہارے منہ سے نہ سنو۔۔سو جاؤ چپ کر کے۔۔۔یہ کہہ کر ابیہا نے کمرے کی لائٹ بند کر دی۔۔۔۔

پر کسے خبر کبھی کبھار بے خیالی میں کہے گئے الفاظ سچ بھی ہوجاتے ہیں بتول کو کون بتائے آخر کون بتائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ے بچھڑ کر مجھ سے،تُجھے جینا اچھا لگتا ہے

جا خوش رہ مجھے بھی تیرا خوش رہنا اچھا لگتا ہے

حافی اور دعا کی شادی کے بعد سب معمول پہ آگیا تھا۔۔۔

حسین عالم کی فیملی کی کل رات کی فلائٹ تھی۔۔۔سعدی نے بھی اُنکے ساتھ ہی جانا تھا پر دوست سے ملنے کا کہہ کر ایک دن بعد کی سیٹ کروالی۔۔۔۔

آج حسن عالم کے گھر میں سب کی دعوت تھی۔۔اس لیے فاطمہ اور شہریار صاحب اُنکے گھر آئے ہوئے تھے۔۔۔

فاطمہ۔۔۔۔عمر کیوں نہیں آیا؟؟؟حسن صاحب نے اُسکی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بھائی صاحب وہ ابھی ہاسپٹل ہی ہے۔۔میں نے کال کی تھی تو وہ کہہ رہا تھا کہ میں سیدھا ماموں کی طرف ہی آجاؤں گا۔۔۔

چلو یہ بھی سہی ہے۔۔۔انہوں نے فاطمہ کی بات پر اتفاق کیا۔۔۔

عمر کے نام پر بتول کا دل کُڑ کر رہ گیا۔۔۔

کھانا لگا ہی تھا کہ عمر اندر آتا نظر آیا۔۔۔سب سے پہلے عمر کی نظر بتول پر پڑی جو کھانا لگانے میں مصروف تھی۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔عمر نے سب کو سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔سب نے عمر کے سلام کا جواب دیا۔۔۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟حسن صاحب نے عمر کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک ہو ماموں آپ کیسے ہیں؟؟؟

میں بھی ٹھیک۔۔۔چلو آؤ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے شروع کرتے ہیں۔۔۔

جی ماموں۔۔اور وہ سعدی کے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

کہا غائب ہو نظر ہی نہیں آتے۔۔۔سعدی نے کھانا کھاتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔

کہیں نہیں یار بس ہوسپٹل میں بزی۔۔۔

اس لیے تمہیں کہتے تھے نہ بنو ڈاکٹر۔۔دیکھو اب تم فیملی کو بھی ٹائم نہیں دیتے۔۔۔

یار تم نہیں جانتے لوگوں کو تکلیف سے نکال کر مجھے کتنا سکون ملتا ہے۔
عمر کھانا کھاتے ہوئے جواب دیا۔

عمر کی بات بتول کے دل کو چھو کر گزری۔۔

ہاں یہ بھی تم سہی کہہ رہے ہو۔۔۔

تم تو کل یہی ہو نہ تو کل کا دن تمہارے نام۔۔۔

نہ۔۔نہیں مجھے کل اپنے دوست سے ملنے جانا ہے۔۔سعدی نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔

ایسا بھی کونس دوست ہے جس کا مجھے نہیں پتہ۔۔اب کی بار حافی نے پوچھا۔

وہ دونوں بچپن سے ہی ایک ساتھ رہے تھے دونوں کے دوست بھی ایک ہی تھے۔۔۔

اب ضروری تھوڑی ہے کہ میرے ہر دوست کو تم جانتے ہو۔سعدی نے برا مناتے ہوئے کہا۔۔

چلو کوئی بات نہیں نیکسٹ ٹائم میں کچھ چھٹیاں لے لوں گا۔۔۔پھر فل ٹائم تمہارے ساتھ۔۔۔۔وعدہ۔۔

نیکسٹ ٹائم تو تمہاری شادی پہ ہی آؤں گا۔۔۔سعدی کی بات پر بتول اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

یار یہ بتول تو بہت ہی شرماتی ہے۔۔حافی نے اسے جاتے دیکھ کر کہا۔۔

صرف عمر ہی جانتا تھا کہ وہ شرما کر نہیں بلکہ غصے میں گئی ہے۔۔۔

آج کافی دن بعد بتول یونی گئی تھی۔۔۔

حور اور ثنا اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔

کہا غائب تھی؟؟مسز عمر شہریار۔۔۔حور نے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

بکو مت۔۔بتول نے برا مناتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بتاؤ تم دونوں حافی کی شادی پہ کیوں نہیں آ ئیں؟؟بتول نے دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

تم یہ کہو کہ تمہارے نکاح پر کیوں نہیں آئیں۔۔۔۔۔

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔اب جلدی بتاؤ۔۔کیوں نہیں آئیں؟

یار اصل میں پیپرز کے فوراً بعد میں خالہ کی طرف چلی گئی تھی۔۔وہاں پہ کچھ مصروفیات کی وجہ سے نکلا ہی نہیں گیا۔۔۔ثنا شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

بتول میری طبعیت نہیں ٹھیک تھی میں نے تمہیں کال کرکے بتایا تو تھا۔۔حور نے یاد کراتے ہوئے کہا۔

ہمممم۔۔۔بتایا تھا تم نے۔۔۔بتول نے تصدیق کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن اگر تم چاہتیں تو آ بھی سکتی تھی۔۔۔۔بتول نے منہ بنا کر کہا۔۔

اچھا نہ ہم تمہاری شادی پہ ضرور آئیں گی۔۔۔دونوں ایک ساتھ بولی۔۔۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ ہمارا واقعی کل رزلٹ آرہا ہے؟؟بتول اپنی شادی کی بات نہیں چھیڑنا چاہتی تھی۔۔۔

ہاں یار کل ہی آرہا ہے مجھے تو بہت ٹینشن ہو رہی ہے۔۔حور نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔

کل کی کل دیکھی جائے گی فلحال بتول تم اپنے نکاح کی پکس دیکھاؤ۔۔ثنا نے ایکسیٹڈ ہوتے ہوئے کہا۔

مجھے نہیں دیکھانی۔۔۔بتول نے بے رخی سے جواب دیا۔

اچھا چلو حافی بھائی کی شادی کی دیکھا دو پلیز۔۔۔حور نے التجا کی۔

اچھا دیکھاتی ہوں۔۔۔۔

بتول نے اپنے فون سے شادی کی پکس انہیں دیکھائی۔۔۔۔

آج شام کو چچا کی فیملی نے واپس چلے جانا تھا۔۔۔سب ایئر پورٹ جانے کی تیاری کر رہے تھے دعا کل کھانے کے بعد فاطمہ کے ساتھ ہی چلی

گئی تھی۔۔۔۔

تم چلو گی امی ابو کو چھوڑنے ایئر پورٹ؟؟سدرہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

نہیں میں نہیں جاؤ گی۔۔۔بتول نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔۔سدرہ نے مختصر جواب دے کر بتول کے کمرے سے چلی گئی۔۔۔

جب سے بتول نے سدرہ سے بد تمیزی سے بات کی تھی۔۔۔وہ کم ہی بات کرتی تھی۔۔۔جسے بتول نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایئر پورٹ پر سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے فاطمہ اپنی بیٹی کو اتنا دور جاتے دیکھ کر اداس تھی۔۔اور دعا کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

میری بہن کا خیال رکھنا۔۔۔۔عمر نے حافی سے التجا کرتے ہوئے کہا۔۔

یار عمر اب وہ تمہاری بہن ہی نہیں میری بیوی بھی ہے اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میری وجہ سے دعا کو کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔حافی نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

عمر اس کے گلے لگ گیا۔۔۔۔

حافی مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔۔۔

اچھا چلو بھئی لیٹ ہو رہے ہیں۔۔حسین صاحب سب کو اداس دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔

جی چلیں۔۔آمنہ بیگم انکے ساتھ ہولی۔۔

حافی اور دعا بھی سب سے مل کر چلے گئے۔۔۔

اُنکو بھیج کر وہ سب بھی اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

بتول کا رزلٹ تھا اس لیے وہ آج یونی نہیں گئی تھی۔۔۔

وہ بار بار ثنا کو کال کرتی اور رزلٹ کے بارے میں پوچھتی۔۔۔

بتول ہم پاس ہوگئیں۔۔۔۔ثنا نے فون پر چہکتے ہوئے بتایا۔۔۔

مبارک ہو بہت بہت۔۔۔بتول نے خوش ہوتے ہوئے ثنا کو مبارک باد دی۔۔۔

پھر فوراً بابا کو بتایا وہ سب سے پہلے اپنے رزلٹ کے بارے میں حسن صاحب کو ہی بتاتی تھی۔۔

انہوں نے بتول کو مبارک باد دی اور ڈھیر ساری دعائیں دی۔۔۔

سدرہ اور ہادی شاپنگ پہ گئے تھے۔۔۔بتول نے سوچا جب وہ آئے گئے تب بتا دے گی۔۔۔

حور کی بار بار کال ڈسکنکٹ ہو رہی تھی۔۔۔دوبارہ فون آنے پر بتول نے فوراً کال رسیو کر لی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔

بتول ایک پل کے لیے تو حیران رہ گئی کہ یہ مردانہ آواز کہاں سے آگئیں۔۔۔کان سے فون ہٹا کر دیکھا تو اسکرین پر عمر کا نمبر چمک رہا تھا بتول کو لگا تھا کے ثنا نے ہی دوبارہ کال کی ہوگی پر بے دھیانی میں عمر کا فون اٹھا لیا۔۔۔اور اب وہ پچھتا رہی تھی۔۔۔

دوبارہ فون کو کان سے لگایا۔۔۔۔

بتول؟؟؟عمر نے اُسکے جواب نہ دینے پر اُسے دوبارہ بلایا۔۔۔

جی۔۔۔بتول نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔

میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دے رہی تھی کہیں خوشی سے بیہوش

تو نہیں ہو گئی۔۔۔عمر نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

عمر کی بات پر بتول تپ کر بولی۔۔۔

مجھے کیا ضرورت آن پڑی کے تمہارے فون پر خوش ہوتی پھروں۔۔۔

نکاح کے بعد آج پہلی بار عمر نے بتول کو کال کی تھی۔۔اور آج وہ اسے آپ کے بجائے تم کہہ رہی تھی۔۔جسے عمر بھی محسوس کیا تھا اور عمر تم کے بجائے آپ کہہ رہا تھا اُسکے نزدیک نکاح کے بعد عورت کا سب سے پہلا حق اُسے عزت دینا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اگر ایسا نہیں ہے تو میری پہلی ہی کال پہ فون کیسے اٹھا لیا۔۔عمر نے بھی تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے میری دوست کی کال آرہی تھی تو جلدی میں تمہاری اٹھا لی۔۔۔بتول نے نا گواری سے جواب دیا۔۔۔

اچھا بہانہ ہے۔۔۔۔

یہ کوئی بہانہ نہیں ہے خیر تم یہ بتاؤ کے کس لیے فون کیا؟؟بتول نے موضوع بدلا۔

ماموں کی کال آئی تھی بتا رہے تھے تم پاس ہوگئی ہو تو امی نے کہا مبارک باد دے دوں۔۔عمر نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔۔

پر میں جانتا ہوں کہ تم سفارش سے ہر بار کی طرح اس بار بھی پاس ہوگئی ہوگی۔۔۔عمر نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

بتول کو ایک پل کے لیے وہ اچھا لگا تھا پر دوسرے ہی پل اُسکی بات سے جل کر رہ گئی۔۔۔

تم سفارش سے ڈاکٹر بنے ہوگے۔۔۔پھوپھو نے رشوت دے کر تمہیں پاس کروایا ہوگا مجھے نہیں۔۔۔بتول مسلسل بولے جا رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ بس اُسے ہی سن رہا تھا۔۔

آئندہ مجھے کال مت کرنا آگئی سمجھ۔۔اور لائن کاٹ دی۔ٹو۔۔۔ٹو۔۔۔ٹو

اور عمر ہنستے ہوئے دیر تک فون کی سکرین کو تکتا رہا۔۔۔

میرے ہمسفر تجھے کیا خبر تیرا عشق ہے میری بندگی

تیری جان میری جان ہے میرے ہمسفر میری زندگی

سعدی کی آج رات کی فلائٹ تھی۔۔۔

صبح صبح کہاں جا رہے ہو؟؟بتول نے اُسکو تیار ہوتے دیکھ کر کہا۔۔۔

آج چلے جانا ہے تو سوچا خالہ کی طرف بھی ہو آؤں۔۔۔۔

ہاں یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔۔

تم بھی چلو گی؟؟سعدی نے اسے ساتھ چلنے کا کہا اور دل میں یہی دعا کر رہا تھاکہ وہ انکار کر دے۔

نہیں یار تم جاؤ مجھے ثنا کہ گھر جانا ہے۔۔بتول نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

چلو جیسے تمہاری مرضی۔۔۔۔اور دل میں شکر ادا کر رہا تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔کیسی ہے خالہ جان؟؟سعدی خالہ کے گھر پہنچا تو ماجدہ بیگم اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔میں بلکل ٹھیک۔۔تم بتاؤں خالہ کی جان کیسے ہو؟؟

میں بھی ٹھیک ہو خالہ۔۔۔سعدی نے محبت سے جواب دیا۔۔۔

اور خالو کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

حسان صاحب تو آفس گئے ہیں۔۔۔

اور باقی سب؟؟اُسکا مطلب ابیہا کا پوچھنا تھا۔۔۔۔

بیٹا میری کونسا ڈھیر ساری اولاد ہے۔۔۔ایک ہی تو بیٹی ہے۔۔۔سعدی کا سب کے بارے میں پوچھنے نے پر خالہ نے وضاحت دی۔۔۔

جی میرا مطلب ابیہا۔۔۔سعدی نے جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔

سعدی جب سے آیا تھا اُسکی نظریں ابیہا کو ہی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

ابیہا اپنے کمرے میں ہوگی۔۔خالہ ابھی بتا ہی رہی تھی کہ سامنے سے وہ آتی دیکھی۔۔۔

لو آگئی ابیہا۔۔خالہ نے ابیہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سعدی اور ابیہا کی نظریں ملی تو کچھ دیر دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔

ابیہا تم سعدی کے پاس بیٹھو میں چائے لاتی ہو۔۔خالہ کی آواز پر دونوں چونکے۔۔۔

جی امی۔۔۔ابیہا نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کیسی ہو؟؟سعدی نے بغیر اُس سے نظریں ہٹائے پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟؟ابیہا نے بھی اُسکا حال پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ابیہا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔سعدی نے گھبراتے ہوئے بات شروع کی۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔

نہیں یہاں نہیں۔۔۔کیا ہم کہیں باہر مل سکتے ہیں آج؟؟؟؟

کیوں؟؟ابیہا نے سوالیہ نظروں سے سعدی کو دیکھا۔۔

مجھے کچھ بات کرنی ہے پلیز انکار مت کرنا۔۔۔سعدی نے التجا کرتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ابیہا نے جواب دیا۔

میں شام کو آؤں گا تمہیں گھر سے پک کرلوں گا۔۔۔

اتنے میں خالہ سعدی کے لیے چائے اور کچھ کھانے کے لیے بھی لے آئی۔۔

اور اُدھر سعدی کو بس شام کا انتظار تھا۔۔۔لیکن کون بتائے سعدی کو کہ یہ شام اُسکی خوشیوں کو کھا جائے گی آخر کون بتائے۔۔۔

ے محبت اک قید ہے اسکے عادی نہ ہوجاؤ

سلاخیں ٹوٹ جائیں تو رہائی مار دیتی ہے

وہ تیار ہو کر نکلنے لگا جب پیچھے سے بتول نے آواز دی۔

سعدی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔سعدی نے جلدی میں جواب دیا۔

کہاں جا رہے ہو اتنا تیار ہو کر؟بتول نے اسے معمول سے زیادہ تیار دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

یار بتایا تو تھا دوست سے ملنا ہے۔۔سعدی نے مصروف انداز میں جواب دیا۔۔۔

وہ مان گئی ملنے کے لیے؟؟

کون مان گئی؟؟سعدی نے گڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔۔

وہی دوست جس سے ملنے جا رہے ہو۔۔بتول نے شرارت سے کہا۔۔۔

میں اپنے دوست سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔

آج سے پہلے میں نے تو تمہارا کوئی ایسا دوست نہیں دیکھا جس کے لیے تم اپنی فلائٹ آگے کروا لو اور کسی کے لیے اتنا سج دھج کے نکلو۔

فضول باتیں مت کرو مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔سعدی کہتے ہوئے مڑا۔

ایہا کو میرا سلام کہنا۔۔۔بتول نے اسے بلکل کان کے پاس آ کر کہا۔

تمہیں کس نے کہا کہ میں اس سے ملنے جا رہا ہوں؟کیا تمہیں ایہا نے بتایا؟؟سعدی نے گھبرا کر پوچھا۔

اووووو اِس کا مطلب میں ٹھیک سمجھی تھی۔بتول نے شرارت سے کہا۔۔

بکو نہیں یہ بتاؤ تمہیں ایہا نے بتایا ہے؟؟؟

نہیں وہ مجھے کیوں بتائے گی۔۔وہ بھی تمہاری طرح کچھ باتیں مجھ سے چھُپا لیتی ہے۔۔۔یہ تو میں نے اپنے ریسورسیز سے پتا کروایا ہے۔۔بتول نے فخریہ انداز میں کہا۔

اور سعدی اپنی عقل کو کوس رہا تھا کہ اس نے کیوں ایہا کا نام لیا۔۔۔

اچھا یہ سلسلہ کب سے شروع ہے؟بتول ابرو اچکاتے ہوئے بولی۔۔۔

کونسا سلسلہ یار پہلی بار ملنے کے لیے بلایا ہے اُسے وہ بھی اتنی منت سماجت سے۔۔سعدی نے بیزاری سے کہا۔۔۔

اِسکا مطلب ابیہا کو ابھی کچھ نہیں پتا۔۔۔بتول نے سوچتے ہوے کہا۔۔۔

نہیں ابھی اُسے کچھ نہیں پتہ آج بات کروں گا۔۔اگر وہ مان گئ تو بابا سے کہوں گا تمہاری رخصتی کے ساتھ میری بھی شادی کروا دے۔۔۔

تم نے تو ساری پلاننگ کر رکھی ہے۔بتول نے تنگ کرتے ہوئے کہا۔

تو اور کیا۔۔۔

اچھا چلو جلدی جاؤ پھر جانے کی تیاری بھی کرنی ہے۔۔

ہاں تو جا رہا تھا تم نے ہی روک لیا۔۔۔سعدی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہاں تو یار اپنی بات کی تصدیق بھی تو کرنی تھی۔۔۔

ہوگئی تصدیق؟؟اب میں جاؤں؟؟سعدی نے ناگواری سے کہا۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ۔۔بتول نے بھی محبت سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ حافظ۔۔۔سعدی نے باہر نکلتے ہوئے بولا۔

بتول نے بھی اسکو زوردار آواز سے best of luck کہا۔

سعدی نے مسکراتے ہوئے مڑ کر دیکھا اور باہر نکل گیا۔۔۔

راستے میں سعدی نے گاڑی ایک جیولری شوپ پہ روکی۔۔۔

وہاں سے ایک خوبصورت رنگ ابیہا کے لیے لی سعدی نے سوچا جیسے ہی ابیہا ہاں کرے گی وہ فوراً اُسکی انگلی میں اپنی محبت کی نشانی ڈال دے گا۔۔۔

سعدی نے ابیہا کے گھر کے قریب گاڑی روکی اور ابیہا کو کال کی۔۔۔

ابیہا میں تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں آجاؤ جلدی۔۔۔

ہاں میں آرہی ہوں۔۔۔کچھ دیر بعد ابیہا گھر سے آتی دیکھی۔۔۔جو ہمیشہ کی طرح بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر سعدی کے برابر میں بیٹھ گئ۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔سعدی نے دل کھول کر تعریف کی۔۔۔

شکریہ۔۔۔ایبہا نے اُسکی بات کا جواب دیا۔۔۔

سعدی مسلسل اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جس سے ایبہا کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

سعدی کیا بات کرنی تھی تمہیں؟؟ایبہا نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

بتا دوں گا اتنی جلدی کیا ہے؟سعدی نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد دونوں ایک ریسٹورنٹ میں پہنچے۔۔۔سعدی نے آرڈر دیا اور ایبہا کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

سعدی بتاؤ نہ کیا بات ہے۔۔۔ایبہا پریشان ہو رہی تھی۔

سعدی نے جھجکتے ہوئے بات شروع کی۔۔۔

ایبہا ہم بچپن سے بہت اچھے دوست رہے ہیں اور ایک ڈر کی وجہ سے میں نے تم سے رابطہ کم کردیا اور تم نے تو بلکل ختم کردیا۔۔۔ایبہا بہت غور سے سعدی کی بات سن رہی تھی۔۔

ایبہا تم جانتی ہو وہ ڈر کیا تھا؟سعدی نے سوالیہ نظرو سے ایبہا کو دیکھا۔

نہیں میں نہیں جانتی۔۔۔ایبہا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

وہ ڈر محبت تھی۔۔۔ابیہا مجھے نہیں پتا کب کیسے مجھے تم سے محبت ہوگئی میں نے بہت کوشش کی تمہیں بتانے کی پر کبھی ہمت نہیں ہوئی اور کبھی یہ سوچ کر نہیں کہا کہ کہیں ہماری دوستی نہ ٹوٹ جائے۔۔۔پر اب اور نہیں رہاجائے گا۔۔۔ابیہا میں تم سے بہت پیار کرتا ہو۔۔

i love u abiha

I really love u

سعدی نے اپنی بات مکمل کی اور اب وہ ابیہا کے جواب کا منتظر تھا جو کب سے چپ تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کچھ دیر تک ابیہا نہ بولی تو سعدی نے ابیہا کو آواز دی۔۔

ابیہا۔۔۔؟؟؟کیا ہوا جواب تو دو۔۔۔

ابیہا کو تو آج یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ جس کے دل میں محبت ڈالنے کے لیے روز رات کو اپنے رب کے سامنے گڑگڑاتی تھی۔۔۔آج وہ محبت کا اظہار کررہا تھا۔۔۔اُسکی دعا قبول ہوگئی تھی۔۔۔پر کچھ دعائیں قبول ہو کر بھی ادھوری رہ جاتی ہیں۔۔

ابیہا پلیز کچھ بولو۔۔۔سعدی کو اُسکی خاموش کاٹ رہی تھی۔

سعدی کاش تم مجھے ابھی بھی کچھ نہ کہتے۔۔جو بات اتنے سالوں سے تم نے اپنے دل میں رکھی تھی وہ آج مجھ نہ بتاتے۔۔۔

کیا مطلب؟؟کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی؟؟؟سعدی نے نہ سمجھی سے پوچھا۔۔۔

سعدی اس بات سے اب کیا فرق پڑتا ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے یا نہیں۔۔۔ایہا نے بے بسی سے کہا۔۔۔

فرق پڑتا ہے ایہا۔۔۔

سعدی اب بہت دیر ہو چکی ہے میرا رشتہ ابو نے اپنے دوست کے بیٹے سے طے کردیا ہے کچھ ماہ بعد میری شادی ہے۔۔ایہا کے آنسو رواں تھے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

سعدی کو لگا کسی نے اسکے نیچے سے زمین کھینچ لی۔۔۔

ایہا پلیز تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟؟سعدی کی آواز بھاری ہوگئ تھی۔۔۔

میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں میں سعدی؟؟ایہا الٹا سعدی سے سوال کررہی تھی۔۔

سعدی تم نے دیر کی۔۔ میں لڑکی تھی میں کیسے تمہیں بتاتی میری عزت میری انا یہ گوارا نہیں کرتی تھی کہ میں لڑکی ہو کر تمہیں اپنی فیلنگز بتاؤں۔۔۔وہ چیخ رہی تھی یہ جانے بغیر کے ارد گرد لوگ دیکھ رہے ہے۔

ہاں مجھ سے دیر ہوگئی ہے پر اُسکی اتنی بڑی سزا مت دو پلیز۔۔۔سعدی التجا کر رہا تھا۔۔

ابھی تو صرف منگنی ہوئی ٹوٹ بھی سکتی ہے؟؟سعدی نے حل بتایا۔۔

سعدی یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے میں نے ابو کو اپنی مرضی سے ہاں کی تھی اور اب خود ہی انکار کردوں ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔

ابیہا باہر کی طرف بڑھی ہی تھی کہ سعدی نے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔ابیہا تم میری محبت کا قتل کر رہی ہو۔۔۔سعدی نے بے بسی سے کہا۔۔۔

سعدی صاحب صرف آپ کی ہی نہیں میں اپنی محبت کا بھی قتل کررہی ہو۔۔اور تم جانتے ہو کن ہتھیاروں سے؟؟اپنی بے بسی اور اپنی مجبوری سے۔۔۔اور جانتے ہو صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔ابیہا آنسو رگڑتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔

اور سعدی بُت بنا اسے جاتے دیکھتا رہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ محبتیں شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہوجاتی ہیں۔۔۔

ایہا اور سعدی کی بھی محبت کا انجام یہی ہونا تھا۔۔ایک پل میں اقرار اور دوسرے ہی پل انکار۔۔۔

بخت کے تخت سے یک لخت اترا گیا شخص۔۔۔

تم نے دیکھا کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

بھابھی۔۔سعدی آگیا؟؟بتول بہت اکسیٹڈ تھی ایہا کے جواب کے لیے۔۔۔

ہاں ابھی آیا ہے۔۔۔آتے ہی کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔سدرہ نے عفان کو کھانا کھلاتے ہوئے بتایا۔۔۔

ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں۔اور بتول سعدی کے کمرے کی جانب مڑ گئی۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

سعدی کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

بتول نے لائٹ آن کی سامنے سعدی آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا۔

سعدی۔۔۔۔بتول نے آواز دی۔۔

سعدی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

بتول بیڈ کے قریب گئی اور سعدی کا بازو ہٹایا۔سعدی کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔بتول تو سعدی کو دیکھ کر پریشان ہوگئ۔۔۔

سعدی کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کچھ نہیں۔۔۔سعدی کی آواز کانپ رہی تھی۔

بتول اُسکے قریب بیٹھ گئی ہے۔۔

سعدی کیا ہوا ہے ایہا نے کیا کہا؟؟؟

بتول کا یہ پوچھنا تھا کہ سعدی بتول کے گلے لگا۔۔اور بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا۔۔۔

وہ پہلا لڑکا تھا جو کسی لڑکی کے لیے اپنی بہن کے سامنے رو رہا تھا۔۔۔

سعدی کو ایک دم روتے دیکھ کر بتول گھبرا گئی۔۔

سعدی کیا ہوا ہے؟؟بتاؤ ایہا نے کیا کہا۔۔۔؟؟بتول کو اُسکے رونے سے تکلیف ہو رہی تھی۔۔بتول اُسکی بہن ہی نہیں بہت اچھی دوست بھی تھی

وہ دونوں ایک دوسرے کو اپنی ہر پریشانی بتاتے تھے۔۔۔

وہ کہتی ہے ہم ایک نہیں ہو سکتے۔۔۔سعدی اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔۔

پر کیوں سعدی کیوں اس نے ایسا کہا؟؟

سعدی ٹوٹے پھوٹے لہجے میں تفصیل بتا رہا تھا۔۔۔جیسے کوئی بچہ اپنی کھوئی ہوئی چیز کے بارے میں ماں کو بتاتا ہے۔۔۔

سعدی پلیز مت رو مجھے تمہارے رونے سے تکلیف ہو رہی ہے۔۔

بتول وہ مجھے چھوڑ گئی ہے تم کہتی ہو چپ کر جاؤ۔۔۔جانتی ہو میں نے اِس وقت کا کتنا انتظار کیا تھا روز پاکستان آنے کے لیے دن گنتا تھا۔۔ بتول اُس نے مجھے مار دیا ہے میں سانس نہیں لے پا رہا۔۔۔بتول وہ بھی مر جائے گی میرے بغیر۔۔سعدی نے ابیہا کی آنکھوں میں اپنے لیے ایسی ہی محبت دیکھی تھی جیسے وہ اسے کرتا تھا۔۔۔

وہ کہتی ہے میں نے بہت دیر کر دی۔۔سعدی بے بسی سے روتے ہوئے بولا۔۔۔

سعدی کی باتوں نے بتول کو بھی رولا دیا تھا۔۔۔

تم امید مت چھوڑو اللہ بہتر کرے گا۔۔۔بتول کے پاس تسلی کے لیے الفاظ نہیں تھے۔۔

کچھ بہتر نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں۔سعدی اپنی آنکھیں رگڑ تا بیڈ سے اٹھ گیا۔۔اپنا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف نکل گیا۔۔بتول بھی اُسکے پیچھے بھاگی۔

کہاں جا رہے ہو۔۔۔بتول نہ سمجھی سے پوچھا۔

ایئر پورٹ۔۔۔

پر ابھی تو تمہاری فلائٹ کو کافی ٹائم ہے۔۔۔

جانتا ہوں پر مجھے ابھی جانا ہے۔۔اور یہ کہہ کر سعدی گھر سے نکل گیا۔ بتول مایوسی سے اسے جاتے دیکھتی رہی۔۔۔۔

بہتی ہوئی آنکھوں کی روانی میں مرے ہیں

کچھ خواب میرے عین جوانی میں مرے ہیں

لاڈو ۔۔۔۔۔حسن عالم نے بتول کو آواز دی۔۔۔

جی بابا۔۔۔

بیٹا بھائی کو کہو کچھ دیر میرے پاس بھی بیٹھ جائے پھر اُسکی فلائٹ کا ٹائم ہو جائے گا۔۔پہلے ہی آفس کے کام کی وجہ سے سعدی کو ٹائم نہیں دے سکا۔۔حسن عالم نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔

بابا۔۔سعدی تو چلا گیا۔۔۔بتول نے اُسکے جانے کی خبر دی۔

کیا مطلب چلا گیا؟؟کہاں گیا ہے؟؟انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

بابا وہ ایئر پورٹ چلا گیا ہے۔۔۔

پر ابھی تو ایک گھنٹہ ہے اُسکی فلائٹ میں اور ویسے بھی وہ مجھے بغیر ملے کیسے جا سکتا ہے؟؟انہوں نے بے یقینی سے کہا۔

پتا نہیں بابا۔۔۔بتول اُنکو ابھی سچ نہیں بتانا چاہتی تھی۔

اچھا پھر میں جا رہا ہوں۔۔

کہاں جا رہے ہیں؟

ایئر پورٹ جا رہا ہوں ابھی اُسکی فلائٹ میں وقت ہے تو ملاقات ہو سکتی ہے۔۔تم چلو گی۔۔؟؟

جی بابا میں چلوں گی۔۔اور دونوں ایئر پورٹ کی طرف نکل گے۔۔۔

سعدی ابھی باہر ہی تھا وہ کہی دور خلا میں دیکھ رہا تھا۔۔

عجیب انسان ہو یار ملے بغیر ہی جا رہے ہو۔۔۔؟؟حسن عالم کی آواز پر سعدی نے چونک کر اوپر دیکھا جو مسکراتے ہوئے اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ فوراً کھڑا ہوا۔۔۔

سوری بابا بس فلائٹ مس نہ ہوجائے اس لیے جلدی آگیا۔۔۔سعدی نے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

بڑی جلدی ہے جانے کی کہ اپنے بابا سے بھی ملنا پسند نہیں کیا؟؟حسن عالم نے مصنوئی ناراضگی سے پوچھا۔

نہیں بابا ایسی بات نہیں ہے۔۔۔سعدی نے شرمندہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

سعدی کی فلائٹ کی announcement ہو رہی تھی۔

سعدی انکے گلے لگا۔۔۔اور آگے کو چل دیا۔۔۔دو قدم چلا پھر مڑ کر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک نظر حسن عالم کو دیکھا اور واپس بھاگ کر اُنکے گلے لگا۔۔۔سعدی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔وہ رو رہا تھا۔۔۔سعدی کے دوبارہ ایک دم گلے لگنے پر وہ گھبرا گئے۔۔۔

کیا ہوا سعدی کیوں ایسے رو رہے ہو میری جان۔۔حسن عالم پریشان ہوگے۔۔کیونکہ وہ کبھی بھی ایسے نہیں رویا تھا۔۔۔حسن صاحب کے جتنے مرضی ڈانٹنے پر بھی وہ اداس تک نہیں ہوتا تھا آنسو تو دور کی بات ہے۔

محبت میں جدائی اچھے اچھوں کو رولا دیتی ہے پر کون بتائے حسن عالم کو آخر کون بتائے۔۔

کچھ نہیں بابا بس آپ سے دور جا رہا ہوں اس لیے بس دل بھر گیا۔

نہ جاؤ بیٹا۔۔۔انہوں نے التجا کرتے ہوئے کہا۔

پر حقیقت صرف بتول ہی جانتی تھی۔۔۔

نہیں بابا مجھے جانا ہے۔۔۔اور فوراً ان سے دور ہٹا اور چلا گیا۔۔۔

عشق جس کو طلاق دے دے

عمر اُسکی تمام عدت

رات کا آخری پہر تھا۔۔ایبا جائے نماز پہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

یا اللہ یہ کیسے امتحان میں ڈال دیا ہے تو نے۔۔۔مولا اب تو اُسے اپنی دعاؤں میں مانگنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔اور اب ہی تو نے میری سن لی جب کچھ ماہ بعد کسی اور کے نصیب میں لکھی جاؤں گی۔۔۔مولا میں تجھ سے شکوہ نہیں کرتی۔۔۔میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔۔۔۔یا اللہ آج پہلی بار تجھ سے یہ دعا مانگتی ہوں کہ مولا میں اُسے بھول جاؤں۔۔مولا میری اذیت ختم کر دے۔۔مولا مجھ پہ رحم کر۔۔مولا میں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گی اگر تو نے میرے دل سے سعدی کی محبت نہ نکالی۔۔

یا اللہ میں اپنا آپ تجھے سونپتی ہوں۔۔۔تجھے جو بہتر لگے وہ میرے لیے کردے۔۔پر مجھے اس اذیت سے نکال دے میرا مولا۔۔

وہ مسلسل رو رہی تھی اور روتے روتے جائے نماز پر ہی سو گئی۔۔۔

اور جو لوگ اپنا آپ اُس رب کو سونپ دیتے ہیں تو وہ بھی انکے کے لیے وہ ہی کردیتا ہے جو انکے لیے بہترین ہو۔۔۔۔

مجھے الہام ہوتا تھا

میرا وجدان کہتا تھا

وہ چھٹی حس جو ہوتی ہے

مجھے اکثر بتاتی تھی

تمہارے خواب اونچے ہیں

میرے تم ہو نہیں سکتے

وہ اپنے دھیان میں ٹی وی لاؤنج میں آرہی تھی کہ اُسکی نظر عمر پہ پڑی جو مزے سے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔اُسکو دیکھ کر تو ویسے ہی بتول کا موڈ خراب ہو جاتا تھا۔۔

عمر نے جب مڑ کر دیکھا تو وہ اِسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

میڈم خیر ہے آج آپ مجھے اتنے پیار سے دیکھ رہی ہے۔۔

بتول کو تو جیسے اُسکی بات پہ سانپ سونگ گیا ہو۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ؟؟؟عمر الجھی نظروں سے بتول کو دیکھا۔۔۔

میں یہ دیکھ رہی تھی کہ تم میرے گھر میں کیا کررہے ہو؟بتول ناگواری

سے بولی۔۔۔

جانِ عمر یہ میرے ماموں کا بھی گھر ہے اور میں ان سے ملنے آیا ہوں یہ نا سمجھنا کہ میرے جیسا ہینڈسم ڈاکٹر آپ سے ملنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔وہ اُسے تپا رہا تھا۔

بتول تو سچ میں اُسکی بات سے تپ گئی تھی۔فوراً بولی۔

تم کونسا سالار سکندر ہو جس سے میں ملنے کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔

ویسے آپ نکاح کے بعد زیادہ بدتمیز نہیں ہو گئی؟؟

اور تم جو زیادہ تمیزدار ہوگئے ہو یہ بات بھی مجھے ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔

جانِ عمر میں تو ہمیشہ سے ہی تمیز دار تھا بس میری قسمت میں اللہ نے بدتمیز لڑکی لکھ دی پر ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔

میرا بھی یہی خیال ہے تمہارے بارے میں۔۔۔کہتے ہوئے پاؤں پٹخ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اور عمر اُسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

وہ بس یہ چاہتا تھا کہ وہ اُسکی نظروں کے سامنے رہے چاہے اُس سے

لڑے۔۔

؎گلہ کرونگا تو روٹھ جائے گی ڈانٹ دے گی

وہ میرے حصے کا وقت سہلیوں میں بانٹ دے گی

یار ثنا دیکھو نہ ہمارا لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے کچھ ماہ بعد ہم یونیورسٹی سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چلے جائے گے۔۔بتول نے اداسی سے کہا۔۔۔

تم اداس ہو رہی اور میں شکر ادا کر رہی ہوں کہ روز روز آنے سے جان چھوٹ جائے گی۔۔۔ثنا نے اکتا کر کہا۔۔

پھر بھی یار ہم کیسے ملیں گے۔۔۔

ہم ایک دوسرے کے گھر آ جایا کرے۔۔۔ثنا نے حل بتایا۔۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ ابھی تک حور نہیں آئی؟؟؟بتول نے ثنا سے پوچھا۔۔۔

نہیں یار ابھی تک تو نہیں کل نہیں آئی تھی پتا کیا ہوا ہے۔۔۔؟ثنا نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔حور نے دونوں کو مخاطب کیا۔۔۔

کہاں تھی تم کل بھی نہیں آئی اور آج بھی اتنا لیٹ۔۔۔بتول نے غصے سے کہا۔۔

لیکن حور ہنس رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے ہنس کیوں رہی ہو؟؟اور تم بڑی خوش نظر آرہی ہو۔۔ثنا نے اسکے ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔

بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔حور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا ایسی بھی کیا بات ہے؟؟جو تمہیں مسکرانے پر مجبور کر رہی ہے۔۔۔

نیکسٹ ویک میری شادی ہے۔۔۔حور نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

بتول اور ثنا کا تو اسکی بات پر شاکڈ لگا۔۔۔

یہ کب ہوا؟؟؟دونوں نے یک زبان پوچھا۔۔۔

اصل میں وسیم کو کمپنی کی طرف سے دو سال کے لیے جرمنی بھیجا جا رہا ہے۔۔۔اور ابو چاہتے کہ وہ شادی کر کے جائے کیونکہ ہم اپنی بیٹی کو دو سال مزید نہیں بیٹھا سکتے۔۔۔اور وسیم بھی یہی چاہتے ہیں۔۔۔

اووو وسیم چاہتے۔۔۔۔دونوں نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں تو یار میرے ہونے والے شوہر ہے اور انکی عزت کرنا میرا حق ہے۔

حور کے جواب پر بتول شرمندہ ہوئی۔۔۔کیونکہ بتول نکاح کے بعد سے عمر کو آپ سے تم کہنے لگ گئی تھی۔۔۔۔

اچھا اچھا اب فلسفے چھوڑو یہ بتاؤ تم نے انکار کیوں نہیں کیا ابھی لاسٹ سمسٹر کو دو ماہ پڑے ہیں۔۔بتول نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

تو کیا ہوا یہ سمسٹر بھی ہو جائے گا پر اگر وسیم چلے جائیں گے تو میں دو سال تک انکے انتظار میں بیٹھی رہوں گی۔۔اور اگر انہوں نے وہاں شادی کر لی تو۔۔۔حور نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔

چلو جیسے تمہاری مرضی۔۔۔بتول نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

اچھا یہ بتاؤ آؤ گی تم دونوں؟؟حور نے دونوں سے پوچھا۔۔۔۔

دیکھیں گے۔۔۔بتول اور ثنا نے شرارت سے کہا۔

جان لے لوں گی میں تم دونوں کی اگر میری شادی میں نہ آئی۔۔۔

ارے پگلی ہم ضرور آئیں گے۔۔۔

پکا وعدہ؟؟؟

جی جناب پکا وعدہ۔۔۔حور کو یقین دلاتے ہوئے بولیں۔

چلو اب کلاس میں لیٹ ہو گئی تو لیکچر مس ہوجائے گا۔ثنا نے پریشانی سے کہا۔

ہاں یار چلو۔۔۔

اور تینوں کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا۔۔۔۔

جی میری جان!!حسن عالم نے بتول کے بلانے پر پیار سے جواب دیا۔

بابا مجھے پیسے چاہیے۔۔

کس لیے چاہیے میری لاڈو کو پیسے۔۔۔بابا نے سوالیہ نظرو سے دیکھا۔۔

بابا حور کی شادی ہے اور مجھے اپنے لیے شاپنگ اور اسکے گفٹس لینے ہیں۔۔بتول نے تفصیل سے بتایا۔

ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔حسن عالم نے خوشی کہ اظہار کرتے

ہوئے کہا۔۔

جی بابا۔۔۔۔

بیٹا اب تم بھی تیار ہوجاؤ تمہارے فائنل پیپرز ہوتے ہی میں بھی تمہاری رخصتی کر دوں گا۔۔۔

بابا فلحال مجھے حور کی شادی کی شاپنگ کرنی ہے اور مجھے ڈھیر سارے پیسے چاہیے۔۔بتول نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

حسن صاحب نے اپنا اے ٹی ایم کارڈ نکالا اور بتول کے ہاتھ میں تھاما دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لو میری جان جی بھر کے شاپنگ کرو۔۔۔

شکریہ بابا۔۔۔بتول انکے گلے لگتے ہوئے بولی۔

خوش رہو میری لاڈو۔۔بابا نے بتول کی پیشانی چومتے ہوئے دعا دی۔۔

بھابھی تیار ہوجائیں آپ نے میرے ساتھ شاپنگ پہ چلنا ہے۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا تم ثنا کو کہو وہ آجائے اسکے ساتھ چلی جانا۔۔سدرہ

نے بتول کو سنجیدگی سے جواب دیا۔

کیوں آپ کیوں نہیں جائے گی۔۔۔بتول نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

تمہیں میری باتیں اچھی نہیں لگتی تو میری ساتھ کی گئی شاپنگ کیسے اچھی لگے گی؟؟سدرہ نے دکھ سے کہا۔۔۔

بھابھی پلیز مجھے معاف کر دے میں نے واقعی اس دن کچھ زیادہ ہی بد تمیزی کر دی تھی۔۔۔پلیزز مجھے معاف کردے۔بتول نے سدرہ کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

لاڈو تم میری اولاد ہو اور ماں اپنی اولاد سے ناراض نہیں ہوتی۔۔۔سدرہ نے بتول کے سر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم بتاؤ اب خوش ہو؟؟انہوں نے بتول کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

نہیں بھابھی میں ابھی بھی خوش نہیں ہوں۔۔۔

پر کیوں لاڈو۔۔۔۔

بھابھی وہ مجھے ہر بات میں تنگ کرتا ہے۔آپکو نہیں پتا آپ سب کے سامنے تو وہ معصوم سا بنا رہتا ہے۔۔بتول نے بیزاری سے کہا۔

لاڈو عمر کو تم کہہ کر بلاتی ہو؟؟سدرہ نے گھور کر دیکھا۔۔

بھابھی وہ میں۔۔۔بتول اس سے پہلے کچھ کہتی بھابھی نے اسکی بات کاٹ دی۔۔۔

بتول جب تک ہم کسی کو عزت نہیں دیتے تب تک بدلے میں ہمیں بھی عزت نہیں ملتی۔۔آئندہ عمر کے بارے میں اسے نہیں بات کروگی۔ سدرہ اس کی تنگ کرنے والی بات کو نظر انداز کر گئی۔۔۔

اچھا نہیں کروں گی۔۔بتول کو بس ابھی بھابھی کو منانا تھا۔۔۔

اور آئندہ اسے آپ کہو گی۔۔۔سدرہ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

بھابھی پلیز مجھے نہیں کہنا عمر کو آپ۔۔بتول نے منہ بنا کر کہا۔

شادی سے پہلے بھی تو کہتی تھی اب بھی کہو گی۔۔ورنہ پھر مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔سدرہ نے مصنوئی ناراضگی سے کہا۔

اچھا میری ماں کہہ دو گی اسے آپ اب خوش۔۔۔۔

یہ ہوئی نہ بات۔۔۔سدرہ نے مسکرا کر کہا۔۔

چلے اب جلدی سے تیار ہوجائے۔۔۔

ہاں بس دس منٹ میں آئی۔یہ کہہ کر سدرہ اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔۔۔اور بتول اپنے کمرے میں مڑ گئی۔۔

بابا کہاں ہے آپ ؟کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔۔بتول نے حور کی مہندی پر حسن صاحب کے ساتھ جانا تھا جو ابھی تک آفس سے نہیں آئے تھے۔۔۔

لاڈو میں ایک دو گھنٹے لیٹ ہوجاؤں گا۔فون کے اس طرف حسن عالم اسے مصروف انداز میں بتا رہے تھے۔۔

بابا اتنی دیر میں تو مہندی کا فنکشن بھی ختم ہوجائے گا۔بتول نے افسردگی سے کہا۔۔

لاڈو میری مجبوری ہے بیٹا۔۔۔تمہیں پتا تو ہے ہادی نے کراچی میں نیا بزنس سٹارٹ کیا ہے۔۔اس لیے مجھے ہی یہاں ہر چیز کو دیکھنا ہے۔۔۔

بابا پر میں کیسے جاؤ گی؟بتول نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا میں کچھ کرتا ہو تم پریشان مت ہو۔۔۔

اور لائن کاٹ دی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد حسن عالم نے فون کیا۔۔۔

جی بابا؟؟بتول نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

بیٹا میں نے عمر سے کہہ دیا ہے وہ کچھ دیر تک لینے آجائے گا۔۔۔

پر بابا وہ۔۔۔بتول کچھ کہتی اس سے پہلے ہی کال کاٹ گئی۔۔۔

اف۔۔۔بابا کو بھی عمر نظر آتا ہے۔۔۔انکار بھی نہیں کر سکتی جانا بھی ضروری ہے۔۔۔بتول منہ میں ہی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

بتول باہر عمر آیا ہے تمہیں لینے۔۔۔جلدی جاؤ لیٹ ہو رہی ہو۔۔۔سدرہ نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بھابھی جا رہی ہوں۔۔اور یہ کہہ کربتول باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ گاڑی میں کافی دیر سے بیٹھ گئی تھی اور اب عمر کا انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ گاڑی سٹارٹ کرے گا۔۔

اور عمر پچھلے دس منٹ سے فون پہ بات کر رہا تھا۔۔۔۔اور نظر بار بار

بھٹک کر بتول پہ ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔بتول نے تنگ آکر کہا۔۔

اچھا۔۔۔عمر نے مختصر جواب دیا۔۔اور پھر کال کی طرف متوجہ ہوگیا۔۔۔

بتول نے اُس کے ہاتھ سے فون کھینچا اور کال کاٹ دی۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔عمر نے غصے سے بتول کو دیکھا۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔بتول نے بھی اُسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔

تو یہ بات آپ مجھے آرام سے بھی کہہ سکتی تھیں۔۔۔

آرام سے کہا تھا شاید آپ نے سنا نہیں۔۔۔۔بتول نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

عمر نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے حیرانگی سے بتول کو دیکھا۔۔۔

آپ؟؟محترمہ مجھے لگتا ہے یہ آپ نے مجھے غلطی سے آپ کہہ دیا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے نکاح کے بعد سے آپ مجھے تم کہتی ہیں۔عمر نے شرمندہ کرتے ہوئے کہا۔۔

جی۔۔کہتی تھی پر بھابھی نے وعدہ لیا ہے کہ میں آپکو تم نہ کہا کروں۔۔

بتول نے بیزاری سے جواب دیا۔۔

اوو میں بھی کہو آپکو اتنی عقل کہاں۔عمر نے اُسے چڑاتے ہوئے کہا۔

بتول چِڑ کر بولی۔۔۔جی ساری عقل تو آپ میں ہی ہے۔۔

جی بلکل اِس میں کوئی شک بھی نہیں ہے الحمداللہ ایک عقل مند انسان ہوں۔۔۔عمر نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

بتول تو اُسکی بات پر جل بھن گئی۔۔

اب جلدی چلائے مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔بتول نے روکھے انداز میں کہا۔

یہ میری گاڑی ہے کوئی ایف 16 نہیں ہے جو فوراً آپ کی دوست کے گھر پہنچا دے۔۔عمر کو اُسکی جلی کٹی باتیں اچھی لگتی تھی اس لیے اُسے ہر بات میں تنگ کرتا تھا۔۔۔

بتول نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا۔اور اپنے فون کو دیکھنے لگی جس پر ثنا کے کافی ٹیکسٹ نظر آرہے تھے۔۔

روز ایک شام ہو تمھارے نام

میرا ذاتی خیال ہے ہمدم

گاڑی حور کے گھر کے قریب روکی بتول گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔عمر بھی اُسکے ساتھ ہی گاڑی سے باہر آیا۔ثنا گیٹ کے باہر اُسکا انتظار کررہی تھی بتول سے ملتے ہی عمر کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

اسلام علیکم!!ثنا نے عمر کی طرف دیکھ کر سلام کیا۔۔۔

عمر نے بھی سلام کا جواب دیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Poems|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسے ہیں آپ؟؟ثنا نے حال احوال پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ کیسی ہیں۔۔عمر کی نظر بتول کے چہرے پر تھی جو غصے سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جیسے اُس کا ثنا سے بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔اِس لیے وہ جان بوجھ کر اُس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک۔۔۔ثنا نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

گڈ۔۔۔اور بتائے کیا کرتی ہے آپ۔۔۔؟؟عمر نے بات کو تول دی۔

اس سے پہلے کے ثنا اُسکی بات کا جواب دیتی۔۔۔بتول فوراً بولی۔۔

ثنا چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔حور ہمارا انتظار کر رہی ہو گی۔۔

پر۔۔۔ثنا کچھ بولنے لگی ہی تھی بتول اُسے بازو سے کھینچ کر اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔اور گھور کر عمر کو دیکھا جو بتول کو دیکھتے ہوئے واپس گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔۔۔

میری جھلی۔۔۔۔عمر اُسکی حرکت پر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

ابیہا۔۔۔۔

جی امی۔۔۔ابیہا نے ماجدہ بیگم کے پکارنے پر جواب دیا۔۔

بیٹا کیا ہو گیا ہے کمرے میں کیوں بیٹھی ہو؟؟طبعیت ٹھیک ہے نہ؟؟ انہوں نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

جی امی ٹھیک ہوں بس تھوڑا سر میں درد ہے۔۔

محبت میں ہارے ہوؤں کو جب کوئی بہانہ نہیں ملتا تو وہ یہی کہتے ہیں۔۔

میرا بچہ پھر اُٹھو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔ماجدہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔

کاش اماں میں آپکو بتا سکتی یہ درد کسی ڈاکٹر سے نہیں ٹھیک ہوگا۔یہ تو وہ درد ہے جس نے دیا ہے بس وہی ٹھیک کر سکتا ہے۔۔۔پر وہ انہیں کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔

میں ٹھیک ہوجاؤنگی۔۔۔امی آپ فکر مت کرے۔۔ان سے زیادہ وہ خود کو تسلی دے رہی تھی۔۔

کیسے پریشان نہ ہوں میری بچی کتنے دنوں سے تم بلکل چپ ہوگئی ہو کھانا پینا بھی چھوڑ دیا ہے۔۔۔انہوں نے اداس ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ابیہا اُنکی ایک ہی اولاد تھی اس لیے انکی ہر وقت نظر اپنی بیٹی پہ ہوتی تھی۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے امی۔۔۔ابیہا نے انکو یقین دلایا۔۔

تم کہتی ہو تو مان لیتی ہو پر بیٹا مجھے یقین نہیں آرہا۔وہ ماں تھی اور ماں کو اپنی اولاد کو ایسے دیکھ کر کہا سکون ملتا ہے۔۔

اماں آپ چلے میں آتی ہوں فریش ہو کر۔۔۔ابیہا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

چلو میں تمہارے لیے کچھ اچھا سا بناتی ہوں۔ماجدہ بیگم یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔

اور ابیہا منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکیوں سے رونے لگی۔۔۔

کاش اماں کاش میں آپکو اپنی تکلیف بتا سکتی۔۔۔کاش میں آپکو بتا سکتی کہ میں اندر سے مر گئی ہوں۔۔۔۔اور اب روز رو رو کر اپنی روح نکلنے کا انتظار کر رہی ہوں۔۔پر شاید ہم محبت کے مارو کی روح بھی آسانی سے نہیں نکلتی۔۔۔۔

؎تم ملاتے ہو بچھڑوں کو

میرا بھی اِک یار ہے سائیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حور کی مہندی کے بعد عمر ہی بتول کو لینے آیا۔۔۔

آدھے راستے جب بتول نے کوئی بات نہیں کی تو عمر نے خود ہی اُسے بلایا۔۔۔

کیا ہوا ہے کوئی بات ہی نہیں کر رہیں آپ؟عمر نے سوالیہ نظروں سے بتول سے پوچھا۔۔

بتول نے عمر کو دیکھا۔۔۔پھر سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

پہلے تو جیسے میں پورے راستے آپ سے ہنس ہنس کر باتیں کرتی تھی۔

عمر کو اُسکے جواب پر اپنی ہنسی روکنا مشکل ہوگئی اور کھلکھلا کر ہنسنے لگا۔

اور بتول کو اُسکے ہنسنے پر غصہ آرہا تھا۔۔اُسکا بس نہیں چل رہا تھا اُسے کوئی چیز دے مارے۔۔عمر نے اپنی آنکھیں صاف کی جس میں زیادہ ہنسنے کی وجہ سے پانی بھر گیا تھا۔۔۔

پھر سنبھلتے ہوئے بولا۔۔۔فنکشن کیسا گزرا؟؟

ٹھیک۔۔۔بتول نے بڑے روکھے انداز میں جواب دیا۔۔۔

پھر کچھ یاد آنے پر بولی۔۔۔

آئندہ آپ میری کسی بھی فرینڈ سے فری ہو کر بات نہیں کریں گے۔۔

محترمہ آپ بھول رہی ہیں۔۔میں نہیں آپ کی دوست فری ہو کر بات کر رہی تھی۔۔عمر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

جی نہیں وہ نہیں کر رہی تھی اُس نے تو بس آپکو سلام کیا تھا۔۔بتول نے ناگواری سے کہا۔

مجھے لگتا ہے آپ کو جیلسی ہورہی ہے۔۔۔عمر نے شرارت سے کہا۔۔۔

جی نہیں مجھے کیوں جیلسی ہو گی۔۔۔

جھوٹ نہیں بولتے جانِ عمر۔۔۔عمر نے خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔

اب آپ نے مجھے یہ فضول لفظ بولا تو میں گاڑی سے اتر جاؤنگی۔بتول نے دھمکی بھرے انداز لہجے میں کہا۔

جانِ عمر آپ دھمکی دے رہی ہیں؟؟؟عمر نے بے یقینی سے دیکھا۔۔۔

نہیں میں کر کے بھی دیکھا سکتی ہوں۔۔۔روکے گاڑی۔۔بتول چڑ کر بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلے دیکھتے ہیں۔۔۔یہ کہہ کر عمر نے گاڑی سائیڈ پر لگا دی۔۔۔۔

بتول نے حیرانگی سے عمر کو دیکھا۔۔۔۔

چلے اتریں۔۔

پر دیکھ لیں راستہ کتنا سنسان ہے۔۔۔۔عمر اسے ڈراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بتول کو بھی خوف آرہا تھا پر اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔۔اور گاڑی سے اُتر کر سڑک پر چلنے لگی۔۔۔

عمر نے بھی گاڑی چھوٹی سی گلی کی طرف موڑ لی۔۔۔

بتول نے مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔عمر جا چکا تھا۔۔۔

بتول کا خوف کے مارے چلنا عذاب ہو رہا تھا۔۔۔اسے عمر سے زیادہ خود پہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

ابھی وہ کچھ قدم چلی ہی تھی کہ دو موٹر سائیکل سوار نے اُسے پکارا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو اتنی سج سنوار کر۔۔۔کہو تو ہم چھوڑ دیں؟؟دونوں نے زور دار قہقہہ لگایا۔۔۔

بتول کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور اب وہ تیز رفتاری سے آگے بھاگ رہی تھی۔۔

انہوں نے بھی اپنی موٹر سائیکل اُسکے پیچھے لگا دی۔۔۔

کہاں بھاگ رہی ہو؟؟؟

اس سے پہلے کے وہ اُتر کر بتول کا ہاتھ پکڑتے بتول کو سامنے سے عمر نظر آیا جو اُسکی طرف ہی آرہا تھا۔۔۔

لڑکوں نے عمر کو آتے دیکھا تو بائیک پر سوار ہو کر بھاگ نکلے۔۔

اور بتول عمر کے گلے لگ گئی۔۔۔

عمر پلیز مجھے بچا لیں۔۔۔اور مزید کچھ کہے بنا زار و قطار رونا شروع کر دیا۔۔۔

بتول کے ایک دم گلے لگنے پر عمر کو اپنی ہارٹ بیٹ مس ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

وہ سانس نہیں لے پا رہا تھا۔۔۔عمر کو یقین نہیں آرہا تھا کہ بتول اُسکے اس قدر قریب ہے۔۔

بتول کو جب خیال آیا کہ وہ عمر کی بانہوں میں ہے فوراً پیچھے ہوئی۔۔

عمر نے بھی خود کو نارمل کیا اور نرمی سے بولا۔۔۔

چلیں؟؟؟

جی۔۔۔بتول بس یہی کہہ سکی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر عمر نے پانی کی بوتل بتول کے آگے کی۔۔۔جسے بتول نے خاموشی سے پکڑ لیا۔۔کچھ گھونٹ پانی پیا۔۔۔اور بوتل واپس رکھ دی۔

عمر نے بھی گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد عمر اُسکا دھیان بانٹنے کے لیے بولا۔۔۔

ہو گیا شوق پورا اکیلے جانے کا۔۔۔یہ تو شکر ہے وہ دونوں بھاگ نکلے۔۔

بتول یہ سوچ رہی تھی کہ ابھی کہے گا۔۔۔اگر وہ نہ بھاگتے میں انکی جان لے لیتا۔۔۔پر عمر کے اگلے الفاظ نے اسے حیران کردیا۔

ورنہ آپ کی وجہ سے میرے خوب صورت چہرے کا نقشہ بدل جاتا۔۔۔

میں آپ کے ناولز کے ہیروز کی طرح کوئی باڈی بلڈر تو ہوں نہیں جو اپنی بیوی کو چھیڑنے والے کو مار مار کر ادھ موحہ کر دے۔۔۔میں تو ایک عام سا ہنڈسم ڈاکٹر ہوں۔۔۔عمر نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ایسا کچھ بھی نہیں سمجھتی۔۔۔بتول جو کچھ دیر پہلے پریشان ہورہی تھی اُسکی بات پر وہ سپاٹ لہجے بولی۔۔۔

اور عمر یہی چاہتا تھا کہ وہ سب بھول جائے۔۔۔

چلیے یہ تو اچھی بات ہے آئندہ آپ گاڑی سے اترنے کی ضد نہیں کرے گی۔۔۔

گاڑی حسن صاحب کے گھر کے قریب روکی جہاں حسن عالم پہلے سے انکا انتظار کر رہے تھے۔۔

بتول انکو سلام کر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

آؤ عمر اندر چلو۔۔۔حسن عالم نے اُس کو اندر آنے کا کہا۔۔۔

نہیں ماموں میں لیٹ ہو رہا ہوں امی ویٹ کر رہی ہو گی۔۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا۔۔۔

جی ماموں۔۔۔عمر نے احتراماً جواب دیا۔۔

اور اپنی گاڑی کی طرف موڑ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج حور کی بارات تھی۔۔بتول بابا کے ساتھ ہی گئی تھی۔۔اور لینے بھی وہی آئے تھے۔۔۔

بابا۔۔۔

جی بابا کی جان بولو۔۔حسن عالم نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

بابا آج میں ڈرائیو کروں پلیز۔۔۔بتول نے التجا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بیٹا کر لو۔۔۔۔

تھینکس بابا۔۔۔بتول فرنٹ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا۔۔

حسن صاحب نے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

بتول کو انہوں نے چھوٹی سی عمر میں ہی گاڑی چلانا سکھا دی تھی۔۔۔۔

حسن صاحب بتول سے حور کی شادی کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔

اور وہ بھی بڑے مزے سے ایک ایک بات بتا رہی تھی کہ حسن صاحب ایک دم چپ ہوگئے۔۔۔

بابا کیا ہوا۔۔۔۔جب حسن صاحب نے اُسکی بات کا جواب نہیں دیا تو بتول نے دیکھا انکی آنکھیں بند تھی۔۔۔

بابا۔۔بابا۔۔۔بتول نے انکا بازو ہلایا پر انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی۔

حسن صاحب کو ایسے دیکھ کر بتول کی تو جان حلق میں آگئی۔۔۔

اُس نے فوراً گاڑی ہوسپٹل کی طرف موڑ لی۔۔۔

ہوسپٹل پہنچتے ہی حسن صاحب کو اندر لے گئے۔۔

سامنے سے عمر آتا دیکھا۔۔عمر۔۔۔بتول نے چیختے ہوئے اسے آواز دی۔۔

عمر بھاگ کر بتول کے قریب آیا۔۔۔

کیا ہوا بتول آپ یہاں کیا کررہی ہیں اور آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔عمر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

عمر وہ بابا۔۔۔وہ بس ہچکیوں کے درمیان یہی کہہ سکی۔۔۔

کیا ہوا ماموں کو۔۔۔؟اور کہاں ہے وہ؟؟؟عمر نے گھبراتے پوچھا۔۔

پتا نہیں۔۔۔وہ ابھی ایمرجنسی میں لے کے گئے ہیں۔۔۔

عمر اُسکی بات سن کر ایمرجنسی کی طرف پلٹا۔۔سامنے سے ڈاکٹر یوسف آرہے تھے۔۔

بتول اور عمر انکی طرف لپکے۔۔۔

کیسے ہیں میرے بابا۔۔۔؟؟بتول نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

وہ ٹھیک ہے بس انکا بی پی ہائی ہوگیا تھا۔۔اب وہ بلکل ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔۔۔ڈاکٹر یوسف نے بتول کو تسلی دی۔۔۔

بتول نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

کیا میں بابا سے مل سکتی ہو؟بتول نے سوالیہ نظرو سے انہیں دیکھا۔۔

جی بلکل آپ مل سکتی ہیں۔۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

بتول بابا سے ملنے کے لیے چلی گئی۔۔۔تو ڈاکٹر یوسف عمر کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

ڈاکٹر عمر آپ انہیں جانتے ہیں؟؟

جی میری بیوی ہیں۔۔۔عمر اُن کو جواب دے کر بتول کے پیچھے چل دیا۔

اور ڈاکٹر یوسف حیرانگی سے جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیسے ہو سعدی؟؟بتول نے آج کافی دن بعد اُسے کال کی تھی۔۔

زندہ ہوں۔۔۔سعدی نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔بتول نے اُداس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہوں۔۔۔۔سعدی نے بیزاری سے کہا۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ جاب کسی جا رہی ہے۔۔بتول نے بات بدلی۔۔۔

ٹھیک۔۔۔سعدی نے مختصر جواب دیا۔۔۔

سعدی کیا ہوگیا ہے تمہیں بس کر دو کب تک ایسے چلے گا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔میں بزی ہوں بعد بات ہوگی اللہ حافظ۔۔

سعدی میری بات تو۔۔۔۔اور لائن کاٹ گئی۔۔

آج اُسے اپنے بھائی پر ترس آرہا تھا۔۔ہر وقت ہنسنے والا گھنٹوں اُس سے باتیں کرنے والا بھائی آج کس حال میں ہے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عمر بار بار کال کررہا تھا پر بتول ہر بار کال کاٹ دیتی۔۔

میری کال اٹینڈ کرے ورنہ میں ماموں کو فون کرتا ہوں۔۔۔اس بار عمر نے ٹیکسٹ کیا تھا۔۔

اگلی کال پر بتول نے فوراً کال اٹینڈ کر لی۔۔

ہیلو۔۔۔۔

جی۔۔۔بتول نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔

میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں آپ؟عمر نے بظاہر بہت ہی سنجیدگی

سے پوچھا۔۔

میں بڑی تھی۔۔۔

جی جی آپ تو کشمیر آزاد کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہوں گی۔۔

ہاتھ میں فون ہوگا سائیڈ ٹیبل پر کافی اور گود میں کوئی فضول سا ناول میرے خیال میں تو یہی آپ کی مصروفیات ہوتی ہیں۔۔۔عمر نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

اور وہ واقعی اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

بتول کو لگا وہ اُسے ہی دیکھ رہا ہے۔۔

یہ مت سمجھے کہ میں آپکو دیکھ رہا ہوں۔۔۔

بتول اُسکی بات پر چونکی۔۔۔

آپ کو کوئی بات کرنی تھی؟بتول ابھی اُس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔

باتیں تو بہت سی کرنی تھی۔۔۔فلحال یہی کہوں گا آئندہ میری کال فوراً اٹھا لیجیے گا۔۔۔

اگر نہ اٹھاؤں تو۔۔؟؟؟بتول نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے مت اٹھانا میں ماموں کو کال کروں گا اور کہوں گا آپ کی بیٹی مجھے روز فون کرتی ہے اور کہتی ہے میں آپ سے رخصتی کی بات کروں اب میرے بغیر نہیں اس سے رہا جاتا۔۔عمر نے شرارت سے کہا۔۔

عمر کی بات پر تو بتول کے تن من میں آگ لگ گئی۔۔۔

اور فوراً بولی۔

کتنے جھوٹے ہیں آپ۔۔۔میں نے ایسا کب کہا؟؟

جانِ عمر جھوٹ میں نہیں آپ بولتی ہیں پچھلے دس منٹ سے آپ آن لائن ہیں اور مجھے آپ کہہ رہی ہیں آپ بزی تھیں۔۔عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

I hate u umer

And i love u jaan e umer

بتول نے غصے سے کال کاٹ دی۔۔

ٹو۔۔ٹو۔۔ٹو

اور وہ سکرین کے اُس پار ہنس رہا تھا اپنی جھلی پر۔۔۔

آج پہلی بار عمر نے اظہار محبت کیا تھا۔۔

میسر کر دے جو صدیوں کی قربتیں

سنگ تیرے وہ اک لمحہ جینا چاہوں

شادی کے بعد حور پہلی بار یونی آئی تھی۔۔۔

ارے واہ آج تو دلہن آئی ہے ہماری یونی میں۔ثنا نے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔

کیسی دولہن یار میرا تو دولہا ہی چلا گیا۔۔۔حور اداسی سے بولی۔

ارے شکر کرو چلا گیا۔۔اب تمہیں دو سال تک کوئی تنگ تو نہیں کرے گا سکون سے اپنی زندگی انجوئے کرو۔۔بتول نے مشورہ دیا۔۔

نہیں یار ایسا نہیں ہوتا شوہر کے بغیر زندگی کا کیا مزہ۔۔اور ویسے بھی تنگ کرنا محبت جتلانا کے برابر ہی ہوتا ہے۔۔۔حور نے بتول کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بتول کو اُسکی باتوں سے عمر کا خیال آیا۔۔۔

یار تم نے تو شادی کرلی اور بتول کا نکاح ہوگیا اور پیپرز کے بعد اُسکی بھی شادی ہوجائے گی۔۔۔اور ایک میں ابھی تک سنگل۔۔۔

ایک ہی زندگی میں کرش تھا۔۔۔وہ بھی بتول سے نکاح کے بعد میرے جیجو بن گئے۔۔ثنا منہ بنا کر بولی۔۔

اُسکی بات پر حور اور بتول زور سے ہنسی۔۔۔

ہنس لو اور ہنس لو۔۔۔ثنا غصے سے بولی۔۔۔

اور دونوں نے ہنسی کنٹرول کی۔۔۔

سوری یار میں نے تو بابا سے کہا تھا مجھے نہیں کرنا نکاح پر میری کسی نے سنی نہیں۔۔۔بتول نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

چلو کوئی بات نہیں میں ڈاکٹر صاحب سے کہوں گی مجھے بھی اپنے جیسا کوئی ڈاکٹر ڈھونڈ دے۔ثنا نے سولوشن نکالا۔۔۔

تم بہت باتیں کررہی تھی اُس دن عمر سے۔۔بتول نے ابرو اچکاتے ہوئے ثنا کو دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوے ہوئے دیکھ رہی ہو حور یہ ہماری بتول ہی ہے جو نکاح سے پہلے کتنی چڑتی تھی عمر شہریار سے۔۔اور اب دیکھ لو کسی کا اُس سے بات کرنا بھی نہیں پسند یہاں تک کے اپنی معصوم سی دوست کا بھی۔۔ثنا نے حور کو آنکھ مار کر کہا۔۔۔۔

بیٹا جی آپکو کیا پتا نکاح میں کتنی طاقت ہوتی ہے اچھو کو محبت ہو جاتی ہے اپنے نا پسندیدہ انسان سے بھی۔۔حور نے شرارت سے جواب دیا۔۔

تم جیسی دوستیں ہوتی ہیں جو کہہ کہہ کر محبت کروا دیتی ہیں۔۔پھر کچھ عرصے بعد اُسکی برائی کر رہی ہوتی ہیں۔۔۔بتول نے ناگواری سے کہا۔۔

اسکا مطلب تمہیں عمر سے محبت ہوگئی ہے؟حور نے سوالیہ نظروں سے بتول کو دیکھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔بتول نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

چلو دیکھتے ہے کب ہوتی ہے تمہیں اس سے محبت۔۔۔اس بار ثنا بولی۔۔

کبھی نہیں دیکھ لینا۔۔۔

یہ تو وقت ہی بتائے گا محترمہ۔۔۔

چلو اٹھو دیر ہورہی ہے مجھے لینے آگئے ہونگے۔۔بتول نے بات بدلی۔

بھابھی خیر ہے آج بڑی خوش لگ رہی ہیں؟آج اسکا فائنل سمسٹر کا لاسٹ پیپر تھا تین ماہ پلک جھپکتے ہی گزر گئے۔۔

ہاں لاڈو بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔۔سدرہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

بتائے نہ کیا بات ہے۔۔۔بتول کو تجسس ہو رہا تھا۔۔۔

بات یہ ہے کے میں پھوپھو اور تم ممانی بننے والی ہو۔۔۔

کیا سچ میں دعا۔۔۔۔؟؟بتول نے بے یقینی سے دیکھا۔۔۔

جی جناب صبح امی کی کال آئی تھی انہوں نے بتایا ہے۔۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو بھابھی۔۔۔

تمہیں بھی میری جان۔۔۔

پر ایک بات کی سمجھ نہیں آئی۔۔۔

کس بات کی لاڈو؟؟سدرہ نے بتول کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

یہی کہ آپ پھوپھو اور میں ممانی کیوں؟بتول نے حیرت سے پوچھا۔۔

وہ اس لیے میری لاڈو کیونکہ دعا عمر کی بہن ہے اور وہ تمہارا شوہر۔۔۔ بنی نہ اب ممانی۔۔۔

نہیں مجھے اُسکی پھوپھو ہی بننا ہے۔۔بتول نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ابھی اسے آنے تو دو پھر ہی فیصلہ ہوگا۔۔۔۔

یہ بتاؤ پیپرز کیسے ہوئے۔۔۔؟

بہت اچھے۔۔۔

گڈ اور رزلٹ کب آئے گا؟؟؟سدرہ نے پوچھا۔۔۔

جلدی آجائے گا۔۔۔

چلو اچھی بات ہے۔۔۔اب ہم بھی شادی کی تیاری شروع کرے۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی نکاح کردیا کافی نہیں ہے کہ اب آپکو رخصتی کی پڑ گئی ہے۔۔۔بتول نے بیزاری سے کہا۔۔۔

ہاں تو اور کیا۔۔۔اب کرنی تو ہے نہ اب کیا تو کل کیا۔۔چلو تم بیٹھو میں عفان کو دیکھ کر آؤں کہی جاگ تو نہیں گیا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بابا یہ لیں۔۔۔بتول حسن صاحب کے لیے جوس بنا کر لائی تھی۔۔۔

لاڈو مجھے ابھی نہیں پینا۔۔۔

آپکو ابھی ہی پینا ہے چلیں جلدی پکڑے۔۔پہلے ہی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔۔۔بتول نے انہیں جوس دیتے ہوئے کہا۔۔۔

لاڈو مجھے لگتا ہے تمہاری ماما کا اب وہاں دل نہیں لگ رہا وہ چاہتی ہے کہ تمہاری اور سعدی کی جلدی سے شادی کر کے اُسکے پاس چلا جاؤں۔ انہوں نے اداسی سے کہا۔۔۔

پلیز بابا ایسی باتیں مت کیا کرے۔۔۔بتول کی روہانسی ہوئی۔۔۔۔

پھر بھی بیٹا ایک دن تو جانا ہے نہ۔۔

جو بھی ہے اگر اب آپ ایسی باتیں کرے گیں تو میں آپ سے بات نہیں کرو گی۔۔

اچھا اچھا نہیں کرتا۔۔ہاں سچ یاد آیا تمہاری خالا کی کال آئی تھی۔۔۔

خیریت بابا۔۔

جی خیریت ہی ہے اصل میں نیکسٹ ویک ابیہا کی شادی ہے۔۔۔حسن عالم نے پیار سے بتایا۔۔۔

بتول تو انکی بات سن کے سکتے میں آگئ۔۔۔

کیا ہوا لاڈو تم کیوں چپ ہوگئ؟بتول کے ایک دم خاموش ہونے پر انہوں نے پوچھا۔۔

بتول نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔۔

کچھ نہیں بابا۔۔۔

میرا فون بج رہا ہے شاید میں آتی ہوں۔۔۔کہتے ہوئے بتول فوراً اٹھ کر چلی گئ۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

بتول اٹھو کیا کر رہی ہو کب سے کہہ رہی ہوں تیار ہوجاؤ جانا نہیں ہے کیا۔۔۔سدرہ اُسکے کپڑے نکالتے ہوئے بولی۔۔

کہاں جانا ہے۔۔بتول نے انجان بنتے ہوئے پوچھے۔۔

لاڈو کیا ہوگیا ہے۔۔۔ایہا کی شادی ہے اور ہمیں دو دن پہلے جانا ہے۔

پھوپھو ماجدہ کا اتنی بار بابا کو فون آچکا ہے۔۔ماجدہ بیگم بتول کی خالہ ہونے کے ساتھ حسین عالم اور فاطمہ نور کی کزن بھی تھی اس لیے انکے بچے انہیں پھوپھو کہتے تھے۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔بتول نے بیزاری سے کہا۔

تم پاگل ہوگئی ہو کیا اب اٹھو اور تیار ہوجاؤ اور کل بابا ماما بھی آجائے گے ساتھ حافی اور دعا بھی آرہے ہیں۔۔سدرہ نے تفصیل سے بتایا۔۔

بھابھی۔۔۔۔بتول نے انکو بلایا۔۔۔

ہمم۔۔۔

سعدی نہیں آرہا۔۔۔؟بتول نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔۔

نہیں وہ کہہ رہا تھا مجھے کچھ کام ہے میں نہیں آ سکوں گا حالانکہ ایہا اُسکی اتنی اچھی دوست ہے سعدی کو اسکی شادی میں آنا چاہیے تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔بتول تو اپنی بھائی کی کیفیت جانتی تھی اس لیے کچھ نہیں بولی۔

ویسے لاڈو اگر پھوپھو اُسکا رشتہ نہ کرتی تو میرا دل تھا کہ ہم سعدی کے

لیے ابیہا کا رشتہ مانگ لیتے۔۔۔

پر بھابھی ضروری نہیں ہے کہ ہم جو سوچے وہی ہو۔۔۔

یہ تو ہے پر مجھے لگتا تھا سعدی ابیہا کو پسند کرتا تھا اور شاید ابیہا بھی۔۔
سدرہ نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوڑے بھابھی چلے آپ بھی تیار ہوجائے میں بھی ہوتی ہوں پھر چلے۔
یہ کہتے ہوئے بتول واشروم میں گھس گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم خالہ۔۔۔۔

وعلیکم السلام خالہ کی جان کیسی ہو۔۔۔وہ بتول کو گلے لگتے ہوئے بولی۔۔

میں بھی ٹھیک۔۔۔

ابیہا کہاں ہے؟؟؟بتول نے فوراً پوچھا۔۔

اپنے کمرے میں ہے پتا نہیں کیوں بہت ہی چپ سی ہوگئی ہے میری
بچی۔۔۔انہوں نے اداس ہوتے کہا۔۔

خالہ میں دیکھتی ہوں۔۔۔

بتول اُسکے کمرے میں گئی تو وہ ایک کونے میں بت بنی بیٹھی تھی۔۔۔

ایہا۔۔۔بتول نے اُسے آواز دی۔۔

ایہا بتول کی آواز پر چونک گئی۔۔اور بتول کو دیکھ کر اُسکی طرف لپکی۔

ایہا بس کرو اتنا مت رو پلیز۔۔۔بتول ایہا کو چپ کروا رہی تھی جو اسکے گلے لگ کر زارو قطار روئے جا رہی تھی۔۔۔

بتول نے ایہا کو کندھے سے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

ایہا کیوں رو رہی ہو میری جان۔۔وہ جانتی تھی کہ وہ کیوں رو رہی ہے لیکن وہ اُسکے منہ سے سُننا چاہتی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔بس ایسے ہی دل بھر آیا تمہیں دیکھ کر۔۔وہ بھی ایہا تھی ہر بات دل میں رکھنے والی۔۔۔۔

ایہا بس کر دو یار کتنے پردو میں چھپاؤ گی اپنی محبت کو؟؟

ایہا نے ایک دم بتول کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

بتول اب کوئی فائدہ نہیں ہے ان باتوں کا۔۔۔ایہا نے کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح جواب دیا۔۔۔

ابھی بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے اگر تم چاہو؟؟

بتول نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔

میں جانتی ہوں کہ سب ہو سکتا ہے۔۔پر تمہیں پتا ہے بتول بابا کو یقین ہے کہ انکی بیٹی کبھی محبت کے چکر میں نہیں پڑے گی۔۔۔وہ جہاں کہے گے میں چپ چاپ وہی شادی کر لو گی۔۔اگر میرا رشتہ بابا نے نہ کیا ہوتا تو شاید میں ان سے بات کرتی پر اب ایسا نہیں کر سکتی۔۔میں انکا دل نہیں توڑ سکتی۔۔۔اور پھر ہچکیوں سے رونے لگ گئ۔۔۔

اور بتول کو آج احساس ہوا کہ مان رکھنا کسے کہتے ہیں وہ نہیں جو اُس نے رکھا تھا۔۔۔مان وہ ہے جو ابیہا رکھ رہی ہے اپنی محبت کو قربان کر کے۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن شروع ہوگیا تھا ابیہا کو اسٹیج پہ بتول اور دعا لے کر آ رہی تھی۔۔۔ابیہا نے پیلے رنگ کا جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا جس میں وہ بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔۔۔

ابیہا کو اسٹیج پر چھوڑ کر بتول نیچے ایک جگہ پر کھڑی ہوگئی پر نظریں ابیہا

کے اداس چہرے پر ہی تھیں۔۔۔

محترمہ ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔آپ کی بھی ہوجائے گی۔۔۔عمر نے بتول کہ کان کے قریب سرگوشی کی۔۔

وہ اُسکے اتنا قریب تھا کہ بتول عمر کے کلون کی خوشبو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

پر فلحال وہ پریشان تھی اِس لیے اُسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

بتول کی خاموشی عمر کو بے چین کر گئی۔۔۔وہ تو اسکی بات کا فوراً جواب دینے والی لڑکی تھی پر آج وہ چپ تھی۔۔۔

کیا ہوا بتول آپ چپ کیوں ہیں۔۔۔؟؟اب وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

ابیہا خوش نہیں ہے اپنی شادی سے۔۔۔بتول ابھی بھی ابیہا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

خوش تو آپ بھی اپنے نکاح پر نہیں تھیں۔۔۔وہ بتول کا دھیان ابیہا سے ہٹانا چاہتا تھا۔۔۔

عمر کی بات پر وہ چپ ہوگئی۔۔۔

بتول کو پھر خاموش دیکھ کر عمر نے دوبارہ اسے مخاطب کیا۔۔۔

آپ کو کیوں لگتا ہے وہ خوش نہیں ہے؟ہو سکتا ہے ماں باپ سے دور ہونے کی وجہ سے اداس ہو۔۔۔عمر نے سوچتے ہوئے کہا۔۔

بس ایسے ہی۔۔۔بتول عمر کو سچ نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔

مجھے بھابھی بلا رہی ہیں میں چلتی ہوں۔۔کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اچھا سنیئے۔۔۔۔عمر نے اسے پیچھے سے آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔

میری چڑیل آج بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔عمر نے شرارت سے کہا۔۔

بتول اُسکی تعریف بھول گئی اور اسکا چڑیل کہنا یاد رہا۔۔۔اور تپ کے بولی۔۔

جن کو ہر خوبصورت لڑکی چڑیل ہی لگتی ہے۔۔اور پیر پٹخ کر آگے چل دی۔۔۔

اور وہ اُسکی بات پر ہنستا چلا گیا۔۔

میری جھلی۔۔۔۔

ـتیری دنیا مجھ سے مجھ تک ہو اور

میں تمھیں تیرا بھی نہ ہونے دوں

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عمر فون پہ بات کرتے ہوئے جلدی میں باہر کی جانب جا رہا تھا۔۔

کہاں جارہے ہو۔۔۔؟؟فاطمہ بیگم نے عمر کو باہر جاتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

امی ایک ایمر جنسی ہوگئی ہے مجھے جانا ہوگا۔۔۔عمر نے مصروف انداز میں بتایا۔۔

بیٹا پر بارات آنے والی ہے تم ایسے کیسے جا سکتے ہو۔۔

امی میں آدھے گھنٹے میں آجاؤں گا۔۔۔یہ کہہ عمر باہر نکل گیا۔۔۔

ایک تو اسکی ایمر جنسی سے میں بہت تنگ ہوں ہوسپٹل والوں کو بھی میرا بیٹا ہی نظر آتا ہے۔۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ایبہا نے پارلر جانے سے منع کر دیا تھا اس لیے گھر میں سب نے مل

کر اسے تیار کیا تھا۔۔۔

ایہا آپ ریڈ کلر کے جوڑے میں کس قدر حسین لگ رہی ہیں بلکل شہزادی جو کسی شہزادے کے لیے ہی بنی ہو۔۔۔آج تو علی بھائی خود کو سنبھال نہیں پائے گئے۔۔۔ایہا کی چھوٹی کزن نے شرارت سے کہا۔۔۔

اور ایہا بت بنی کہی اور ہی کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

جب ایک دم اندر کسی نے آواز دے کر کہا بارات آگئی۔۔۔

اور ایہا کو لگا اب وہ سانس نہیں لے سکے گی۔۔۔

سب بارات کو دیکھنے کے لیے باہر چلے گئے۔۔۔

بتول بھی باہر جانے لگی تب ایہا نے اسے پکارا۔۔۔

بتول نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

سعدی نہیں آیا۔۔۔؟اس نے سوالیہ نظروں سے بتول کو دیکھا۔۔۔

میرے بھائی میں اتنی ہمت نہیں ہے ایہا کہ وہ تمھیں کسی اور کا ہوتے دیکھے سکے۔۔۔یہ کہہ کر چلی گئی۔۔۔

کیا بتاؤں بتول میرے اندر بھی اتنی ہمت نہیں ہے پر کیا کروں میں بے

بس ہوں۔۔۔آج جو مہندی میرے ہاتھوں میں علی کے نام کی لگی ہے کبھی میں نے سعدی کے نام کی سوچی تھی۔۔یا اللہ میں پھر بھی تیری رضا میں راضی ہوں۔۔۔میرے زبان سے کوئی شکوہ نہیں نکلے گا۔۔

آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔۔

کچھ دیر بعد نکاح خواں اور انکے ساتھ کچھ لوگ اندر آئے۔۔

ابیہا کے سر پر نکاح کی چنری پہنائی گئ۔۔

مولوی نے حسان صاحب سے نکاح شروع کرنے سے پہلے اجازت لی۔۔

جی اجازت ہے۔۔۔حسان صاحب نے اجازت دی۔۔

اور ابیہا کو لگا اُسکی روح ابھی پرواز ہوجائے گی۔۔

ابیہا حسان ولد حسان احمد آپکو سعدی حسن ولد حسن عالم دس لاکھ سکا راج میں کیا آپکو اپنے میں نکاح قبول ہے۔۔۔

مولوی صاحب کے الفاظ پر ابیہا نے چونک کر حسان صاحب کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

ابیہا کو یقین نہیں آرہا تھا کہ جو الفاظ وہ سن رہی ہے کیا وہ سچ ہے۔۔

فاطمہ نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

بولو بیٹا تمہیں قبول ہے۔۔۔

جی۔۔۔۔ابیہا کی زبان اُسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

مولوی صاحب نے پھر وہی الفاظ دوہرائے۔۔۔

قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔

ایک نا پسندیدہ اُسے دھوم دھام سے لینے آیا تھا اور ایک پسندیدہ انسان خاموشی سے لے گیا۔۔۔

جو اللہ کی راضا میں راضی ہوتا ہے اللہ اسے صرف اپنی رضا ہی نہیں بلکہ وہ بھی دیتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔۔اور ابیہا کی بھی اللہ نے سن لی تھی۔۔

ابیہا کو سعدی کے کمرے میں لایا گیا اور بیڈ پہ بیٹھا دیا۔۔۔

بتول۔۔۔

ہمم۔۔۔۔بتول اسکا لہنگا ٹھیک کر رہی تھی۔۔

یہ سب کیسے ہوا۔۔۔

یہ تو تم اپنے شوہر سے ہی پوچھنا۔۔فلحال میں جا رہی ہوں۔۔۔سعدی باہر پاگلوں کی طرح ادھر ادھر گھوم رہا ہے۔۔۔بتول نے شرارت سے کہا۔۔

ابیہا نے شرم سے نظر جھکا لی۔۔۔

بتول کو اسے دیکھ کر خوشی ہورہی تھی۔۔۔

خوش رہو ابیہا اللہ نے تمہاری دعائیں سن لی۔۔۔مسکراتے ہوئے بولی۔۔

چلو اب میں چلتی ہوں ورنہ سعدی خود آ کر مجھے کمرے سے نکال دے گا۔۔اور ہنستے ہوئے چلی گئی۔۔

کچھ دیر بعد سعدی کمرے میں آیا۔۔۔

ابیہا بنا پلک جھپکے سعدی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

سعدی کی بھی نظر ابیہا پر ہی تھی۔۔۔

سعدی ابیہا کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔جیسے ہی سعدی بیٹھا ابیہا نے اسکا ہاتھ

پکڑ لیا۔۔۔

اُسکے ایک دم ہاتھ پکڑنے پر سعدی حیران ہوا۔۔

کیا ہوا ابیہا۔۔

سعدی مجھے یقین نہیں آرہا کہ میرے پاس تم ہو۔۔میرے محرم بن کر میرے سامنے بیٹھے ہو۔۔میرے اللہ نے میری سب دعائیں قبول کرلی۔ ابیہا کے آنسوں اُسکے ہاتھ پر گر رہے تھے۔۔۔

محترمہ مجھے لگتا ہے آج کی رات دولہا بولتا ہے اور دلہن سنتی ہے۔۔۔ سعدی نے اُسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا۔۔

سعدی کی بات پر ابیہا چپ ہوگئ اور اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔

ارے ارے اتنی سی بات پر میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔آگے کیا کروگی تم۔۔۔ سعدی نے ناگواری سے کہا۔۔

نہیں سعدی میں آپکو کبھی نہیں چھوڑو گی۔۔ابیہا یقین دلاتے ہوئے بولی۔

نا جی اب تو مجھے تم پہ یقین نہیں۔۔ تم تو کسی اور کی ہورہی تھی۔۔۔یہ تو اللہ کا شکر ہے میں وقت پر پہنچ گیا۔۔۔ورنہ آپ تو چلی تھی علی کے

ساتھ۔۔۔سعدی نے ناراضگی جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

سعدی کی بات پر ایہا پھر رونے لگ گئی۔۔۔

لو جی پھر رونا شروع کر دیا۔۔۔سعدی نے ناگواری سے کہا۔۔۔۔

سعدی میں مجبور تھی۔۔۔ایہا معصومیت سے بولی۔۔۔

اچھا چلو بس اب بات ختم کرو۔۔۔میں نے اپنی اتنی حسین رات خراب نہیں کرنی۔۔۔

سعدی۔۔۔ایہا نے اسے پکارا۔۔

جی سعدی کی جان۔۔سعدی نے اُسکے ہاتھ اب اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔۔

یہ سب کیسے ہوا مطلب تمہاری اور میری شادی۔۔میری تو علی سے۔۔

اس سے پہلے ایہا آگے بولتی سعدی نے اُسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔

بس آئندہ میرے علاوہ کسی کا نام نہیں لینا۔۔۔سعدی نے سنجیدگی سے کہا۔۔

کل سب بتادوں گا۔۔۔فلحال اٹھوں اور چینج کرو۔۔۔

کیوں ابھی کیوں ابھی تو تم نے میری تعریف بھی نہیں کی۔۔۔ابیہا نے منہ بنا کر کہا۔۔

اچھا جی میڈم چاہتی ہے کہ انکی تعریف کی جائے؟؟؟

جی بلکل۔۔۔ابیہا مسکراتے ہوئے بولی۔۔

میری جان آپ آج بہت پیاری لگ رہی ہے بلکہ آپ تو ہے ہی بہت پیاری۔۔۔بس۔۔۔؟؟سعدی نے معصومیت سے پوچھا۔۔

یہ میری تعریف تھی اتنی سی۔۔۔ابیہا نے گھورتے کہا۔۔۔

ہاں تو تعریف تو اب ساری عمر ہی کرنی ہے تمہاری۔۔اس لیے آج کے لیے اتنی ہی کافی ہے۔۔۔سعدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو اب اٹھ جاؤ نا چینج کرو پھر نوافل ادا کرنے ہیں۔۔۔

نوافل۔۔۔؟؟ابیہا نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

ہاں نہ میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز اُسکا شکر ادا کر کے کروں گا۔۔۔

سعدی کی بات پر ابیہا نے سعدی کو گلے لگا لیا۔۔۔

ارے پگلی پہلے نوافل ادا کرلیں،وہاں تک صبر رکھو۔سعدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ایہا سعدی کی بات پر فوراً اس سے دور ہوئی اور شرم کے مارے واش روم میں گھس گئی۔۔

آج ایہا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سعدی کی ہوگئی تھی۔۔۔

تو اثاثہ ہے میری زندگی کا

تجھ کو کھو دوں،فقیر ہو جاؤں

ابھی تک عمر نہیں آیا؟شہریار صاحب نے فاطمہ بیگم سے پوچھا۔۔۔

نہیں وہ تو ابھی نہیں آیا۔۔۔

ابھی وہ انہیں بتا ہی رہی تھی کہ سامنے سے عمر اور سعدی آتے نظر آئے۔۔

سعدی کو عمر کے ساتھ دیکھ کر سب شاکڈ ہوگئے کیونکہ وہ پاکستان نہیں آرہا تھا اور اب ایک دم۔۔۔۔

سعدی تم یہاں۔۔۔حسن عالم نے پوچھا۔۔۔

سعدی نے ایک نظر اُن پہ ڈالی اور حسان سب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

حسن عالم اُسے حیرانگی سے جاتے دیکھ رہے تھے۔۔۔

سعدی حسان صاحب کے پاس گیا جو علی سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

خالو۔۔۔سعدی نے انہیں آواز دی۔۔۔

سعدی کی آواز پر انہوں نے نظر اٹھا کر اسے دیکھ جو بلکل سامنے کھڑا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سعدی بیٹا تم کب آئے؟؟؟وہ بھی حیرانگی سے اُسے دیکھ رہے تھے کیونکہ سب کو یہی پتا تھا کہ سعدی پاکستان نہیں آئے گا۔۔۔

خالو ابھی آیا ہوں۔۔۔

گڈ نکاح بھی شروع ہونے والا ہے۔۔چلو آؤ تمہیں علی سے ملواؤں۔۔۔

خالو مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔سعدی نے ہچکچاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں بیٹا بولو۔۔۔انہوں نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

سعدی گھٹنوں کے بل حسان صاحب کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

سعدی نیچے کیوں بیٹھ رہے ہو؟؟انہوں نے نا سمجھی سے سعدی کو دیکھا۔

سعدی نے اب انکے سامنے ہاتھ جوڑ لیے۔۔۔

سعدی بیٹا اٹھو یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔

خالو میں ابیہا کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔اگر وہ مجھے نا ملی میں مر جاؤں گا میں نہیں آنا چاہتا تھا لیکن میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوگیا۔۔خالو میں جب سے پاکستان سے گیا ہوں ایک پل بھی سکون سے نہیں سو پایا میں نہیں جانتا یہ ٹھیک ہے یا نہیں پر میں اتنا جانتا ہوں صرف میں ہی نہیں ابیہا بھی مر جائے گی۔۔۔خالو ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں پلیز ہم دونوں کو ایک کردیں۔۔۔وہ سسک رہا تھا رونے سے اُسکی آواز حلق میں اٹک رہی تھی۔۔۔

سعدی کی باتوں سے سب سن رہ گئے۔۔

حسن عالم سعدی کو روکنے کیلئے آگے بڑھے پر عمر نے اُنکا ہاتھ پکڑ لیا۔

ماموں پلیز اُسے بات کرنے دے۔۔۔

عمر یہ کیا کہہ رہے ہو تم پاگل تو نہیں ہوگے۔۔۔وہ سب کے سامنے کیسی باتیں کر رہا ہے۔۔

ماموں پلیز آج اُسکی زندگی کا سوال ہے اگر آپ چاہتے ہیں آپکا بیٹا خوش رہے تو پلیز وہ جو کہہ رہا ہے اسے کہنے دے۔۔۔

عمر کی بات پر حسن صاحب واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔۔۔

سعدی اگر یہ مذاق ہے تو بہت ہی گھٹیا مذاق ہے۔حسان احمد نے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں انکل یہ مذاق نہیں ہے سعدی بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔اس بار عمر بولا تھا۔۔۔

عمر کی آواز پر بتول نے چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔

پر ایسا نہیں ہو سکتا میری بیٹی کسی سے محبت نہیں کر سکتی۔۔۔انہوں نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

کیوں انکل ایہا محبت کیوں نہیں کرسکتی۔۔کیا اسکے اندر دل نہیں ہے کیا اسکے اندر کوئی احساسات نہیں ہے۔۔۔ایسا نہیں ہے وہ بھی دل رکھتی ہے اسکے دل میں بھی احساس ہیں پر وہ آپ کا مان رکھنے کے لیے اپنی

محبت دفن کر چکی ہے صرف آپ کی عزت کے لیے۔۔سعدی نے ابیہا سے کہا تھا کہ وہ ماموں کو بھیجے گا رشتے کے لیے پر اس سے پہلے ہی آپ ابیہا کا رشتہ علی سے کر چکے تھے۔۔۔پلیز انکل میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔اگر آپ ابیہا کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں تو پلیز سعدی سے اُسکی شادی کروا دیں۔۔۔ورنہ وہ آپ کے کہنے پر علی سے شادی کر تو لے گی پر وہ خوش نہیں رہ پائے گی۔۔عمر اپنی بات کہہ کر خاموش ہو گیا۔۔

پورے حال میں ایک دم خاموش چھا گئی۔۔

یہ خاموشی ملک عابد کے بولنے پر ٹوٹی۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے حسان احمد۔۔۔

ڈیڈ پلیز۔۔۔علی نے انہیں کچھ بھی بولنے سے روک دیا۔۔۔

انکل میں بھی یہ شادی صرف ڈیڈ کے کہنے پر ہی کررہا تھا ورنہ مجھے بھی ابیہا سے شادی نہیں کرنی۔۔۔وہ میرے مزاج کی لڑکی نہیں ہے۔۔۔اور شاید میں اُسکے مزاج کا۔۔۔ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں رہ سکے گے۔۔۔۔

پر بیٹا۔۔۔حسان صاحب اس سے پہلے کچھ کہتے ماجدہ بیگم بولی۔۔۔

حسان صاحب ہماری بچی ہماری خوشی کی خاطر اپنی محبت قربان کر رہی ہے تو کیا ہم اپنی بیٹی کے لیے اپنی انا قربان نہیں کر سکتے۔۔۔میں آپ سے اپنی بیٹی کی خوشیوں کی بھیک مانگتی ہوں پلیز مان جائے۔۔وہ التجا کر رہی تھی۔۔

کافی دیر خاموشی کے بعد حسان صاحب بولے۔۔

سعدی ابیہا میری اکلوتی بیٹی ہے میری بیٹی کو کبھی دکھ مت دینا۔۔۔اور یہ کہتے ہی سعدی کو گلے لگا لیا۔۔۔

مجھے تم دونوں نے پہلے بھی بتادیا ہوتا میں تمہیں کبھی انکار نہ کرتا۔۔ مجھے تم سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے۔۔

انکل اب نکاح شروع کرے۔۔عمر نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔۔

جی بیٹا ضرور۔۔۔۔

لاڈو۔۔وہ جو کل کا منظر سوچ رہی تھی۔۔بھابھی کی آواز پہ ایکدم چونکی۔

جی۔۔۔

میں کب سے تمہیں آواز یں دے رہی ہو کہاں غائب ہو۔۔

کہیں نہیں بس سعدی اور ابیہا کی شادی کا سوچ رہی تھی۔۔کہ کیسے ابیہا سعدی کی قسمت میں لکھی گئی۔۔۔

میں تو تمہیں پہلے ہی کہتی تھی یہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔

ہم۔۔۔آپ سہی کہتی تھیں۔۔۔بتول نے ابھی بھی نہیں بتایا کہ وہ پہلے سے ہی سب جانتی تھی۔۔۔

ویسے سارا کریڈٹ تو عمر کو جاتا ہے جس نے حسان انکل کو منایا۔۔۔

پر بھابھی وہ تو سعدی کی باتوں کی وجہ سے ہی مانے تھے۔۔

ارے کہا یار انکل نے سعدی کی نہیں سنی تھی وہ تو عمر کے کہنے پر فوراً مان گئے۔۔

اچھا چھوڑیئے ان باتوں کو چلے ناشتہ لگاتے ہے ورنہ ٹھنڈا ہوجائے گا۔۔۔

ہاں چلو۔۔ویسے یہ دولہا دلہن اپنے کمرے سے نکلے ہیں یا نہیں؟؟

پتا نہیں بھابھی میں دیکھتی ہوں۔۔۔

ارے پہلے ناشتہ لگا لے پھر چلی جانا بلا نے۔۔۔

چلے ٹھیک ہے۔۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

ایہا اٹھ جاؤ پلیز۔۔ٹائم دیکھو کیا ہوگیا ہے اور تم ابھی تک سورہی ہو کچھ تو شرم کرو۔۔یہ پہلا دولہا تھا جو شادی کی پہلی صبح اپنی دلہن کو خود اٹھا رہا تھا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے سعدی۔۔سونے دو ساری رات تو تم نے سونے نہیں دیا۔

ایہا کی بات پر سعدی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

اگر تم اب نہیں اٹھی تو میرے پاس دوسرا طریقہ بھی ہے اٹھانے کا۔۔ سعدی دھمکی دیتے ہوئے بولا۔۔

کونسا طریقہ۔۔۔ایہا بغیر آنکھیں کھولے بول رہی تھی۔۔

وہی جس کی وجہ سے تم رات کو سو نہیں سکی۔۔۔سعدی معنی خیز انداز میں بولا۔۔

سعدی کی بات پر ایہا فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ایھا کو ایک دم اٹھتے دیکھ کر سعدی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

کیا ہے ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔ایھا نے گھورتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

اس لیے کے اب ساری زندگی تمہیں اِسی دھمکی سے اٹھایا کروں گا۔۔

ایھا کی شرم سے نظریں جھک گئی۔۔۔

چلو اب زیادہ شرمانے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے تیار ہوجاؤ ناشتے پہ سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔

جارہی ہوں۔۔۔ایھا نے بیزاری سے کہا۔۔

ناشتے پہ سب ایھا اور سعدی کا انتظار کررہے تھے۔حسن عالم کو دیر ہو رہی تھی اس لیے وہ جلدی چلے گئے۔۔۔

کچھ دیر بعد سعدی اور ایھا بھی ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھ گئے۔۔۔اور سب کو سلام کیا۔۔۔

مبارک ہو پہلی صبح اس گھر میں چھوٹی بھابھی۔۔۔بتول نے شرارت سے کہا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ایہا نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔۔

سعدی تم تو بڑے میسنے نکلے کسی کو خبر بھی نا ہونے دی حالانکہ میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوتا ہوں۔۔پھر بھی مجھے نہیں بتایا۔۔۔

یار حافی سچ میں مجھے بھی نہیں پتا تھا کہ یہ سب ایک دم کیسے ہوگیا۔۔۔

اچھا چلو اب تو ہوگیا نہ۔۔۔حافی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے اُسکا سارا کریڈٹ عمر کو جاتا ہے میں نے یہی سوچا تھا کہ میں پاکستان نہیں آؤں گا پر عمر نے مجھے زبردستی بلوایا۔۔۔اگر میں اُسکی بات نہ مانتا تو شاید آج ایہا میری نہ ہوتی۔۔۔

پر سعدی تم نے عمر کو کب بتایا؟حافی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

تمہاری شادی کے بعد جب میں ایہا سے ملنے گیا تو عمر اپنے کسی دوست سے ملنے اُسی ریسٹورنٹ آیا ہوا تھا تب اُس نے ہم دونوں کو دیکھا تھا۔ اس وقت تو میں نے اُسے کچھ نہیں بتایا پر بعد میں ہماری کال پر بات ہوئی تھی۔۔عمر نے مجھ سے پوچھا اور میں نے اُسے سب بتا دیا۔۔۔

سعدی تفصیل سے بتا رہا تھا۔۔۔

ارے واہ عمر تو بڑا کمال آدمی ہے۔۔۔حافی نے فخریہ انداز میں کہا۔۔

دل کا ڈاکٹر ہے۔۔لوگوں کے دل کی بات جان لیتا ہے۔۔۔اس بار سدرہ بولی۔۔۔

چلو اب ناشتہ شروع کرو بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔حافی نے انڈا اپنی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

بتول بس خاموشی سے انکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔اور آج اسے لگا تھا کہ بابا کا انتخاب بلکل ٹھیک تھا اُسکے لیے۔۔عمر نے اُسکے بھائی کو اسکی محبت سے ملوا۔۔۔اور وہ تو کچھ بھی نہ کر پائی تھی سعدی کے لیے اور شاید یہی وہ لمحہ تھا جب بتول کو عمر سے محبت ہوگئی تھی۔۔ویسے بھی محبت ہونے میں بس ایک لمحہ ہی لگتا ہے اسے صدیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اچھا چچا چچی کہاں ہیں۔۔۔؟؟سعدی نے ناشتے کے دوران پوچھا۔۔۔

یار وہ پھوپھو کی طرف گئے ہیں شام کو ڈنر پر سب مل کر یہاں آئے گے۔۔۔

چلو اچھی بات ہے۔۔۔

بتول نے سوچا وہ عمر کو شکریہ ادا ضرور کریں گی جو اس نے سعدی کے لیے کیا اسکا شکریہ ادا کرنا تو بنتا ہے۔اسی نیت سے بتول نے کال ملائی۔

اسلام علیکم۔۔

جی۔۔۔عمر نے مصروف انداز میں فون اٹھایا تھا اس لیے اندازہ نہیں کر پایا کے کال بتول کی ہے۔۔۔۔

بتول کو اُسکے جی کہنے پر بہت غصہ آیا پر پھر یاد آیا کہ وہ بھی جب اسے کال کرتا تھا بتول ایسے ہی جی کہتی تھی۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔بتول نے جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔

بتول۔۔۔عمر کو یقین نہیں آیا کہ بتول نے اسے کال کی ہے عمر نے فون کی سکرین کو کان سے ہٹا کر دیکھا تو سامنے بتول کا نمبر نظر آیا۔۔۔

جی۔۔۔عمر کے پکارنے پر بتول نے جواب دیا۔۔۔

وہ میں نے اس لیے آپ کا نام لیا کیونکہ نکاح کے بعد سے آپ نے مجھے کبھی کال نہیں کی اس لیے خود کی یقین دہانی کے لیے آپ کا نام پُکارا۔۔۔

عمر کی بات پر بتول شرمندہ ہوگئی کہ وہ انسان کس قدر اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔اور وہ اُسے فضول میں ہی اتنا برا کہتی تھی۔۔۔

بتول کیا بات کرنی تھی آپکو؟؟عمر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

وہ میں نے آپکا شکریہ ادا کرنا تھا۔۔۔بتول اٹک اٹک کے بول رہی تھی آج پہلی بار اُسکی عمر سے بات کرتے ہوئے آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

کس بات کے لیے۔۔۔؟؟عمر نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

سعدی اور ابیہا کی شادی کے لیے۔۔۔

ارے میری جھلی میں نے کچھ بھی نہیں کیا یہ سب اللہ کی مرضی تھی۔ اُنکو ایک دوسرے کا ہونا ہی تھا۔میری اتنی اوقات ہی کہا جو میں کسی کو ملوا سکوں۔۔ویسے آپ نے مجھے کال کی اُسکے لیے مجھے آپکا شکریہ ادا کرنا بنتا ہے۔۔عمر نے آخری بات مسکراتے ہوئے کہی۔۔

بتول کو اُسکی باتوں پر آج پیار آرہا تھا۔۔۔

اچھا جانِ عمر آپ سے ایک بات کہوں؟عمر نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

جی۔۔۔آج بتول نے اسے روکا نہیں کہ وہ اسے جانِ عمر نہ کہے۔۔

ارے آج آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔۔؟؟میرے جانِ عمر کہنے پر بھی آپ خاموش ہیں۔۔مجھے کچھ نہیں کہا۔۔۔عمر نے حیرانگی سے پوچھا۔

آپ نے کوئی بات کہنی تھی کہیں۔۔بتول نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔

جی وہ میں نے یہ کہنا تھا میری چڑیل ابیہا کی بارات والے دن بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔عمر نے شرارت سے کہا۔۔۔

عمر مجھے چڑیل مت کہا کریں۔آپ ہونگے جن میں نہیں ہو چڑیل۔۔۔ بتول نے چڑ کر کہا۔۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے چڑیل کو جن ہی ملے گا نہ۔۔۔عمر نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

I hate u umer آپ بہت برے ہے۔

And i love u jaan e umer آپ بہت اچھی ہیں۔

اور بتول نے کال کاٹ دی۔۔۔ٹو ٹو ٹو

آج بتول نے فون کو گھورا نہیں تھا بلکہ مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

؎تجھ کو ہی چاہوں گی انداز بدل بدل کر

کہ میری زندگی کا اکلوتا عشق ہو تم

رات کو سب ایک ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔کھانے کے بعد سب بڑے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔۔

بھائی صاحب اب عمر اور بتول کی شادی بھی ہمیں کر دینی چاہیے۔۔ شہریار صاحب نے کہا۔۔۔

ہاں شہریار تم سہی کہہ رہے ہو اب میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ بتول کی رخصتی کر دوں۔۔۔

تو پھر نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔

بالکل۔۔۔حسین عالم نے بھی شہریار صاحب کی بات پر اتفاق کیا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر بتائے کونسی ڈیٹ رکھے۔۔۔فاطمہ نے پوچھا۔۔۔

بھائی صاحب اگلے ہفتے ہماری فلائٹ ہے اور جانا بھی بہت ضروری ہے اس لیے کوئی جلدی کی تاریخ رکھ لے۔۔۔حسین صاحب نے درخواست

کی۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔حسن عالم نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

چلے ٹھیک ہے اگلے ہفتے ابیہا اور سعدی کے ولیمے کے ساتھ بتول کی رخصتی بھی کر دے گے۔۔۔شہریار صاحب نے مشورہ دیا۔۔۔

بلکل سہی۔۔۔سب نے انکی بات سے اتفاق کیا۔۔۔

سب ایک دوسرے کو مبارک باد رہے تھے۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اب ہر جگہ بتول اور عمر کی شادی کی تیاریاں ہورہی تھیں۔۔۔کیونکہ کچھ دن بعد ہی انکی شادی تھی۔۔۔بتول نے بھی اپنی شادی جلدی ہونے پر کوئی ہنگامہ نہیں کھڑا کیا۔۔۔جس پہ کوئی اور ہو نہ ہو عمر بہت حیران ہوا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آخر کار انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور مہندی کا فنکشن شروع ہوگیا۔۔۔

بتول کو گرین اور پیلے جوڑے کے ساتھ پھولوں کے زیورات سے تیار

کیا۔۔۔جس میں وہ ایک معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

ادھر عمر بھی کُرتا شلوار میں بہت جچ رہا تھا۔۔

بتول کے ہاتھوں میں مہندی لگائی گئی جس میں عمر کا نام لکھا تھا اور آج اسے وہ نام اپنے ہاتھ پہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

مہندی شروع ہو چکی تھی سب بتول اور عمر کی رسم کر رہے تھے۔۔۔

ثنا اور حور بھی بتول کی مہندی پر آئی تھیں۔۔۔

جو اُسکو تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن ختم ہوا تو سب اپنے اپنے کمروں چلے گئے کیونکہ صبح بارات کی تیاری بھی کرنی تھی۔۔۔

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

بارات آگئی بارات آگئی سب طرف ایک دم شروع اٹھا۔۔بتول دلہن بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔لال جوڑے میں وہ کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔سدرہ اُسکے پاس ہی تھی۔۔۔

لاڈو۔۔۔سدرہ نے اسے پکارا۔۔

جی بھابھی۔۔۔۔بتول نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

بیٹا اگر میں نے کبھی تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہو تو پلیز مجھے معاف کردینا۔۔میں نہیں چاہتی میری جان کہ تم میری کوئی بات جس نے تمہیں تکلیف پہنچی ہو اپنے دل میں لے کر اس گھر سے جاؤ۔۔۔

اللہ گواہا ہے میں تمہیں ہمیشہ اپنی اولاد مانا ہے۔۔سدرہ رو رہی تھی اور سدرہ کی باتیں بتول کو بھی رلا رہی تھی۔۔

بھابھی شاید ماما بھی اتنا خیال نہ رکھتی جتنا آپ نے میرا خیال رکھا۔۔مجھے آپ سے نہ پہلے کبھی کوئی شکایت تھی اور نہ اب ہے۔۔میرے دل میں صرف اور صرف آپ کے لیے احترام اور ڈھیر سارا پیار ہے۔۔۔یہ کہتے ہی بتول نے انہیں گلے لگا لیا۔۔۔

چلیں بس کریں آپ دونوں ابھی تو رخصتی بھی نہیں ہوئی اور آپ دونوں ایسے رو رہی ہیں۔۔۔دعا جو کمرے میں بتول کو لینے آئی تھی دونوں کو روتے دیکھ کر شرارت سے بولی۔۔

بتول کو لے کے چلیں۔۔۔دعا نے سدرہ کو کہا۔۔۔

اور دونوں اُسے لے کر اسٹیج پر پہنچی۔۔۔

بتول کو عمر کے ساتھ بیٹھایا۔۔سعدی اور ابیہا بھی انکے ساتھ ہی بیٹھے تھے۔۔۔

عمر کی نظر بتول پر ہی جم گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد رخصتی کا وقت ہوگیا۔۔۔رخصتی کے نام پر بتول کی آنکھیں نم ہوگئی۔۔۔

بتول تم ایسے رو رہی ہو جیسے تمہیں سات سمندر پار لے کر جا رہے ہیں عمر بھائی۔۔۔حور نے بتول کو روتے دیکھا تو اسے بولنے لگی۔۔۔

اچھا یار پلیز بھائی سے کہنا میرے لئے بھی کوئی ڈاکٹر ڈھونڈ دے کہتے ہیں پہلی رات میاں اپنی بیوی کی ہر بات مانتا ہے۔۔۔ثنا نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

جس پہ بتول روتے روتے مسکرا دی۔۔۔۔۔

عمر کمرے میں آیا تو بتول نے فوراً سر جھکا لیا۔۔۔

عمر نے کمرہ لاک کیا اور بتول کے قریب بیٹھ گیا۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔عمر نے اُسکے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔

عمر کے ماشاءاللہ کہنے پر بتول بلش کرنے لگی۔۔۔

کیسی ہیں جانِ عمر۔۔۔عمر نے محبت بھرے انداز میں پوچھا۔۔۔

جی ٹھیک۔۔بتول نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ارے آپکو تو شرم بھی آتی ہے۔۔۔عمر نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

بتول نے اُسکی بات پر گھور کر دیکھا۔۔۔

بتول کے گھور کر دیکھنے پر عمر کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

آپ مجھ پر ہنس رہے ہے۔۔۔بتول نے نا گواری سے کہا۔۔۔

بتول کی بات پر عمر فوراً سنجیدا ہوا۔۔۔

بتول آپ سے ایک بات پوچھو۔۔؟؟

جی۔۔۔

آپ مجھے پسند کیوں نہیں کرتی تھی۔۔۔عمر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

اس لیے کے آپ مجھے بہت تنگ کرتے تھے۔۔۔بتول نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اچھا جی۔۔۔تو آپکو کس نے کہا میں اب آپکو اب تنگ نہیں کرونگا۔۔عمر نے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔۔

پر اب میں برداشت کرلونگی۔۔۔

اوئے ہوئے۔۔۔اِسکا مطلب آپکو مجھ سے محبت ہوگئی ہے۔۔عمر نے ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا۔۔۔بتول اُسکی بات پر گڑبڑا گئی۔۔

چلیے پھر کہہ دے دیر کس بات کی۔۔۔

کبھی نہیں کہونگی۔۔۔

سوچ لے۔۔۔ایک دن آئے گا جب میرے کہے بغیر آپ مجھ سے اظہار محبت کرے گی۔۔۔

اور ڈاکٹر صاحب وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔۔۔

چلیے مسز عمر شہریار وہ دن جلدی آئے گا۔۔۔

ابھی وہ اُسکے قریب جانے ہی لگا تھا کہ عمر کا فون بجا۔۔۔

افف سارے رومانس کا مزہ خراب کر دیا۔۔۔عمر نے منہ بنا کر فون اُٹھایا۔۔۔

اور بتول نے شکر ادا کیا۔۔۔۔

فون سن کر عمر فوراً کھڑا ہو گیا۔۔۔

عمر کو ایک دم بیڈ سے اٹھتے دیکھ کر۔۔۔بتول نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟؟

یار ہوسپٹل سے کال آئی ہے مجھے جانا ہوگا۔۔۔یہ کہہ کر عمر واش روم کی طرف بڑھ گیا اور بتول خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ کپڑے چینج کر کے باہر آیا اور اپنی چیزیں اٹھانے لگا۔۔۔

عمر۔۔۔؟؟بتول نے اُسے آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔

پلیز مت جائے۔۔۔بتول کی آواز میں التجا تھی۔۔۔

مجھے جانا ہو گا بتول۔۔

مجھے اِس رات سے زیادہ اپنے پیشنٹ عزیز ہیں۔۔۔عمر نے اُسے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

پر پھر بھی۔۔۔بتول کی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔

بری بات ڈاکٹر کی بیوی ہیں آپکو تو کہنا چاہیے کہ جائے کسی کی جان بچائیں۔۔اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔کپڑے چینج کر لینا اور اگر نیند آئے تو سو جانا۔۔۔اور ہاں اپنا خیال رکھنا۔۔

عمر نے اُسکی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی اور باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

عمر۔۔۔بتول نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔عمر نے مڑ کر دیکھا۔

میں آپکا انتظار کرونگی۔۔۔بتول نے عمر کو دیکھ کر کہا۔۔

عمر نے مسکرا کر اُسکی کی طرف دیکھا۔۔۔اور کمرے سے چلا گیا۔۔۔

ہم نے پھر نہیں آنا

تم انتظار مت کرنا

بتول کپڑے چینج کر کے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں کنگھا کر رہی تھی۔۔۔

ایک دم بتول کی نظر اپنی پیشانی پہ گئی جہاں کچھ دیر پہلے عمر نے بوسہ دیا تھا۔۔اُسکو عمر کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ عمر کے خیالوں میں تھی جب اُسکا فون بجا سکرین پر عمر کا نمبر دیکھا تو چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوگئی۔۔۔

ہیلو!!!جانِ عمر۔۔۔عمر نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

آپ فری ہوگئے۔۔۔؟؟

جی محترمہ فری ہوگیا راستے میں ہوں کچھ دیر میں پہنچ جاؤنگا۔۔۔عمر نے تفصیل سے بتایا۔۔

ویسے مجھے تو لگا تھا میری چڑیل سو گئی ہوگی۔۔عمر نے شرارت سے کہا۔

عمر آپ سے کتنی بار کہا ہے مجھے چڑیل مت کہا کریں۔۔۔بتول نے مصنوعی ناراضگی سے دکھائی۔۔۔

اچھا میری جان نہیں کہونگا اور ہاں اب آپ سچ میں سو مت جایئے گا۔

آج رات سونے کی نہیں ہوتی۔۔۔عمر نے خمار بھرے لہجے میں کہا۔

عمر کی بات پر بتول کی مسکراہٹ اور گہری ہوگئی۔۔۔

پر آج کی رات اپنی دلہن کو چھوڑ کر جانے کی بھی نہیں ہوتی۔۔۔

کبھی کبھی مجبوری سے بھی جانا پڑتا ہے۔۔۔۔

اچھا اب دھیان سے ڈرائیونگ کریں اور جلدی سے آجائے۔۔۔بتول نے پیار سے کہا۔۔۔

اب آپ نے کہا ہے تو جلدی آنا ہی پڑے گا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔

اور کال کٹ گئی۔۔۔اور آج پہلی بار عمر نے کال کاٹی تھی۔۔ٹو ٹو ٹو۔۔۔

ناراضگی میں

میں اس کا

فون نہیں اٹھاتی تھی

آخر میں پھر

تنگ آکر میں آخری بیل پر

غصے میں یہ کہتی اس سے

جی بولیں؟

اب کیا ہے؟

اور وہ پیار بھرے لہجے میں

کہتا مجھ سے

جان نہیں ہو؟

مان بھی جاؤ

تنگ آکر میں کہتی

جان نہ بولو

جاں لے لونگی اور وہ کہتا افففف

اتنا غصہ

دیکھو اک دن میں روٹھا تو

تم دیکھو گی

ناراضگی کس کو کہتے ہیں

اور میں کہتی

کیا مشکل ہے

آپ جو روٹھے

دے کر جان منا لونگی میں

اس سے کہنا

آج ترستی ہوں کہ اک دن

چپکے سے تم کان میں آکر

جان بلاؤ

کیوں اتنا روٹھ گئے ہو

مان بھی جاؤ

لوٹ کے آؤ

ورنہ حسب وعدہ تم کو

دے کر اپنی جان منا لوں

دس منٹ گزرنے کے بعد بھی جب عمر نہیں آیا تو بتول اپنی چیزیں سمیٹنے لگ گئی۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں کام کر رہی تھی جب ایکدم پھوپھو کے چیخنے کی آواز آئی۔۔

بتول باہر کی طرف بھاگی۔۔۔سامنے دیکھا پھوپھو ہچکیوں سے رو رہی تھی اور دعا روتے ہوئے انہیں حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔

بتول کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ پھوپھو ایسے کیوں رو رہی ہیں۔۔۔

پھوپھو کیا ہوا ہے آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔۔پلیز بتائے۔۔۔۔

بتول۔۔۔فاطمہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

عمر کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔۔۔

انکے الفاظ پر بتول کو لگا کسی نے آسمان اسکے سر پر دے مارا۔۔۔

امی جلدی اٹھے ہوسپٹل چلے انشاءاللہ بھائی کو کچھ نہیں ہوگا۔۔دعا نے انہیں تسلی دی۔۔

بتول وہی گم سم کھڑی رہی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔

بتول۔۔۔دعا نے اسے بازو سے پکڑا۔۔۔

چلو ہوسپٹل چلے۔۔۔

ﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوسپٹل پہنچ کر بتول کو ہوش آیا۔۔۔

تو ایک دم زار و قطار رونے لگی۔۔۔

بتول کیا ہوگیا میری جان حوصلہ کرو بھائی کو کچھ نہیں ہوگا۔۔۔دعا اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد حسن عالم کی فیملی بھی پہنچ گئی۔۔۔

سدرہ نے بتول کو دیکھا جو ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔سدرہ کا تو بتول کو دیکھ کر ہوش اڑ گئے۔۔۔

لاڈو میرا بچہ۔۔۔سدرہ نے اُسے آواز دی۔۔۔

سدرہ کو دیکھ کر بتول فوراً اسکے گلے لگ گئی۔۔۔

بھابھی عمر۔۔۔بتول کی آواز حلق میں ہی اٹک رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا میری جان وہ ٹھیک ہوجائے گا۔۔۔

سدرہ بتول کو چپ کروا رہی تھی جب سامنے سے ڈاکٹر آتا دیکھائی دیا جو انکی طرف ہی آرہا تھا۔۔۔سب انکی طرف لپکے۔۔۔

ڈاکٹر صاحب کیسا ہے میرا عمر۔۔۔شہریار صاحب نے شکست خوردہ انسان کی طرح پوچھا۔۔

عمر کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی ہے۔۔جس کی وجہ سے انہیں ہوش نہیں آرہا۔۔۔چوبیس گھنٹے بہت اہم ہے۔۔۔

کیا اسکے بعد وہ ہوش میں آجائے گا۔۔بتول کی آواز کہی دور کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

میں آپکو جھوٹی تسلی نہیں دینا چاہتا انکے ہوش میں آنے کی امید بہت کم ہے۔۔۔آپ بس دعا کریں۔۔

ڈاکٹر کی بات پر بتول لڑکھڑا گئی۔۔جسے سعدی نے سنبھالا۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا ہمارے عمر کو۔۔۔تم بس اللہ پاک سے دعا کرو۔۔۔

سعدی مجھے عمر سے ملنا ہے۔۔۔بتول نے التجا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی نہیں مل سکتے بتول۔۔۔۔سعدی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

سعدی میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کے لیے مجھے عمر سے ملوا دو۔۔۔بتول سسکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

بتول کی حالت دیکھ کر سب کی آنکھیں بھرائی۔۔۔

اچھا میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔۔تم پلیز چپ کر جاؤ۔۔۔سعدی بھائی تھا اور اسے آج اپنی بہن کو دیکھ کر بہت تکلیف ہورہی تھی۔۔۔وہ سب کی لاڈلی تھی اور آج لاڈو میں پلی کیسے تڑپ رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد سعدی آیا۔۔۔۔

سعدی کو دیکھ کر بتول اسکی طرف لپکی۔۔۔

بتاؤ سعدی کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔۔کیا میں مل سکتی ہو عمر سے۔۔۔؟؟بتول سوالیہ نظروں سے سعدی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاں مل سکتی ہو بہت مشکل سے صرف دس منٹ دیے ہے عمر کی حالت ٹھیک نہیں ہے اس لیے اسکے پاس زیادہ دیر رک نہیں سکتے۔۔۔

بس مجھے لے چلو عمر کے پاس۔۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔سعدی بتول کا ہاتھ تھام کے ICU کی طرف لے گیا۔۔۔

سعدی کے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اندر جاتا اس لیے بتول کو وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔۔۔

بتول اندر داخل ہوئی تو سامنے عمر کو بہت سی بوتلیں لگی ہوئی تھیں۔۔۔

عمر کو دیکھ کر بتول کا ایک ایک قدم بھاری ہو رہا تھا۔۔۔اسے لگا جیسے کچھ دیر بعد اسکی روح پرواز ہو جائے گی۔۔۔

بہت ہی مشکل سے وہ عمر کے قریب پہنچی۔۔۔

عمر کا ہاتھ بتول نے اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔۔جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنی چیز کھونے کے ڈر سے چھپا لیتا ہے۔۔۔

عمر آپ میری جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔

محترمہ جس دن آپ کو چھوڑ کر چلا گیا نہ پچھتائے گی آپ۔۔۔

آپ یہ کہنا چا رہے ہیں کہ آپ اپنے ساتھ کچھ کر لے گے؟؟؟

نہیں میں اتنا پگل نہیں ہوں جو خودکشی کروں۔۔بس خود ہی نہ کچھ ہو جائے۔۔۔

آپکو خود کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

جس دن ہوگیا نہ سب سے زیادہ آپ ہی روئے گی یہ بات یاد رکھنا۔۔۔

اسے آج عمر کی باتیں یاد آرہی تھی۔۔۔اور آنسوں بہے جارہے تھے۔۔۔

ابیہا؟علیزے کے عمر کی طرح بتول کا عمر کیوں نہیں مر جاتا۔۔۔؟؟

اسے اپنے الفاظ یاد آرہے تھے۔۔۔ابیہا کے ساتھ کی گئی بات یاد آتے ہی ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔

عمر پلیز اٹھ جائے مجھے اکیلے نہیں رہنا۔۔اگر آپکو کچھ ہوا تو اگلے ہی پل میں بھی اپنی جان دے دونگی۔۔ آپ علیزے کے عمر نہیں ہیں جو چھوڑ کر چلے جائے آپ میرے عمر ہیں بتول کے عمر شہریار ہیں۔۔آپکو میرے ساتھ جینا ہے۔۔عمر پلیز اٹھ جائے مجھ پر ترس کھائے۔۔میں آپکو پہلے

پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔پر اب میں آپ سے محبت کرتی ہوں مجھے آپ کی ذات سے عشق ہوگیا ہے۔۔۔دیکھے میں نے کہہ دیا کہ مجھے آپ سے محبت ہے پلیز اب تو اٹھ جائے۔۔۔دیکھے نہ میری مہندی کتنی اچھی لگ رہی ہے آپ نے تو دیکھی ہی نہیں۔۔۔میں سوئی نہیں ہوں عمر۔۔۔میں نے آ پ سے کہا تھا میں نہیں سوؤں گی دیکھے میں نہیں سوئی۔۔۔میں آپکا انتظار کر رہی ہوں۔۔

رونے سے بتول کی آواز با مشکل نکل رہی تھی۔۔۔

سعدی اندر آیا تو بتول کو روتے دیکھ کر اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

بتول پلیز چلو اٹھو۔۔بہت دیر ہوگئی ہے ڈاکٹر نے صرف دس منٹ دیے تھے۔۔۔

سعدی اِنہیں کہو نہ کہ اٹھ جائے میں کب سے بلا رہی ہوں پر یہ میری نہیں سن رہے تم کہو نہ شاید اٹھ جائے۔۔۔پلیز کہو نہ۔۔۔بتول اسکے آگے تڑپ رہی تھی جیسے کوئی مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے۔۔۔

بتول اٹھو۔۔دیکھوں اللہ سے دعا مانگو وہ ضرور سنے گا۔۔سعدی نے اسے یقین دلایا۔۔

بتول فوراً اٹھی اور باہر کی طرف نکل گئی۔۔۔

بتول نے وضو کیا اور جاءنماز بچھائی۔۔۔

بتول اٹھ جاؤ نماز پڑھ لو تم روز نماز میں ڈانڈی مارتی ہو۔۔۔چلو اٹھو۔۔

بھابھی کل سے پڑھونگی پکا۔۔۔

تمہاری کل کبھی نہیں آئے گی۔۔۔یاد رکھو جب ہم اکیلے ہو جاتے ہیں تو صرف اللہ ہی ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔اس لیے اس سے ملتے رہنا چاہئے۔

آج اسے سب کی باتیں یاد آرہی تھی۔۔۔بڑی مشکل سے بتول نے دو نفل نماز ادا کی اور رب کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

یا اللہ مجھے مانگنا نہیں آتا کیونکہ آپ نے ہر چیز مجھے بن مانگے عطا کی عمر کو پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔میں نہیں چاہتی تھی ان سے شادی کرنا پر آپ نے میری قسمت میں لکھا اور اب آپ نے ہی عمر کی محبت میرے دل میں ڈال دی۔۔۔لیکن یا اللہ آج میں تجھ سے مانگتی ہوں وہ انسان جو تو نے مجھے بن مانگے دیا۔۔۔یا اللہ مجھے میرا عمر واپس کر دو پلیز۔۔۔میں آئندہ کوئی نماز نہیں چھوڑو گی اب وہی کام کرونگی جو تجھے پسند ہے بس مجھے میرا عمر مجھے دے دے۔۔۔بتول بچوں کی طرح اللہ کو منا رہی تھی۔۔۔

میں سجدے سے تب تک نہیں اٹھوں گی جب تک عمر کو ہوش نہیں آ جاتا۔۔۔میرے عمر کی جان بخش دے پلیز۔۔۔اگر انہیں کچھ ہوگیا نہ تو میں بھی زندہ نہیں رہو گی۔۔۔

بتول سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔شاید یہ رونا ساری زندگی کا مقدر بن جائے۔۔۔۔۔۔

بڑے دنوں سے بے خبر وہ

جو میرے پل پل سے با خبر تھا

کبھی میں ٹوٹتی تو جوڑتا تھا

وہ میرے قدموں پر دوڑتا تھا

میں روٹھ جاتی مناتا مجھ کو

طرح طرح سے ہنساتا مجھ کو

کبھی بچھڑنے کی جو بات ہوتی

تو سادھ لیتا تھا چپ ہمیشہ

وہ جو اکیلا چلا نہیں تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی جو غم سے ڈرا نہیں تھا

کہاں گیا وہ کدھر گیا وہ

وہ شخص تو بڑا با ہنر تھا

بڑے دنوں سے ہے بے خبر وہ

جو میرے پل سے با خبر تھا

☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫

چار سال بعد۔۔۔۔۔

زندگی کتنی تیزی سے گزر رہی ہے۔۔۔وقت ہے جو روکنے کا نام ہی نہیں لیتا۔۔اور میں جہاں کھڑی تھی آج بھی اُدھر ہی کھڑی ہوں۔۔اُس رات پتا چلا تھا کہ اذیت کسے کہتے ہے۔۔۔اذیت وہ نہیں ہوتی کہ کوئی انسان آپکو اپنی مرضی سے چھوڑ جائے اور آپ اُسکے بغیر رہو۔۔میرے نزدیک اذیت اُسے کہتے ہیں کوئی انسان آپکو چھوڑ کر نہ جانا چاہتا ہو پر پھر بھی اُسے جانا پڑے۔۔۔

ماما آپ کیوں رورہی ہیں؟عبیر کی ایک دم آنکھ کھولی تو بتول کو روتے

دیکھ کر بولی۔۔۔چھوٹی سی عمر میں بھی اسکا لہجہ بلکل صاف تھا۔۔۔

بتول نے اپنی ڈائری بند کی اور اُسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرنے لگ گئی۔۔

ماما تو نہیں رو رہی۔۔بتول نے اپنے آنسوں صاف کیے اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا تو پھر یہ آنسو۔۔؟عبیر نے بتول کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔عبیر غیر معمولی زہین تھی وہ چیزوں بہت جلدی پک کرتی تھی۔۔۔

کچھ نہیں میری جان بس ایسے ہی۔۔۔آپ سو جاؤ صبح اسکول میں آپکا ایڈمشن بھی کروانا ہے۔۔۔بتول نے بات بدلی۔۔۔

ماما مجھے اسکول نہیں جانا پلیز۔۔عبیر نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

آج اسے اپنا وقت یاد آیا جب وہ بھابھی سے کہا کرتی تھی بھابھی پلیز مجھے یونی نہیں جانا۔۔۔

عبیر کی بات پر بتول کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

اب ماما آپ مسکرا رہی ہیں۔۔۔عبیر نے سوالیہ نظروں سے بتول کو

دیکھا۔

بس ایک بات یاد آگئی تھی۔۔آپ جلدی سو جائے۔۔۔چلے آنکھیں بند کرے۔۔۔

جی ماما۔۔۔عبیر نے فرمابرداری سے آنکھیں بند کی اور نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔۔

بتول نے عبیر پر چادر دی اُسکا معصوم سا چہرا دیکھا اور پیشانی پر پیار کر کے کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔

عشاء کی نماز ادا کر رہی تب گھر میں کوئی داخل ہوا کچھ دیر بعد سلام پھیر کر بتول کی نظر اس پر پڑی۔۔جو اس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

آپ کب آئے؟؟؟

جب تم نماز میں بھی رو رہی تھی۔۔۔

نہیں وہ بس۔۔۔بتول اس سے پہلے کچھ کہتی وہ بتول کی بات کاٹ کر بولا۔۔۔

بتول وقت گزر چکا ہے سب بھول جاؤ پلیز اب سب اچھا اچھا ہو رہا

ہے ہماری زندگی میں۔۔۔پلیز اسے برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔

کیسے بھول جاؤں وہ راتیں جیسے میں نے کاٹی وہ میں بھول جاؤں؟؟جس تکلیف سے میں گزری اسے اتنی آسانی سے کیسے بھول جاؤں؟بتول نے ہچکیوں سے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

ہاں سب بھول جاؤ سب کچھ۔۔۔جب میں ہوں تمہاری زندگی میں پھر پچھلی باتیں یاد کرکے کیوں روتی ہو۔۔۔

تمہارا عمر زندہ ہے مرا نہیں ہے اور وہ اپنی بتول کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا یہ جانتی ہو نہ پھر کیوں روتی ہو مجھے کیوں تکلیف دیتی ہو؟عمر نے غصے سے کہا۔۔۔

اگر اس رات کچھ ہو جاتا آپکو تو یقین کریں میں بھی اسی رات ہی مر جاتی۔۔۔

اُسکی بات پر عمر نے فوراً بتول کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

میری جان اس عمر کو جینا تھا اپنی بتول کے لیے اور آئندہ یہ لفظ مت نکالیے گا کہ آپ کو کچھ ہو جائے جب تک میں زندہ ہوں تب تک تو میں آپکو کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔۔عمر نے محبت سے کہا۔۔۔

آپ نے پھر مجھے آپ کہا۔۔بتول نے سب باتیں بھول گئی۔۔بس آپ کا لفظ یاد رکھا۔۔

ارے یار کیا ہے مجھے نہیں اچھا لگتا آپکو تم کہنا۔۔۔عمر ہمیشہ کی طرح کوئی ایسی بات کرتا تھا جسے اسے غصہ آئے اور وہ اپنی بات بھول جائے۔

پر مجھے اچھا لگتا ہے اس لیے تو آپ سے کہتی ہو مجھے تم کہا کریں۔۔۔

نہیں مجھے نہیں کہنا۔۔۔عمر نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔بتول نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔

اچھا پہلے اٹھیں تو سہی جائے نماز سے۔۔۔

دعا مانگ لوں پھر اُٹھتی ہوں۔۔۔آپ فریش ہو جائے وہاں تک۔۔۔

ٹھیک ہے پر پلیز اب دعا میں مت رونا شروع کر دینا۔عمر نے التجا کی۔

اچھا نہیں روتی آپ جائے نہ۔۔۔

اور عمر روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے جو تو نے میری دعائیں سن لی اور میرا عمر مجھے دے

دیا۔اگر وہ ایک ماہ بعد بھی قومہ سے نہ نکلتے تو میری زندگی تو ختم ہو جاتی وہ دن جیسے نکلے تجھ سے بہتر تو کوئی نہیں جانتا۔۔۔تو نے مجھ پہ بہت احسان کیے ہیں۔میری زندگی کو پرفیکٹ تو نے بنایا ہے۔۔۔بس میرا ساتھ کبھی مت چھوڑنا۔۔۔آنسوں پھر اُسکے چہرے کو بھیگو گئے۔۔۔

دعا مانگ کر بتول نے اپنے آنسوں صاف کیے اور جائے نماز ٹیبل پر رکھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

مانگ لی دعا۔۔۔؟؟عمر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

جی مانگ لی۔۔بتاتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

یار بتول ہماری شادی کو چار سال ہوگئے ہیں اور آپ ابھی بھی ایسے روتی ہیں جیسے میں تو اسی رات ہی مر گیا۔۔۔

خبردار جو آئندہ ایسے الفاظ منہ سے نکالے۔۔۔آپکی زندگی کی دعائیں اس لیے مانگتی ہوں کہ آپ ایسی باتیں کریں۔بتول غصے میں بول رہی تھی۔

اچھا سوری نہیں کرونگا۔۔۔عمر نے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

چھوڑے میرا ہاتھ مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔

چلیے یہ تو اچھی بات ہے کہ آپ کو مجھ سے بات نہیں کرنی۔۔اب میں کچھ کرونگا تو آپ مجھے کچھ نہیں کہے گی کیونکہ آپ تو مجھ سے بات ہی نہیں کرتی۔۔۔عمر نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا۔۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔بتول اُسکی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

ایسا ہی ہے جب آپ مجھ سے بات ہی نہیں کرتی تو میں جو مرضی کروں آپ مجھے کیوں روکے گی۔۔۔؟؟عمر نے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

شرم کریں ڈاکٹر صاحب ہماری ایک بیٹی ہے اور آپکو رومانس سوجھ رہا ہے۔ویسے آپ اُسے وہاں کیوں سولا کر آئے ہیں؟؟بتول نے عبیر کے بیڈ کی طرف اشارہ کرکے کہا۔۔۔

یار میں نے وہ بیڈ اُسکے لیے ہی لیا ہے تو وہ وہی سوئے گی نہ میری جھلی۔۔۔عمر نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

چلیے اب آپ بھی سو جائے۔۔صبح پھر آپ اٹھتے نہیں ہیں۔۔۔

ایسے کیسے سو جاؤں۔۔عمر نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھنچا۔۔بتول ایک دم عمر کے اوپر گری۔اس سے پہلے بتول کی چیخ نکلتی عمر نے اُسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانِ عمر کیا ہوگیا ہے عبیر اٹھ جائے گی۔۔۔

اچھی بات ہے اٹھ جائے۔۔۔بتول نے شرارت سے کہا۔۔

پر میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔۔۔عمر نے خمار بھرے انداز میں کہا۔۔۔

پلیز عمر چھوڑے مجھے نیند آرہی ہے۔۔بتول نے التجا کی۔۔۔

ٹھیک ہیں ایک شرط پر۔۔۔

کیسی شرط۔۔۔؟؟بتول نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

بولے i love you

نہیں کبھی نہیں۔۔۔بتول نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کی بات نہیں مانونگا۔عمر نے بتول کو اپنے حصار میں لیا اور اسکے گال پر محبت کی مہر ثبت کی جس پر بتول شرم سے سرخ پڑ گئی۔۔۔

اچھا بولتی ہوں پہلے چھوڑیئے مجھے۔۔۔

بتول اپنا آپ اس سے آزاد کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

پہلے بولیں۔۔۔عمر بھی اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

عمر۔۔۔بتول نے پیار سے اُسکا نام پکارا۔۔۔

جی جانِ عمر۔۔۔عمر نے بھی پیار بھرے انداز میں جواب دیا۔۔۔

I love u۔۔اور بتول نے فورا نظریں جھکا لی۔۔

عمر کو بتول پر ٹوٹ کر پیار آیا اُس نے اُسکی شان میں چھوٹی سی گستاخی کی۔۔۔جس پر پہلے بتول تو بلش کرنے لگی پھر فوراً سنبھلی اور عمر کو دور ہٹا کر لیٹ گئی۔۔۔اور اُسکو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

I hate u umer

اور عمر محبت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

But I ishq u jaan e umer❤

میں جو کہوں تو وہ سفید کو سیاہ کہے
ایک شخص پر میں ایسی حکمرانی رکھتی ہو

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاالله آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews